

سارہیں کھان؟ لفظوں



زبان رائٹس



پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

پیار لفظوں میں کہاں

زور رائیٹس

مکمل ناول

READERS CHOICE

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

یہ ایک بڑے سے کالج کا منظر تھا جس کی بڑی سی عمارت اس کی قیمت کا بتا رہی تھی شیشے سے بنی یہ عمارت وسیع و عریض رقبے پر پھیلی تھی اس کی ہر چیز ہی قابل دید تھی پڑھائی سے لے کر سپورٹس تک اس کے سٹوڈنٹس کا ایک نام تھا وہ اپنے نام اور سٹینڈر کی وجہ سے پورے پاکستان میں جانا جاتا تھا اس کے گیٹ سے دو سپورٹس کار تیزی سے کالج میں داخل ہوئی تھیں ایک پیلے رنگ کی جبکہ ایک نیلے رنگ کی کار تھی وہ دونوں کار ایک ہی وقت میں پارکنگ لاٹ میں رکی تھیں اور ان دونوں کار میں سے ایک ہی وقت میں وہ دونوں باہر نکلے تھے۔۔۔۔۔

پیلی سپورٹس کار میں سے نکلنے والا جزیل ملک کسی تعارف کا محتاج نہ تھا سارا کالج ویسے ہی اسے جانتا تھا آخر اس کے باپ کا کالج جو تھا گرے آنکھیں کالے گھنے بال جنہیں ہمہ وقت وہ سٹائل بنا کر رکھتا تھا چوڑی جسمات وہ دیکھنے میں ہی وجاہت کا شاہکار لگتا تھا اس کی شخصیت کا خاصا اس کی سنجیدگی تھی کسی کو منہ نہیں لگاتا تھا جبکہ دوسری طرف نیلی سپورٹس کار سے حیان ملک باہر نکلا تھا جو جزیل کا کزن، بھائی اور دوست سب کچھ تھا حیان کے بال شہد رنگ کے تھے جبکہ اس کی آنکھیں ہلکے براؤن رنگ کی تھی اس کی شخصیت جزیل سے بہت مختلف تھی وہ ہنس مکھ اور شرارتی تھی مگر ایک بات جادوؤں میں کامن تھی وہ دونوں ہی مغرور اور حسین تھے

حیان آج رات کو کیا پلان ہے۔۔۔۔۔ جزیل نے حیان کے ساتھ چلتے ہوئے پوچھا ان کے چلنے پر سٹوڈنٹس خود ہی راستہ بنا رہے تھے جبکہ یہاں تقریباً سب ہی امیر لوگوں کے بچے پڑھتے تھے لیکن پھر بھی حیان اور جزیل سے پڑگا لینے کی کسی میں ہمت نہ تھی وہ تھے ہی ایسے کسی کو منہ نہ لگانے والے اپنے آپ میں مگن رہتے تھے لڑکیوں کی ایک بڑی تعداد ان کی دیوانی تھی شاید ہی کوئی لڑکی کالج میں ایسی تھی جو انھیں نہ چاہتی ہوگی۔۔۔۔۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

کچھ خاص نہیں۔۔۔ کیوں؟؟ تمہارا کیا پلان ہے؟؟۔۔۔۔۔ حیان نے اپنا موبائل نکال کر اس پر تیزی سے ٹائپنگ کرتے ہوئے جزیل کو ایک نظر دیکھ کر پوچھا۔۔۔

ڈیڈ نے میرے لیے نئی کار منگوائی ہے اور اس میں تمہارے ساتھ میں ریس لگانا چاہتا تھا۔۔۔۔۔ جزیل نے ہلکا سا مسکرا کر اسے بتایا۔۔۔

اوائے کمینے انسان تو نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا اور کب منگوائی۔۔۔۔۔ دل تو کر رہا ہے تجھے سرعام بدنام کر دوں۔۔۔۔۔ اپنے دل میں تجھے بے وفا کے نام سے درج کر لوں۔۔۔۔۔ حیان سنجیدہ سا بولتا جزیل کی مسکراہٹ گہری کر گیا تھا

بے وفاتیرا معصوم چہرہ دیکھنے کے قابل نہیں۔۔۔ وہ لہک لہک کر اپنے مصنوعی آنسو صاف کرتا بولا تھا جزیل نے اس کی ایکٹنگ پر اپنی مسکراہٹ دبائی تھی

سوری یار ڈیڈ نے سر پر اتڑ دیا ہے کہہ رہے تھے برتھ ڈے گفٹ ہے۔۔۔ ایڈوانس دیا ہے۔۔۔ جزیل کی بات پر حیان نے ڈرامائی انداز میں آنکھیں گھمائی تھیں

اچھا صحیح ایسے گفٹ میرے ڈیڈ کیوں نہیں دیتے میں خود آج تایا جان (جزیل کے بابا) سے کہوں گا کہ ایسے آئیڈیاز میرے ڈیڈ کو بھی دے دیں۔۔۔۔۔ حیان حسرت سے بولا تھا

اب بس کرو یہ ایکٹنگ اور رات کو نوبے ملیں گے اسی مخصوص جگہ۔۔۔۔۔ جزیل کی بات پر حیان نے ہامی بھری تھی اور وہ دونوں ہی کلاس میں چلے گئے تھے

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

انفال شوکت اپنی خوبصورتی میں مثال آپ ہلکے بھورے رنگ کے بال ہلکے سبز رنگ کی آنکھیں تیکھی ناک باریک ہونٹ اور اس پر اس کے دونوں گال میں قاتلانہ ڈمپل اور نازک سراپا وہ بالکل چائینز گڑیا ہے لگتی تھی مگر شکل سے معصوم دکھنے والی انفال کی زبان سے اگلے زہر سے سب ہی دور بھاگتے تھے وہ کسی سے فالتو میں بات نہیں کرتی تھی جزیل اس کی خالہ کا بیٹا تھا اس وجہ سے لڑکے اس سے دور ہی رہتے تھے۔۔۔۔۔

وہ اپنے مخصوص مہرون رنگ کی پینٹ اور سفید شرٹ کے ساتھ اوپر مہرون کوٹ پہنے ساتھ اپنے بالوں کو کھلا چھوڑے چہرے پر ہلکا سا میک اپ کیے بے نیازی سے اپنی دوست سے بات کرتے ہوئے جارہی تھی۔۔۔۔۔

انفال کیا تم آج میرے ساتھ شاپنگ پر چلو گی؟؟۔۔۔۔۔ انفال کی دوست اجالا نے مسکراتے ہوئے پوچھا تھا وہ سنو لے رنگ کی لڑکی تھی جو اپنے منہ پر بھر بھر کر میک اپ کر کے آتی تھی انفال کے ساتھ رہنے کی وجہ سے کسی کی جرت نہیں تھی کہ اسے کچھ کہہ سکے۔۔۔۔۔

اور وہ کس خوشی میں؟؟ انفال نے نخوت سے پوچھا۔ اسے بالکل پسند نہ تھا کہ کوئی اسے اپنے مطابق کام کہنے کا کہے وہ اپنی مرضی کی مالک تھی۔

و۔۔۔ وہ طلحہ کی برتھ ڈے ہے اور مجھے اسے اچھا سا گفٹ دینا ہے۔۔۔۔۔ اجالا نے اسے اصل وجہ بتائی شاہ ویز اس کا چھوٹا بھائی تھا

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

ہممم۔۔۔ سوچ کر بتاؤں گی ویسے بھی آج شاید میں موم کے ساتھ پارٹی میں جاؤں۔۔۔ وہ ناک چڑھا کر بولی تھی
اجالانے اس کی اس کرم نوازی پر آنکھیں گھمائی تھیں۔۔۔

حیان اور جزیل معمول کے مطابق کلاس میں لیٹ داخل ہوئے تھے ان کے داخل ہونے پر سب خاموش ہو گئے
تھے جبکہ کلاس میں موجود ٹیچر نے بمشکل اپنے چہرے پر مسکراہٹ قائم کر کے انہیں دیکھا تھا وہ ان دونوں کو کچھ
بھی نہیں کہہ سکتی تھی کیونکہ پہلے ایک بار بول کر وہ اپنی بے عزتی کروا چکی تھی۔

وہ دونوں بے نیازی سے چلتے آخری بینچ پر جا کر آرام سے بیٹھ گئے تھے جہاں کچھ لڑکوں نے انہیں دیکھ کر منہ بگاڑا
تھا وہاں ہی لڑکیاں انہیں دیکھ کر مسکرا رہی تھیں۔۔۔

رات کو تم نے میری کال نہیں اٹینڈ کی تھی جزیل؟ ان کے آگے بیٹھی اسوہ نے پیچھے مڑ کر جزیل سے اداسی سے
پوچھا

تم کون؟؟ جزیل نے ناگواریت سے اس سے پوچھا اس کو بالکل پسند نہیں تھا لڑکیوں کا بے وجہ اس سے فری ہونا۔
ہماری بات ہوئی تھی کل گراؤنڈ میں تمہیں یاد نہیں؟؟ اسوہ نے معصوم منہ بنا کر اسے یاد دلایا

نہیں۔ ایک لفظی جواب دے کر جزیل نے اپنا رخ اس کی طرف سے موڑ لیا تھا شرمندگی سے اسوہ لال پیلی ہو گئی
تھی اور اس نے فوراً اپنا منہ سیدھا کر لیا تھا

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

اچھی بھلی ایک سندر لڑکی تھی خود کال کر رہی تھی اور ایک تو ناشکر ہے جسے قدر ہی نہیں ہے۔۔ حیان اپنی مسکراہٹ چھپاتا اسے زچ کرنے کو بولا تھا

منہ بند کر لے اس سے پہلے کہ میں خود بند کرواؤں۔۔۔ جزیل سنجیدگی سے بولا تھا

اچھا صرف ایک چیز کا جواب دے دو پھر میں منہ بند کر لوں گا۔۔ حیان چہرے پر سارے جہان کی سنجیدگی سجا کر بولا تھا جزیل نے اسے سوالیہ نگاہوں سے دیکھا تھا

بلو بگے بلیاں دا کی کرے گی؟

بگے بگے بلیاں دا کی کرے گی؟

جزیل نے ہونقوں کی طرح اسے دیکھا تھا حیان اس کا چہرہ دیکھ کر بے ساختہ ہنسا تھا حیان کی ہنسی دیکھ کر تپ کر اس نے زور سے پاؤں اس کے مارا تھا مگر اس کی ہنسی نہیں رک رہی تھی

جبکہ ان کی بات چیت سے ٹیچر نے ان کو من ہی من میں برا بھلا کہا تھا ویسے تو وہ بیچاری بول نہیں سکتی تھی۔

تم میری جگہ پر کیا کر رہے ہو؟؟ انفال نے ناک چڑھا کر اپنی جگہ پر بیٹھے باسل سے پوچھا پوری کلاس میں وہ واحد تھا جس سے انفال کا خدا واسطے کا بیر تھا وہ ان کے جیسا امیر نہیں تھا یہاں سکا لرشپ پر پڑھ رہا تھا انفال کو اس سے ایک عجیب قسم کی چڑ تھی وہ کلاس میں کسی سے بات نہیں کرتا تھا حد سے زیادہ لائق تھا۔۔۔

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

اور سب سے بڑی الجھن اسے اس وجہ سے باسل سے ہوتی تھی کہ کسی سے نہ بات کرنے کے باوجود اس کا منہ ہر دوسرے دن سو جا ہوتا تھا جیسے وہ بہت لڑ کر آیا ہوتا تھا۔۔۔۔

سوری۔۔۔۔ وہ لب بھینچ کر سنجیدہ سا اٹھ کر آخر پر جا کر بیٹھ گیا اسے اس نک چڑھی سے بات کرنا ویسے ہی پسند نہ تھا۔ انفال نے اس کے اٹھتے ہی ہنکار بھرا تھا اور آرام سے اپنی سیٹ پر پھیل کر بیٹھ گئی تھی جبکہ اس کی دوست اجالا نے اس کی اس حرکت پر اپنا سر جھٹکا تھا۔۔۔۔

لیکچر کے ختم ہوتے ہی باسل اپنی چیزیں سمیٹ کر تیزی سے اٹھ کر باہر کی جانب بڑھ رہا تھا جب انفال نے اس کے آگے جان بوجھ کر اپنا پاؤں کیا جسے باسل دیکھ نہ پایا اور دھڑام سے منہ کے بل نیچے گرا تھا اس کا ہونٹ جو پہلے ہی پھٹا ہوا تھا اب اس سے باقاعدہ خون نکلنے لگ پڑا تھا۔ ساری کلاس اپنی جگہ رک کر یہ تماشا دیکھ رہی تھی اپنی اوقات مت بھولنا اور میری سیٹ پر دوبارہ بیٹھنے کی ہمت بھی مت کرنا ورنہ اس سے بھی برا کروں گی۔۔۔۔ انفال پھنکاری تھی

باسل خاموشی سے اٹھا تھا اور اس نے ایک ناگوار نظر انفال پر ڈال کر اپنے کپڑے جھاڑے تھے اور اپنی شرٹ کے بازو سے اپنے منہ سے نکلتا خون صاف کرتا وہاں سے خاموشی سے نکل گیا تھا

انفال نے اسے خاموشی سے جاتے دیکھ کر اپنی آنکھیں گھمائی تھیں۔

انفال کیا ضرورت تھی یہ کرنے کی آگے ہی اس کا ہونٹ پھٹا تھا اور اب تمھاری وجہ سے اس کے خون نکل رہا ہے۔ اجالا سخت لہجے میں بولی۔۔۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

اسلام علیکم

ہمارے ارد گرد بہت سے کردار ہیں جو کہ ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے۔۔ اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو لکھ رہے ہیں تو ریڈرز چوائس آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہے ہیں جہاں آپ ان کہانیوں نہ صرف اچھے سے بیان کر سکیں گے بلکہ آپ کی صلاحیتوں کا لوہا بھی منوا سکتے ہیں۔ ریڈرز چوائس کا حصہ بنئے اور اپنی صلاحیتوں کو اجاگر کرتے ہوئے ہم کو اپنی تحریر (ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، مضامین، کوکنگ ریسیپی) اردو میں لکھ کر ہم کو بھیجیں۔ ہم آپ کی ان تحریروں کو ایک ہفتے کے اندر اپنے ویب بلاگز (ویب سائٹس)، سوشل میڈیا گروپس، اور پیجز پر پبلش کریں گے انشاء اللہ۔ مزید تفصیلات کے لیے رابطہ کریں۔

Email Address: mobimalik83@gmail.com

Facebook ID: <https://web.facebook.com/mubarra1>

Instagram: <https://www.instagram.com/mobi8741/?hl=en>

Facebook Groups: READERS CHOICE, NOVELS FOR YOU ALL IN

ONE, REQUEST NOVEL ONLY READERS CHOICE

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

اپنی اوقات میں رہو۔ میرے سامنے زیادہ زبان چلانے کی ضرورت نہیں ورنہ تمہارے لیے اچھا نہیں ہو گا اجالا بے بی۔ اپنا غصہ کنٹرول کرتی انفال پھنکاری تھی جبکہ اجالا سب کے سامنے اپنی بے عزتی ہونے پر سرخ پڑ گئی تھی سوری۔۔۔ وہ ہلکی آواز میں منمنائی تھی انفال اسے انگور کرتی اپنا بیگ اٹھا کر وہاں سے نکل گئی تھی اسے بالکل پسند نہیں تھا اجالا کا باسل کو ہمدردی جتنا۔ اسے مزہ آتا تھا باسل کی انسلٹ کرنے میں اسے یاد دلانے میں کہ وہ اس سو سائی کا حصہ نہیں ہے۔۔۔

ایک گاڑی تیزی سے روڈ پر الٹی تھی اور اس نے الٹ بازی کھانی شروع کی تھی اس کے اندر موجود عانیہ کی نظر فرنٹ سیٹ پر بیٹھی اپنی ماں پر گئی تھی جس کے گلے کے بیچ و بیچ گاڑی کا کانچ لگا تھا اور وہ بے جان سی پڑی تھی اسے خود بھی اپنے بازو کی ہڈیاں چختی ہوئی محسوس ہوئی تھی اور اس کی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھایا تھا آہہ۔۔۔ موم ڈیڈ۔۔۔ چیختی ہوئی عانیہ پسینے میں بھیگی اٹھی تھی تین مہینے بعد بھی یہ ایکسیڈینٹ جس نے اس کے ماں باپ چھین لیے تھے اس کے خوابوں میں آنا بند نہیں ہوئے تھے۔۔۔

عانیہ بیٹا۔۔۔ شش چپ ہو جاؤ کچھ نہیں ہوا تمہیں۔۔۔ بلقیس بیگم نے عانیہ کو زور سے اپنے گلے لگایا تھا اور آہستہ آہستہ اس کی کمر سہلانے لگیں تھیں

READERS CHOICE

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

نانو موم اور ڈیڈ مجھے کیوں چھوڑ کر چلے گئے ہیں؟؟ آپ پلیز موم اور ڈیڈ سے کہیں واپس آجائیں میرا دل ان کے بغیر بالکل نہیں لگ رہا۔۔۔ عانیہ ہچکیوں سے روتے ہوئے بولتی بلقیس بیگم کا دل بھی چیر رہی تھی اپنی بیٹی کو کھو دینے کا غم انھیں بھی بہت تھا مگر انھوں نے صبر کر لیا تھا

عانیہ ان کی بس اتنی ہی زندگی تھی سنبھالو خود کو اور اٹھو جا کر منہ دھو کر آؤ میں تمہارے لیے کھانا لاتا ہوں پھر کھانا کھا کر دوبارہ سو جانا۔۔۔ عانیہ نے بمشکل اپنے آنسو روکتے اپنا سر ہلایا تھا

کچھ مہینوں پہلے ہی عانیہ کی فیملی کا ایکسیڈینٹ ہوا تھا جس میں اس کی ماں نرین اور باپ مراد مارا گیا تھا لیکن بد قسمتی کہ یہ یا خوش قسمتی وہ بچ گئی تھی اس کے باپ کا اپنا چھوٹا سا بزنس تھا لیکن اس حادثے کے بعد وہ اس کے باپ کے دوست نے سارے بزنس پر قبضہ جمالیا تھا ابھی ویسے بھی مراد نے نیا بزنس سٹارٹ کیا تھا جس پر اس نے اپنا گھر بیچ کر انویسٹ کیا تھا مگر اس کے مرنے کے بعد اس کے دوست نے وہ پیسہ ہڑپ کر لیا تھا عانیہ کے پاس واحد سہارا اس کے نانا نانی تھے جو اکیلے اسلام آباد میں رہتے تھے وہ لوگ مڈل کلاس تھے عانیہ کا نانا ابو پہلے سرکاری نوکری کرتے تھے اب وہاں سے ہی انھیں پینشن آتی تھی یہ ہی ان کی روزی روٹی کا واحد ذریعہ تھا اور اب عانیہ کی وجہ سے ان کے بڑھے کندھوں پر بوجھ مزید بڑھ گیا تھا کیونکہ عانیہ کی کالج کی فیس کے لیے بھی انھیں اضافی رقم چاہیے تھی

READERS CHOICE

نانو میں باہر ایک چکر لگاؤ میرا موڈ فریش ہو جائے گا۔۔۔ عانیہ نے کھانا کھا کر بلقیس بیگم سے پوچھا

بیٹا رات کافی ہے ایسے کیسے تم اکیلے باہر روڈ پر جاؤ گی۔۔۔ بلقیس بیگم نے اعتراض کیا

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

نانو آپ فکر مت کریں بہت سخت جان ہوں مجھے کچھ نہیں ہو گا میں ایک گھنٹے تک واپس آ جاؤں گی۔۔۔۔۔ عانیہ
بولتی اپنا دوپٹہ اوڑھ کر باہر نکل گئی تھی۔۔۔۔۔ بلقیس بیگم نے اسے جاتے دیکھ کر آیت الکرسی پڑھ کر اس کی حفاظت
کی دعا کی تھی

ریس شروع کریں؟؟ حیان نے مسکراتے ہوئے جزیل سے پوچھا جو اپنی نئی چمچاتی کار کے پاس کھڑا مسکرا رہا تھا
ہمم۔۔۔ جو جیتے گا وہ کوئی بھی چیز دوسرے شخص سے لے سکتا ہے۔۔۔ جزیل کی بات پر حیان کی مسکراہٹ لگا تھا
اوکے پھر تم ہارنے لے لیے تیار ہو جاؤ بڑی۔۔۔ حیان شوخی سے بولا تھا اور وہ دونوں اپنی اپنی گاڑیوں میں بیٹھ گئے
تھے جبکہ ان کے ساتھ اور کچھ لڑکے اور لڑکیاں بھی تھیں جو ان کا حوصلہ بڑھا رہے تھے ان کی سامنے ایک لڑکا
ہاتھ میں فلیگ لے کر کھڑا تھا
میں تین تک گنوں گا۔۔۔ وہ لڑکا بولا تھا
کیوں آگے گنتی نہیں آتی چیچ افسوس ہوا۔۔۔ وہ لڑکا جو بول رہا تھا حیان گاڑی سے سر نکالتا اسے زچ کرنے کے لیے
بولا تھا

حیان چپ کر جاؤ۔۔۔ جزیل اسے گھور کر بولا تھا حیان اسے دانت دکھاتا اس لڑکے کو انگوٹھا دکھاتا وہ اپنی سیٹ
سنجھالتا گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا

۔۔۔۔۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

ٹو۔۔۔

تھری۔۔۔

گو۔۔۔

وہ دونوں اشارہ پاتے ہی فل سپیڈ سے اپنی اپنی گاڑیوں میں نکلے تھے انھوں نے شہر کے اندر سے چکر لگا کر واپس آنا تھا جزیل حیان کو کٹ کرتا آگے نکل گیا تھا مگر آگے جاتے ہی اس نے شارٹ کٹ لینے کا سوچا رات کو ویسے بھی جس علاقے میں وہ جا رہا تھا وہاں سب سوئے ہوئے ہوتے تھے اور گلیاں بھی سنسان ہوتی تھیں جزیل سپیڈ مزید تیز کرتا آگے بڑھ رہا تھا جب اسے ایک لڑکی سڑک کے پیچ و پیچ کھڑی نظر آئی اس نے تیزی سے ہارن بجایا مگر سامنے والی تو جیسے پتھر کی مورت بن کر جم سی گئی تھی جزیل نے پھرتی سے اپنی گاڑی کو بریک لگا کر اسے گھمایا تھا جس سے اس کی گاڑی مکمل گھوم گئی تھی گاڑی کے ٹائروں کی چرچر اہٹ خاموش فضا میں عجیب سا تاثر پیدا کر رہی تھی۔۔۔

گاڑی کے گھوم کر رکتے ہی غصے میں بھرا جزیل اپنی سیٹ بیلٹ کھولتا باہر نکلا تھا اور ایک ہی جست میں اپنے سامنے کھڑی لڑکی کے پاس پہنچا تھا۔۔۔

گاڑی کیوں روکی تم نے؟؟۔۔۔ جزیل کے کچھ بھی بولنے سے پہلے عانیہ نے غصے سے اس سے پوچھا

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

اوہ پاگل لڑکی۔۔۔ اگر مرنا ہے نہ تو یہ لو پکڑو پیسے اور جا کر سٹور سے نیند کی گولیوں لے کر کھا لو۔۔۔ جزیل عانیہ کی بکواس پر اپنے والٹ سے چند نوٹ نکال کر اس کے منہ پر پھینک کر پلٹا تھا جب تیزی سے عانیہ نے اس کا بازو پکڑ کر اسے روکا تھا اور نیچے جھک کر اس کے پیسے اٹھانے لگی تھی

جزیل نے اس کی حرکت پر غصے سے اسے دیکھا تھا جس کی وجہ سے وہ ریس ہار گیا تھا پھر اس کی نگاہ اس کے بازو میں پہنے بریسلٹ پر گئی جس میں چھوٹے چھوٹے دل بنے ہوئے تھے تمھاری وجہ سے ایک تو میں ریس ہار گیا ہوں اور اوپر سے یہ تمھاری پیسے اکٹھے کرنے والی حرکت صاف ظاہر کر رہی ہے کہ تم ایک گھٹیا طریقے سے پیسے بنانے کی کوشش کر رہی ہو۔۔۔

جزیل اچانک عانیہ کو نیچے سے بازو سے پکڑ کر کھڑا کر تا بولا تھا جبکہ اس کی بات سن کر عانیہ گنگ رہ گئی تھی وہ صرف ٹینشن میں اس ایکسیڈینٹ کا سوچ کر پتا نہیں کب روڈ پر آگئی تھی اور وہ بات بھی اس نے اپنے حواسوں میں نہ کی تھی وہ اب اپنے حواسوں میں لوٹتی اس کے پیسے اسے واپس کرنا چاہتی تھی

اب میں جو ریس ہار چکا ہوں اس کے بدلے مجھے فوراً یہ بریسلٹ دو اس سے پہلے کہ میں پولیس کو کال کر کے تمھارے اس ڈرامے کے بارے میں بتاؤں۔۔۔۔ جزیل نے اس کو مزہ اچکھانے کا سوچا تھا

عانیہ نے اپنے لب کاٹتے ہوئے بریسلٹ کو دیکھا تھا جو اس کو اپنی پچھلی برتھ ڈے پر ہی اپنے پیرنٹس کی طرف سے ملا تھا

پیار لفظوں میں کہاں ز نور را میثس

جلدی کر دیا پھر تم چاہتی ہو کہ میں پولیس کو بلاؤں۔۔۔۔۔ جزیل کے غصے سے بھری آواز سن کر عانیہ نے ڈر کر اسے تیزی سے اپنا بریسلٹ اتار کر دیا تھا جزیل بریسلٹ اس سے کھینچ کر پکڑتا واپس اپنی گاڑی میں بیٹھ کر اس کا بریسلٹ ڈیش بورڈ میں پھینکتا واپس اپنی منزل کی طرف چلا گیا تھا جبکہ اپنے آنسو روکتی عانیہ بھی واپس اپنے گھر لوٹ گئی تھی جبکہ ان اسے ملال ہو رہا تھا کہ اسے گھر سے نکلنا ہی نہیں چاہیے تھا۔ اپنی بے وقوفی کی وجہ سے وہ اپنے پیرنٹس کا قیمتی تحفہ کھو چکی تھی

چٹاخ۔۔۔

اباسل گھر میں داخل ہوا ہی تھا جب ایک زوردار تھپڑ نے اس کا استقبال کیا تھا اور اس کا ہونٹ جو پہلے ہی پھٹا ہوا تھا اب اور زخمی ہو گیا تھا۔۔۔

منخوس کہیں کے۔۔ کہاں مر گئے تھے؟؟ اب جلدی سے جا کر میرے لیے باہر سے کچھ کھانے کو لاؤ بھوک لگی ہے۔۔۔ باسل کی ماں کشمالہ نے اسے حقارت سے گھورتے ہوئے کرخت لہجے میں کہا تھا

پ۔۔۔ پیسے دے دیں امی۔۔۔

باسل نے نے ڈرتے ڈرتے کہا اسے ڈر تھا کہ اب پیسے مانگنے پر بھی اسے تھپڑ نہ پڑ جائے اس کا منہ شدید دکھ رہا تھا مجھے کھانا لا کر فوراً اپنے کام پر دفع ہو جانا۔۔ ایک تو تجھ جیسی منحوس اولاد بھی خدا کسی کو نہ دے جو اپنے باپ کو ہی نگل گیا۔۔ اور آج اگر پیسے کم لایا گھر تو یاد رکھنا رات باہر سڑک پر ہی گزارو گے۔۔۔۔۔ نخوت سے بولتی کشمالہ نے

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

اس کو دوسو کے نوٹ تھمائے تھے اسے اپنے شوہر راشد کی دکان کا کرایہ بھی ملتا تھا مگر وہ پھر بھی باسل سے یہ سب کچھ کرواتی تھی

اور صبح کی ایک روٹی پڑی ہے میں نے وہ کھائی نہیں تھی وہ تو کھالینا۔۔۔ کشمالہ بولتی کمرے میں چلی گئی تھی باسل پیسے پکڑتا سر ہلاتا تیزی سے اپنا بیگ اپنے چھوٹے سے کمرے میں پھینکتا کشمالہ کے لیے قریبی ہوٹل سے کھانا لینے چلا گیا تھا۔۔۔

یا اللہ مجھے صبر دے۔۔۔!! باسل روڈ پر چلتا آسمان کی طرف دیکھتا بولا تھا وہ ناامید نہ تھا بلکہ اسے یقین تھا کہ ایک دن اس کی ماں اسے منحوس نہ بلائے گا جو شاید خواب ہی تھا۔۔۔

وہ کھانا لا کر کشمالہ کو دیتا خود صبح کا باسی کھانا کھا کر اپنے کپڑے بدل کر کام پر جا چکا تھا۔ وہ ویٹر کے طور پر پارٹیوں میں کام کرتا تھا پیسے اچھے مل جاتے تھے اسے جن میں سے وہ کچھ پیسے اپنے پاس بھی رکھ لیتا تھا تاکہ کالج سے واپسی بس میں آسکے۔ اپنی ماں کو دیکھتے اس کے دل سے بس ایک ہی دعا نکلتی تھی کہ وہ بھی اسے پیار کرے جیسے باقی لوگوں کی مائیں کرتی ہے مگر شاید یہ اس کی قسمت میں نہ تھا

لو زور آئے ہیں ویکم۔۔۔ جزیل کو بعد میں آتے دیکھ کر حیان ہنستے ہوئے بولا تھا
شٹ اپ۔۔۔ میں کبھی نہ ہارتا اگر ایک لڑکی مرنے کے لیے میری گاڑی کے سامنے نہ آتی۔۔۔ وہ منہ بگاڑ کر بولا
تھا اس کا موڈ سخت خراب تھا اوپر جلتی کا کام حیان کا مذاق اڑانا کر رہا تھا

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

اوہ۔۔۔ حیان نے اپنے ہونٹوں کو گول کیا تھا پھر فوراً چہرے پر شرارتی مسکراہٹ سجا کر اس نے جزیل سے پوچھا تھا ایک بات بتاؤ یہ ساری لڑکیاں تمہارے پاس ہی کیوں آتی ہیں کبھی کوئی فون کرتی ہے اور کبھی کوئی تمہاری گاڑی کے سامنے آجاتی ہیں آخر یہ چکر کیا ہے؟؟

اس بات کا جواب تو مجھے بھی نہیں پتا۔۔۔ وہ کندھے اچکا کر لا پرواہی سے بولا تھا اچھا اب یہ بک بند کر اور گھر چل ڈیڈ اور چاچو دونوں سے پھر ڈانٹ پرے گی۔۔۔ جزیل بارہ بجے کا ٹائم دیکھتا بولا تھا انھیں کافی وقت ہو گیا تھا نکلے ہوئے۔۔۔

اوہ مئی ڈیڈی بچے زیادہ فکر نہ کر میں تجھے بچالوں گا۔۔۔ لیکن یاد رکھنا کل تیری نئی گاڑی میں لے کر جاؤں گا۔۔۔ اس کے گلے میں بازو ڈالتا حیان مسکراتے ہوئے بولا تھا حیان نے اس کی بات پر اپنے دانت پیسے تھے کتنا شوق تھا اسے اپنی نئی گاڑی کو شواف کروانے کا مگر اب سارا کا سارا اس کا شوق اس لڑکی کی وجہ سے خراب ہو گیا۔۔۔

اگر وہ لڑکی مجھے دوبارہ کہیں ملی تو میں اس کی گردن مڑ دوں گا۔۔۔ اس نے غصے سے سوچا تھا اور حیان کے ساتھ واپس گھر چل دیا تھا دونوں کے گھر ساتھ ساتھ ہی تھے

خاموشی سے اپنے اپنے گھر کے اندر دونوں نے کار پارک کی تھیں جزیل تو آرام سے اندر چلا گیا تھا مگر حیان جو بنا آواز پیدا کیے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھا کر جا رہا تھا وہ بری طرح گھبرا رہا تھا کیونکہ اس کا باپ جزیل کے باپ کے مقابلے میں تھوڑا سخت مزاج تھا

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

لاؤنچ میں اندھیرا دیکھتا وہ شکر ادا کرتا آرام سے اپنے کمرے کی طرف بڑھ رہا تھا جب اچانک لاؤنچ کی لائٹ اون ہوئی تھی حیان نے بے ساختہ اپنی آنکھیں میچیں تھیں

اللہ تعالیٰ جی بس آج بچالیں۔۔ وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑایا تھا اس نے دھیرے سے پیچھے مڑتے اپنے باپ عمر ملک کو دیکھا تھا جو سینے پر بازو باندھے اسے ہی گھور رہے تھے

ڈیڈ آپ ابھی تک سوئے نہیں؟؟ حیان نے ہلکے پھلکے لہجے میں بالوں میں ہاتھ پھیرتے پوچھا تھا نہیں۔۔۔ تمہارا انتظار کر رہا تھا اتنی دیر سے کیوں آئے ہو؟؟ عمر صاحب نے کرخت لہجے میں پوچھا تھا جزیل کے ساتھ باہر گیا تھا ڈیڈ گھومنے پھرنے میں ٹائم کا پتا ہی نہیں چلا۔۔ وہ انھیں سچ بتا کر اپنی شامت نہیں بلانا چاہتا تھا تبھی اس نے بہانہ بنایا تھا اچھا جاؤ جا کر سو جاؤ۔۔ جزیل کا نام سنتے وہ ٹھنڈے پڑ گئے تھے حیان بھی بچ جانے پر شکر ادا کرتا جھپاک سے کمرے میں گھس گیا تھا

اوف شولڈر ڈرک براؤن کلر کا سٹائلش سالباس پہنے وہ کوئی ماڈل ہی لگ رہی تھی بالوں کو کھلا چھوڑے ان میں لوز کرل ڈالے گئے تھے اس کی سبز آنکھوں میں ایک غرور سا تھا ہائی ہیلز پہنتی خود پر ایک آخری نگاہ ڈال کر انفال اپنے روم سے نکل کر باہر آئی تھی چہرے پر لائٹ میک اپ اس کے تیکھے نقوش کو مزید ابھار رہے تھے

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

موم آئی ایم ریڈی لٹس گو۔۔ وہ اپنی ماں زارا کے کمرے میں داخل ہوتی بولی تھیں جو خود بھی مہرون رنگ کے سٹائلش سے لباس میں اپنی عمر سے کئی سال چھوٹی لگ رہی تھیں

او کے سویٹی مجھے اپنا بیگ لینے دو۔۔ زارا نے اسے کہا تھا اور ساتھ ہی اپنا بیگ لے کر وہ اس کے ساتھ باہر چلی گئیں

زارا کی فرینڈ کی بیٹی کی آج برتھ ڈے سیلبریشن تھی جس پر وہ دونوں جا رہی تھیں

وہاں پہنچتے ہی زارا اپنی فرینڈز سرکل میں انفال کے ساتھ کھڑی باتیں کر رہی تھی اپنی ہی جیسی حسین بیٹی پر اسے ایک غرور تھا

انفال سب سے ایکسیوز کرتی ایک سائیڈ پر آئی تھی اسے کوفت ہو رہی تھی اپنی ماں کی دوستوں سے چہرے پر مصنوعی مسکراہٹ سجا کر باتیں کرنے سے۔۔ وہ اپنا موبائل نکالتی اس میں بزی ہو گئی تھی

خشک ہونٹ محسوس کرتی اس نے فریش ڈرنک کے لیے ارد گرد ویٹر کے لیے نگاہ دوڑائی تھی جب اس کو ویٹر کے لباس میں ایک جانی پہچانی شکل دکھائی دی تھی اس کے چہرے پر استہزایہ مسکراہٹ آئی تھی

لٹس بیگین دافن۔۔ وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑائی تھی اپنے بھورے بالوں کو درست کرتی اس طرف گئی تھی جہاں باسل ڈرنکس سرو کر رہا تھا

باسل کے پاس دو ڈرنکس ٹرے میں موجود تھیں انفال اس کے پاس گئی تھی باسل کی جب اس کے قریب آنے پر نظر پڑی تو وہ لب بھینچ گیا تھا وہ جانتا تھا اب انفال یقیناً کوئی نیا تماشا کرنے والی تھی اس کی آنکھوں میں شیطانی چمک

وہ بخوبی دیکھ سکتا تھا وہ تیزی سے دوسری طرف جانے لگا تھا جب اس کی یہ ہی حرکت اسے مہنگی پڑی تھی انفال اس

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

کارادہ سمجھ کر فوراً آگے بڑھی تھی جس سے وہ سیدھا باسل میں ٹکڑائی تھی اور ساری ڈرنکس اس کا لباس خراب کر گئی تھیں

یوڈیٹ عقل نہیں ہے تمہیں؟؟ دھیان کہاں تھا تمہارا؟؟ میرا سارا ڈریس خراب کر دیا۔۔ تمہارے ایک مہینے کی تنخواہ سے کئی زیادہ مہنگی یہ ڈریس ہے۔۔ انفال اپنی مسکراہٹ چھپاتی چیخی تھی آس پاس کھڑے سب لوگ ان کی جانب متوجہ ہو گئے تھے سبکی کے احساس سے باسل کا چہرہ سرخ پڑ گیا تھا

کیا ہوا ہے سوئی؟؟ زارا اس کو دیکھتی تیزی سے اس کے قریب آئی تھی اور پریشانی سے اپنی بیٹی کو دیکھنے لگی تھی موم اس اڈیٹ نے میری ساری ڈریس خراب کر دی ہے۔۔ وہ چہرے پر رونے والے تاثرات سجا کر بولی تھی چٹاخ۔۔ اپنی بیٹی کو ایسے دیکھ کر زارا نے غصے میں باسل کے تھپڑ مارا تھا اس افتاد پر انفال بھی گھبرا گئی تھی وہ تو صرف اس کی انسلٹ ہی کرنا چاہتی تھی

موم اس اوکے رہنے دیں۔۔ باسل کی سرخ انگارہ آنکھیں دیکھ کر وہ گھبرا کر اپنی ماں سے بولی تھی جس نے نخوت بھری ایک نگاہ باسل پر ڈالی تھی اور اپنی دوست سے اسے باہر نکلوانے کا کہا تھا

باسل ایک غصے بھری نگاہ انفال پر ڈال کر وہاں سے تیزی سے چلا گیا تھا انفال نے آج جو کیا تھا وہ شاید کبھی نہ بھولتا۔۔ کالج کی الگ بات تھی مگر یہاں سب کے سامنے اس نے جو کیا تھا وہ اس کی عزت پر تازیانے کی طرح لگا تھا

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

انفال بھی زارا کا غصہ ٹھنڈا کر کے ان کے ساتھ جلدی گھر آگئی تھی اسے زارا کے باسل کو تھپڑ مارنے پر افسوس ہو رہا تھا مگر یہ افسوس صرف گھرانے تک ہی رہا تھا اس کے بعد وہ بھول ہی گئی تھی کہ اس نے باسل کی آج کتنی بے عزتی کی ہے۔۔۔

عانیہ نے کالج میں میں اپلائے کیا تھا اس میں سکالر شپ پر اسے ایڈمیشن مل چکا تھا اس نے دو دن بعد کالج جانا سٹارٹ کر دیا تھا

آج اس کا پہلا دن تھا وہ نروس سی ادھر ادھر دیکھ رہی تھی پرنسپل کے آفس کا اس نے ایک لڑکی سے پوچھا تھا کیا آپ بتا سکتی ہیں پرنسپل کا آفس کہاں ہے؟؟ عانیہ نے پوچھا تھا نیو سٹوڈنٹ؟؟ سامنے کھڑی عالیہ نے پوچھا تھا

یس۔۔ اس نے مختصر جواب دیا تھا اس کے بعد عالیہ اسے اپنا تعارف کرواتی اسے پرنسپل کے آفس لے گئی تھی جہاں سے اسے اپنا مکمل شیڈیول مل گیا تھا اس نے باہر آکر عالیہ سے مطلوبہ کلاس پوچھی تھی

اتفاق تھا یا خوش قسمتی دونوں کی ایک ہی کلاس تھی عالیہ اسے اپنے ساتھ لے کر کلاس میں آگئی تھی اور اس کے ساتھ باتوں میں مصروف ہو گئی تھی

عالیہ نے اسے پورے سکول کی ہسٹری دس منٹ میں بتادی تھی جس سے اسے دو مشہور لوگوں جزیل اور حیان کا پتا چلا تھا

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

دی گریٹ چڑیل آج دو دن بعد کہاں سے آگئی ہیں؟؟ جزیل کے ساتھ کلاس کی طرف ہوئے حیان نے رک کر دور کھڑی عافیہ کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے پوچھا تھا جس پر وہ اپنا الٹا نام سن کر جل بھن سی گئی تھی اوئے زکوٹا جن تمہیں بڑی میری یاد آرہی تھی ارے دیکھو تو میری یاد میں کیسے یہ سوکھ کر ڈھانچہ بن گیا ہے پتج۔۔ عافیہ اپنی ہنسی دباتی اونچی آواز میں بولتی ارد گرد کھڑے سٹوڈنٹس کو بھی مخاطب کر چکی تھی جس پر سب حیان کو دیکھ کر اپنی ہنسی روک رہے تھے جزیل ان دونوں کو خاموشی سے لڑتے دیکھ کر مدھم سا مسکرا رہا تھا موٹی چڑیل زیادہ فضول مت بولو۔۔ اس کو اچھی خاصی گھوری سے نوازتے حیان نے دانت پیس کر کہا تھا آئی ایم سوری زکوٹا ج۔۔۔ م۔۔۔ میرا مطلب حیان۔۔۔ میں آپ سے معافی مانگتی ہوں اس کے لیے میری طرف سے یہ تحفہ قبول کریں۔۔۔ عافیہ اس کی بات پر جھٹ سے سیدھی ہوتی اپنے بیگ سے ایک چھوٹا سا باکس نکال کر اس کے آگے کرتی ہوئی بولی تھی وہ باکس پورا بیک تھا حیان نے پہلے اسے گھور کر دیکھا تھا پھر جلدی سے اس کے ہاتھ سے گفٹ لے کر کھولنے لگا تھا اسے گفٹ بے حد پسند تھے ارد گرد کافی لوگ دلچسپی سے حیان کو دیکھ رہے تھے حیان نے پکینگ کھولی تو اس میں سے ایک لکڑی کا باکس نکلا تھا اس نے ایک مسکاتی نگاہ عافیہ پر ڈالتے باکس کھولا تھا جس میں سے ایک پینچنگ ہینڈ سپرینگ کے ساتھ لگا ہوا تھا اس کے کھولنے پر اس پینچنگ ہینڈ نے سیدھا حیان کی آنکھ کو سلامی دی تھی

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

حیان نے وہ باکس گراتے اپنی آنکھ پکڑی تھی وہ اپنی دوسری آنکھ آدھی کھول کر عافیہ کو اٹے ناموں سے پکارتا اپنا غصہ کم کرنے لگا تھا جبکہ ارد گرد کھڑے جزیل اور عافیہ سمیت سب ہنس رہے تھے

بے حس چڑیل، ظالم چڑیل۔۔۔ پاگل چڑیل، موٹی چڑیل۔۔۔ خود کو مختلف القابات سے حیان کو پکارتے دیکھ کر اس کی ہنسی رکی تھی

جیسے ہی فرسٹ پیریڈ کی بیل بجی سب لوگ اپنی کلاس میں جانے لگے تھے اب وہ صرف تین ہی حال میں موجود تھے

عافیہ حیان اور جزیل کی بیسٹ فرینڈ تھی اس کے کالے رنگ کے گھنگریالے بال تھے سفید رنگ اور براؤن آنکھوں میں وہ بے حد پرکشش لگتی تھی وہ کھلے کپڑے پہنتی تھی جس کی وجہ سے وہ نازک سراپا رکھنے کے باوجود موٹی لگتی تھی حیان اور عافیہ کی آپس میں بہت لگتی تھی دونوں وقتاً فوقتاً ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچتے رہتے تھے

چڑیل بتاؤ نہ تم دو دن سے کیوں نہیں آئی تھی؟؟ حیان نے کلاس کی طرف جاتے ایک بار پھر اس سے پوچھا

موم میرا رشتہ اپنے بڑھے کھڑوس بڑے بھائی کے شرابی بیٹے سے کرنا چاہتی تھیں ڈیڈ بھی تقریباً مان ہی گئے تھے یہ دو دن گھر رہ کر بس انھیں ہی روکا ہے۔۔۔ بیل نکال کر منہ میں ڈالتی لا پرواہ لہجے میں عافیہ نے بتایا تھا

حیان کی آنکھوں میں بے ساختہ سرخی اتر آئی تھی عافیہ اس کی بیسٹ فرینڈ تھی مگر اس کو لے کر وہ بے حد پوزیسیو تھا عافیہ کی سوتیلی ماں زباریہ عافیہ کے لیے کئی مشکلات پیدا کرتی رہتی تھی مگر وہ بھی اپنا بچاؤ کرتی رہتی تھی

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

تمہارے ڈیڈ کو خود بھی کچھ سوچنا چاہیے عافیہ۔۔۔ جزیل سنجیدگی سے بولا تھا وہ حیان کا سرخ ہوتا چہرہ بھی دیکھ چکا تھا

وہ میرا کافی ساتھ دیتے ہیں جزیل لیکن موم انھیں فورس کر رہی تھیں اسی وجہ سے ڈیڈ بھی مشکل میں پھنسے ہوئے تھے۔۔۔ عافیہ نے اپنے باپ دلاور کی سائیڈ لی تھی

تمہاری موم کو بھی کبھی سکون نہیں ملتا کوئی نہ کوئی تمہارے لیے مشکل ہی کھڑی کرتی رہتی ہیں۔۔۔ حیان غصے سے بولا تھا

اوہہ میلے بے بی کو میلی فتر ہو رہی ہے (اوہ میرے بے بی کو میری فکر ہو رہی ہے) ماحول کی سنجیدگی کو ختم کرنے کے لیے حیان کی عافیہ نے ٹانگ کھینچی تھی

اب مجھے میری موٹی گریٹ چڑیل کی فکر نہیں ہوگی تو اور کس کو ہوگی؟ حیان فوراً خود کو کنٹرول کرتا بولا تھا عافیہ نے اسے ایک زبردست گھوری سے نوازا تھا

وہ لوگ معمول کے مطابق لیٹ کلاس میں داخل ہوئے تھے عافیہ نے حیرت سے ان کو اتے دیکھا تو پاس بیٹھی عالیہ نے جھٹ سے اسے ان سب کا تعارف کروایا تھا جزیل کو دیکھتے ہی اسے کچھ دن پہلے ہوا واقع یاد آیا تھا اس نے فوراً اپنا منہ نیچے کر کے چھپا لیا تھا

جزیل اور حیان کے ساتھ ہنستے ہوئے عافیہ لاسٹ میں جا کر بیٹھ گئی تھی حیان اور جزیل کے ساتھ عافیہ ہلکی ہلکی آواز میں باتیں کر رہی تھی جس سے ٹیچر تپ کر سارا غصہ کلاس پر نکال رہی تھی۔۔۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

باسل کو اس واقعہ کے بعد انفال سے شدید نفرت محسوس ہو رہی تھی اگلے دن وہ کم سے کم اس امید پر تھا کہ وہ اسے سوری بولے گی مگر اس کو ویسے ہی اکڑتے دیکھ کر اسے شدید غصہ انفال پر آ رہا تھا

گر لزوا شروم کی دوسری طرف موجود راہداری میں کھڑا انفال کا ویٹ کر رہا تھا اس نے آج اسے سبق سکھانے کا سوچا تھا

انفال جیسے ہی واشروم سے نکل کر راہداری کے کورنر پر پہنچی تو اس کے منہ پر ہاتھ رکھے باسل اسے کھینچتا ہوا ایک خالی پڑے کلاس روم کی طرف لے گیا انفال کافی کوشش کر رہی تھی اس کی گرفت سے نکلنے سے پر اسے صرف ناکامی مل رہی تھی

باسل نے اسے روم میں داخل ہوتے ہی کھینچ کر دیوار سے لگایا تھا اور ساتھ ہی اس کے منہ پر اپنا ہاتھ رکھ کر اس کی بے ساختہ نکلنے والی چیخ کا گلا گھونٹ دیا تھا

انفال باسل کو دیکھ کر گھبرا گئی تھی وہ اس کے بازو پر ناخن مارتی اس کی گرفت میں پھڑپھڑا رہی تھی

انفال ملک۔۔۔ اس کے چہرے سے بال ہٹاتے اس کا نام لیتے باسل کا حلق تک کڑوا ہو گیا تھا

باسل کی سانسیں اپنے چہرے پر محسوس کرتی وہ اپنی سانس روکے کھڑی تھی

کلاس میں تمھاری چپ چاپ بے عزتی برداشت کر لیتا ہوں لیکن اس دن۔۔۔ اس دن تم نے اچھا نہیں کیا۔۔۔

اپنے دوسرے ہاتھ کا مکا بنا کر اس نے غصے سے اس کے منہ کے دوسری سائیڈ پر موجود دیوار پر مارا تھا جس سے وہ

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

کیپکپا اٹھی تھی اپنی آنکھیں زور سے میچیں کھڑی وہ اس کی لمحہ بہ لمحہ اپنے منہ پر ہوتی مضبوط گرفت سے خوف محسوس کر رہی تھی بے بسی کے احساس سے اس کی آنکھیں نم ہونے لگی تھیں

تمہاری ماں نے جو سب کے سامنے تھپڑ مار کر میرا تماشا بنایا تھا نہ اگر میں چاہو تو پل میں تمہارے ساتھ جو کر سکتا ہوں وہ تم سوچ بھی نہیں سکتی اس لیے بہتر ہو گا مجھ سے کوسوں دور رہوں اگر دوبارہ میری بے عزتی کرنے کی کوشش کی تو وہ حشر کروں گا کہ بھولو گی نہیں۔۔۔ ایک ایک لفظ چبا چبا کر اس نے سخت لہجے میں کہا تھا

انفال نے مشکل دھیرے سے اپنا سر ہلا کر جواب دیا تھا باسل جھٹکے سے اس چھوڑتا فوراً کلاس سے نکل گیا تھا وہ

انفال پر اپنا غصہ نکال کر اب سکون محسوس کر رہا تھا

اگر تمہاری عزت کو سرعام بدنام نہ کر دیا تو میرا نام بھی انفال ملک نہیں۔۔۔ اپنے دکھتے منہ کو پکڑتے اس نے خود سے عہد کیا تھا

عانہ کلاس اوور ہوتے ہی اپنا منہ جزیل سے چھپاتی باہر نکل رہی تھی جب دور کھڑے جزیل نے اسے دیکھتے ہی روکا تھا

ہے یوسٹاپ۔۔۔ وہ اس کی پکار پر تیزی سے باہر بھاگنے کا سوچ رہی تھی وہ تیزی سے باہر کی طرف ہی جا رہی تھی جب وہ لڑکھڑائی جزیل جو اس کی طرف ہی آ رہا تھا اس نے آگے بڑھ کر تیزی سے اسے تھاما تھا عالیہ نے حیرت سے جزیل کو دیکھا تھا جس نے فوراً عانہ کو کھڑا کیا تھا

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

ت۔۔۔ تم جاؤ عالیہ میں آتی ہوں؟؟ وہ جزیل کے کچھ بھی بولنے سے پہلے عالیہ سے بولی تھی وہ سر ہلا کر ہچکچاتے ہوئے چلی گئی تھی

دیکھو اس رات جو ہوا اس ٹائم میں مینٹلی سٹیبل نہیں تھی۔۔۔ اس نے جزیل کو منہ کھولتے دیکھ کر جھٹ سے کہا تھا اب کلاس تقریباً خالی ہو چکی تھی صرف حیان عافیہ اور جزیل ہی عافیہ کے ساتھ موجود تھے مجھے تو لگتا ہے تم وہ کام پر و فیشنلی کرتی ہو۔۔۔ جزیل نے سخت لہجے میں پوچھا تھا اس کی تھوڑی دیر پہلے ہی نظر اس پر پڑی تھی جس پر وہ اسے فوراً پہچان گیا تھا

ن۔۔۔۔ نہیں میں ایسا کچھ نہیں کرتی۔۔۔ وہ منمنائی تھی جزیل جانے دو اسے وہ کہہ رہی ہے نہ کہ وہ ویسا کچھ نہیں کرتی۔۔۔۔ حیان سے ساری روداد سن کر عافیہ فوراً بولی تھی عافیہ نے تشکرانہ نگاہوں سے عافیہ کو دیکھا تھا اچھا جاؤ یہاں سے۔۔۔ جزیل نے احسان کرنے والے انداز میں کہا تھا وہ بھی اپنی جان بخشی پر تیزی سے وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔

عافیہ جزیل اور حیان کے ساتھ کیفے ٹریا میں بیٹھی لپچ کر رہی تھی جب منہ پھولائے انفال ان کے پاس آ کر بیٹھی تھی

سوئیٹ تمہارا منہ کیوں بنا ہوا ہے؟؟ عافیہ نے اس کی ماں زارا کی طرح آواز نکالتے پوچھا سب کے چہروں پر دبی دبی مسکراہٹ نمایاں ہوئی تھی

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

اوہ شٹ اپ۔۔۔ وہ جزیل کے سامنے سے سینڈ وچ اٹھا کر کھاتی آنکھیں گھما کر بولی تھی

تمھاری چمچی۔۔۔ اوپس میرا مطلب اجالا نہیں دکھائی دے رہی آج تمھارے ساتھ؟؟ اپنے منہ میں برگر

ٹھوستے حیان نے اس سے پوچھا تھا

پتا نہیں۔۔۔ اس نے لا پرواہی سے کندھے اچکائے۔۔۔

ہے یو ادھر آ جاؤ۔۔۔ عانیہ کو دیکھ کر عافیہ نے جزیل کو زچ کر دینے والی مسکراہٹ کے ساتھ دیکھا تھا جو اسے

کھا جانے والی نظروں سے گھور رہا تھا

عانیہ نے پہلے منع کرنا چاہا تھا مگر پھر عالیہ کو ایک نظر دیکھتی ان کی طرف چلی گئی تھی انفال ایک ناگوار نظر عانیہ پر

ڈال کر بے نیازی سے جزیل کے سامنے سے کھانا اٹھا کر کھانے لگے تھی

عانیہ نے ہچکچاتے ہوئے اپنا تعارف عافیہ سے کروایا تھا پھر کیا تھا پٹر پٹر عافیہ جو عانیہ کے ساتھ بولنا شروع ہوئی تو

پاس بیٹھے حیان نے بھی اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ لیے تھے

خود پر جزیل کی غصے بھری نظریں محسوس کر کے وہ پزل ہو رہی تھی لیکن حیان کے جزیل کو اپنے ساتھ باتوں میں

مصروف کرنے سے وہ اب پر سکون سی عافیہ کے ساتھ باتیں کرنے لگی تھی

موٹی چڑیل۔۔۔ اپنا اور اپنے اس پھٹے سپیکر کا منہ بند کروالو میرے کان دکھنے لگے ہیں تم دونوں کی بک بک سن

کر۔۔۔ حیان جو سہمٹا ہوا عافیہ سے بولا تھا عافیہ نے حیان کو ایسی نگاہوں سے دیکھا تھا کہ ایک پل کو وہ گڑبڑا گیا تھا

جبکہ پاس بیٹھی عانیہ ابھی تک اپنے لیے پھٹے سپیکر کا خطاب سن کر صدمے میں تھی

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

ز کوٹاجن۔۔۔ حیان کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھتی عافیہ ٹیبل پر ہاتھ رکھ کر اس کی طرف جھکی تھی اور حیان کی کچھ سمجھنے سے پہلے اس نے جو س کا ڈبہ نیچے سے دبایا تھا جس سے سارا جو س اچھل کر حیان کے منہ کو دھوتا شرٹ کو بھی خراب کر گیا تھا

جاہل اڈیٹ چڑیل ڈائن۔۔۔ وہ تپا ہوا اپنا منہ ہاتھ سے صاف کر کے اٹھا تھا جزیل نے خود کو بمشکل ہنستی ہوئی عافیہ کے دانت توڑنے سے روکا تھا انفال اور عافیہ بھی اسے دیکھتی ہنس رہی تھیں اپنی بے عزتی پر اس نے بھی ٹیبل پر پڑی ادھ کھلی کیچپ اٹھا کر سیدھا اس کے منہ پر پھینکی تھی جس سے اس کی ہنسی کو بریک لگی تھی

اب کی بار جزیل بھی کھل کر ہنسا تھا اسے ہنستا دیکھ کر عافیہ مسمرائز ہو گئی تھی جزیل نے خود پر نظریں محسوس کر کے عافیہ کو دیکھا تھا جو ٹٹکی باندھے اسے دیکھ رہی تھی لیکن جزیل کے گھورنے پر اس نے فوراً شرمندگی سے اپنا چہرہ جھکا لیا تھا

تم دونوں ز کوٹاجن اور کیچپ والی چڑیل اپنا منہ بند کر لو۔۔۔ جزیل اب ان کے آپس میں لڑنے سے جھنجھلا گیا تھا جزیل کے بولنے پر دونوں کا منہ فوراً بند ہو گیا تھا آخر وہ ہی تو تھا جو ان دونوں کو روک سکتا تھا

READERS CHOICE *****

باسل چونکہ اپنی نوکری کھو چکا تھا اس کے پاس بس کے لیے پیسے نہیں تھے اس لیے وہ کالج سے گھر واپس پیدل چل کر ایک گھنٹے بعد گھر پہنچا تھا گھر پہنچتے ہی اس کی ٹانگیں جواب دے گئی تھیں

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

گھر پہنچتے ہی کشمالہ نے اس کی کلاس لگادی تھی

کہاں مر گئے تھے؟ اتنی دیر سے کیوں آئے ہو؟؟ ضرور اپنے دوستوں کے ساتھ آوارہ گردی کرنے نکل گئے ہو گے ماں کی تو فکر ہی نہیں ہے صبح سے گھر میں راشن نہیں ہے لیکن تجھے کیا فکر اپنی ماں کی تو جا جا کر باہر اپنے دوستوں کے ساتھ گھوم تجھ جیسی نکمی اولاد اللہ کسی کو نہ دے۔۔۔۔

کشمالہ کی طنز بھری باتیں سن کر باسل نے ضبط سے اپنی مٹھیاں بھینچیں تھیں

مجھے پتا نہیں تھا امی۔۔ آپ لسٹ بنا دیں میں ابھی بازار سے سامان لے آتا ہوں۔۔۔ وہ اپنی شرٹ کے بازو فولڈ کرتا بولا تھا کشمالہ نے نخوت سے اسے دیکھا تھا

یہ لے پکڑ اور دھیان سے سارا سامان لانا اور رات کو واپس کام سے آکر تو نے مجھے پیسے نہیں دیے تھے۔۔ اس کو پیسے تھماتے اچانک یاد پڑتے کشمالہ نے سخت لہجے میں پوچھا تھا باسل نے اپنے خشک ہونٹ تر کرتے کشمالہ کو دیکھا تھا

امی و۔۔ وہ دراصل انھوں نے اپنا کام بند کروادیا ہے اس لیے ہمیں بھی نوکری سے نکال دیا گیا ہے۔۔۔ وہ منمنایا تھا کشمالہ نے ایک تھپڑ اس کے سر پر مارا تھا

تو ہے ہی منحوس جس جگہ کام کر رہا تھا وہ بھی تیری وجہ سے بندھ ہو گیا۔۔ کشمالہ پھنکاری تھی باسل نے سختی سے اپنے ہونٹ بھینچ لیے تھے

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

واپس آکر فورانیا کام ڈھونڈنے جاو نہ بھول جانا گھر سے تجھے کھانا بھی ملے گا۔۔۔ کشمالہ کی بات سنتا وہ گھر سے تیزی سے نکل آیا تھا کشمالہ کی باتیں تیر کی طرح اس کے دل میں پیوست ہو گئی تھیں جنہیں چاہ کر بھی وہ نکال نہیں سکتا تھا

رات کے آٹھ بجے بلیک ہڈی اور ٹراؤزر میں ملبوس عافیہ چھپتی چھپاتی گھر سے باہر نکلی تھی جہاں اس کے گھر سے کچھ دور جزیل اور حیان گاڑی میں اس کا انتظار کر رہے تھے وہ ان کی گاڑی کو پہچانتی تیزی سے دروازہ اوپن کرتی گاڑی کی بیک سیٹ پر بیٹھی تھی

کسی دن تم نے ہمیں اپنے گھر والوں سے مروانا ہے عافیہ دی گریٹ چڑیل۔۔۔ جزیل سنجیدہ لہجے میں بولا تھا لیکن اس کی ہونٹوں کے مسکراتے کنارے اس کی شرارت کا بتا رہے تھے

جزیل دی سڑے کریلے۔۔۔ اور حیان دی زکوٹا جن تم دونوں اتنی جلدی اس دنیا کا بوجھ کم نہیں کرنے والے اور کار دوسری طرف موڑ لو میں نے ہماری نئی دوست عافیہ کو بھی انوائیٹ کیا ہے۔۔۔ عافیہ معصومیت سے آنکھیں پٹیٹا کر بولی تھی

کیا ضرورت تھی اس سکیم کو بلانے کی؟؟ جزیل نے سخت لہجے میں پوچھا تھا عافیہ نے آنکھیں گھما کر اس سڑے کڑیلے کو دیکھا تھا جو غصے میں سرخ مریچ لگ رہا تھا

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

چل بھائی اب زیادہ بھاؤ نہ کھاؤ وہ پھٹا سپیکر تیری طرف دیکھتی بھی نہیں ہے۔۔۔ حیان جو تب سے چپ بیٹھا تھا اس نے فوراً جزیل کو جواب دیا تھا

اوائے زکوٹا جن مجھے کوئی شوق بھی نہیں ہے کہ وہ میری طرف دیکھے۔۔۔۔ جزیل حیان کو جواب دیتا عافیہ کے بتائے گئے اڈریس پر چلا گیا تھا

عافیہ کا دن جزیل کے علاوہ کافی خوشگوار گزر گیا تھا جس کا ذکر اس نے گھر آتے ہی اپنی نانو بلقیس بیگم سے کیا تھا اتنے مہینوں بعد وہ بھی عافیہ کو مسکراتے دیکھ کر خوش ہو گئی تھیں

رات کو جب عافیہ کا میسج آیا تو اس نے صاف صاف آنے سے انکار کر دیا تھا مگر عافیہ بھی اپنے نام کی ایک ہی تھی اس کی نانو سے بات کر کے پتا نہیں اس نے کیا کہا کہ بلقیس بیگم نے اسے باہر جانے کی اجازت دے دی تھی عافیہ جینز کے ساتھ ہلکے پنک رنگ کا کرتا پہنے ساتھ جیکٹ پہنے تیار کھڑی عافیہ کا انتظار کر رہی تھی دروازے پر بیل بجنے سے بلقیس بیگم نے عافیہ کو روکتے دروازہ کھولا تھا

اسلام علیکم آنٹی!۔۔۔ عافیہ چہرے پر معصومیت سجائے بولی تھی

بلقیس بیگم نے اس کو جواب دیا تھا اور پانچ منٹ اس سے بات کرنے کے بعد وہ مطمئن ہو گئی تھیں

عافیہ کو لے کر عافیہ تیزی سے کار کے قریب گئی تھی اور اسے بیٹھاتے خود بھی بیٹھ گئی تھی پھٹے سپیکر کو لینے گئی تھی یا وہاں رہنے گئی تھی چڑیل؟؟ ان کے انتظار میں تپے بیٹھے حیان نے آنکھیں گھماتے کہا تھا جزیل نے بھی ساتھ ہی ہنکار بھرا تھا

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

میرے شاہی نوکروں اپنا منہ چپ چاپ بند کر دیا اور گاڑی سٹارٹ کر دی۔۔۔ عافیہ چہرے پر تپا دینے والی مسکراہٹ کے ساتھ بولی تھی وہ لوگ سینما جا رہے تھے ان کا مووی دیکھنے کا پلان تھا

شٹ اپ چڑیل۔۔۔۔۔ حیان اور جزیل دونوں ایک ساتھ بولے تھے عافیہ مزے سے سیٹ پر پھیل کر بیٹھتی عافیہ کو اپنے اور حیان اور جزیل کے شرارتی قصے سنانے لگی تھی

سینما پہنچتے ہی انھوں نے پلان کے مطابق اوینجرز کے لاسٹ پارٹ کی ٹکٹس لیے تھے سب خرچہ جزیل ہی کر رہا تھا عافیہ نے اپنے پیسے خود دینے چاہے تھے جب عافیہ نے اسے یہ کہہ کر روک دیا تھا کہ جزیل انھیں ان کو ٹریٹ دے رہا ہے اسی لیے وہ فرمائش پر یہاں آئے تھے

جزیل اور عافیہ کی سیٹ بد قسمتی سے ایک ساتھ تھی جبکہ حیان اور عافیہ جزیل کے دوسری طرف بیٹھے فلم دیکھتے دیکھتے ساتھ اپنا تبصرہ بھی پیش کر رہے تھے جس سے ارد گرد بیٹھے لوگ انھیں غصے سے دیکھ رہے تھے جس کی انھیں پرواہ ہی نہ تھی

مووی دیکھتے عافیہ کا پارپ کارن کھانے کا دل کر رہا تھا جو جزیل کے پاس تھے اس نے ہمت کرتے اپنی کوک دوسرے ہاتھ میں پکڑی تھی اور آگے بڑھ کر پارپ کارن نکالنے لگی تھی جب اس کے ہاتھ ڈالنے کے ساتھ ہی پارپ کارن لینے کے لیے جزیل نے بھی بکٹ میں ہاتھ ڈالا تھا

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

ایک دوسرے کا لمس محسوس کرتے دونوں کی نگاہیں ملی تھیں جزیل نے سینما کی روشنی میں عانیہ کا چہرہ دیکھا تو ایک پل کو ٹھہر سا گیا تھا عانیہ نے فوراً اپنا ہاتھ کھینچ لیا تھا ہڑبڑی میں اس کے ہاتھ سے کوک جزیل پر گر گئی تھی جس سے جزیل نے ہوش کی دنیا میں آتے ہی کھڑے ہوتے اس پھٹے سپیکر عرف سکیمر عرف عانیہ کو گھور کر دیکھا تھا وہ حیان اور عافیہ کو اشارہ کرتا باہر نکل گیا تھا عافیہ بھی عانیہ کو لیتی حیان کے ساتھ باہر چلی گئی تھی وہ اب مجھے ڈانٹے گا میں نے جان بوجھ کر اس پر ڈرنک نہیں گرائی تھی عافیہ۔۔۔۔ عانیہ خوف و گھبراہٹ سے رو دینے کو تھی

پھٹے سپیکر تم فکر مت کرو ہمارے ہوتے ہوئے وہ کچھ نہیں کہے گا۔۔۔۔ حیان نے ہلکے پھلکے لہجے میں کہا تھا وہ لوگ جزیل کا انتظار کر رہے تھے جو واشروم میں گیا تھا لیکن میری وجہ سے تم لوگوں کا سارا مزاج خراب ہو گیا۔۔ وہ لب کاٹتے دھیمی آواز میں بولی تھی یار کچھ نہیں ہو گا اب تم جزیل کو اتنا جلاد بھی نہ سمجھو۔۔۔ اپنے ساتھ لگاتے عافیہ نے اسے تسلی دی تھی جزیل کو واپس آتے دیکھ کر وہ لوگ گھر جانے کے لیے پارکنگ لاٹ کی طرف چل دیے تھے سب لوگ خاموش تھے جزیل نے خاموشی سے جا کر ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی تھی

سوری۔۔۔ عانیہ دھیمی آواز میں منمنائی
اٹس اوکے۔۔۔ اس کا اتر اچہرہ شیشے سے دیکھتے جزیل نرم لہجے میں ہلکا سا مسکرا کر گویا ہوا تھا

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

دیکھا چھٹے سپیکر تم فضول میں ہی اسے ہلا کو خان سمجھ بیٹھی تھی ارے میرے جگر کا تو بہت ہی بڑا دل ہے وہ ایسی چھوٹی چھوٹی باتوں کا مائنڈ نہیں کرتا۔۔۔ جزیل کے کندھے پر تھپڑ جڑتے حیان مسکراتے ہوئے حیان سے بولا تھا اس کے جواب پر عانیہ بھی پر سکون ہو گئی تھی جزیل نے دھیرے سے مسکراتے اسے مصنوعی سا گھورا تھا وہ لوگ عانیہ کو گھر چھوڑ کر واپس اپنے اپنے گھر چل دیے تھے۔۔۔

بلیک سکی بال جو پسینے کی وجہ سے اس کے ماتھے سے چپکے پڑے تھے اس کی کالی آنکھوں میں سرد تاثرات دکھائی دے رہے تھے چوڑے شانے اس وقت کالی بنیان میں چھپے ہوئے تھے ساتھ پہنی کالی پرانی سی پینٹ کے ساتھ باسل کھڑا اپنے ناک سے نکلتا خون ہاتھ سے صاف کر رہا تھا وہ اس وقت جس جگہ پر موجود تھا وہ رات کے وقت سنسنان ہوتی تھی مگر لوگوں کے ہجوم میں وہ جگہ روشنیوں سے بھری پڑی تھی یہ ایسی جگہ تھی جہاں ایلنگل فائٹس ہوتی تھی جن کے بدلے معاوضہ ملتا تھا پہلے باسل یہاں صرف دیکھنے آتا تھا یا پھر تھوڑا بہت لڑ لیتا تھا مگر اب جو بزنس ملنے پر آج وہ فائٹ کر رہا تھا اٹھارہ سال کی عمر میں بھی وہ کافی لوگوں پر بھاری پڑ رہا تھا

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

وہ رنگ میں موجود تھا اپنے مخالف کھلاڑی کی طرف سے پڑنے والے مکے سے وہ لڑکھڑا کر نیچے گرا تھا مگ خود کو سنبھالتے ایک ہی جست میں کھڑے ہوتے اس نے مقابل کے منہ پر پے در پے کئی مکے جڑ دیے تھے مگر مقابل بھی کافی سخت جان معلوم ہوا تھا جس نے ایک ہی جھٹکے میں گلے سے پکڑتے باسل کو سائیڈ پر پھینکا تھا اپنی پسلی پر زور پڑنے سے بے ساختہ باسل کے منہ سے آہ کی آواز نکلی تھی مخالف کھلاڑی نے اپنی ٹانگ باسل کے پیٹ میں مارنا شروع کی تھیں باسل اسے اپنی ٹانگوں سے پیچھے کودھکا دے کر گراتا فوراً اپنی جگہ سے اٹھا تھا اور اس کے سر میں زور سے اپنا سر مارتے اس نے ایک زوردار مکہ مخالف کی آنکھ کے قریب مارا تھا جس سے بے ساختہ اس کی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھایا تھا باسل نے اپنا گھٹنہ اس کا منہ نیچے کرتے ناک پر مارا تھا مخالف کی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھایا تھا باسل کے مکوں نے کام کر دکھایا تھا وہ پل میں بے ہوش ہو گیا تھا باسل جیت چکا تھا اپنے جیتنے کے بیس ہزار لیتا باسل اپنا منہ صاف کرتا وہاں سے نکل گیا تھا ب اسے دو ہفتوں تک کوئی فکر نہیں تھی وہ آسانی سے کوئی اور نوکری ڈھونڈ سکتا تھا وہ گھر جانے کی بجائے ایک ڈھابے پر گیا تھا جہاں سے اس نے اچھا کھانا کھایا تھا جو اسے گھر پر نصیب نہیں ہوتا تھا گھر واپس آتے وہ پہلے اپنی ماں کے کمرے میں گیا تھا اور اس کے سرہانے ہزار روپے رکھتا وہ خاموشی سے وہاں سے نکل کر اپنے کمرے میں آتا فریش ہو کر پڑھنے لگا تھا ایک پڑھائی ہی تھی جس سے اسے نے حد محبت تھی اس کا جنون تھا پڑھ لکھ کر کامیاب آدمی بننے کا۔۔۔

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

دل اور اپنی اس صاحبزادی سے پوچھیں رات کو چھپ کر کس کے ساتھ گلچھرے اڑانے گئی تھی۔۔۔ ناشتے کے ٹیبل پر بیٹھی زباریہ نے ناشتہ کرتی عافیہ کو دیکھ کر زہر خند لہجے میں کہا تھا

آویزہ زباریہ کی سگی بیٹی نے اپنی ماں کو روز کا تماشا دوبارہ شروع کرتے دیکھ اپنی آنکھیں کوفت سے گھمائی تھیں زباریہ اپنی زبان سنبھال کر بات کرو۔۔۔ دل اور کو اس کے لفظ سخت ناگوار لگے تھے تبھی وہ سخت لہجے میں بولے تھے عافیہ گھور کر اپنی اس سوتیلی ماں کو دیکھ رہی تھی جو صرف نام کی ہی ماں تھی ویسے پوری ناگن تھی میں تو آپ کے بھلے کے کیے ہی کہہ رہی ہوں ابھی اس پر لگام ڈال لیں بعد میں آپ کا نام نہ بدنام کرتی پھرے۔۔۔ زباریہ آملیٹ منہ میں ڈالتی نخوت سے بولی تھی

موم مجھے میری لیمٹس کا پتا ہے اس لیے آپ فکر مت کریں اور ڈیڈ میں جزیل اور حیان کے ساتھ ایک اسائنمنٹ پر کام کرنے ان کے گھر گئی تھی اگر آپ کو یقین نہیں تو ان کو کال کر کے پوچھ لیں۔۔۔ عافیہ چہرے پر معصومیت سجائے رونے والا منہ بنا کر ایسے بولی کہ بے ساختہ پاس بیٹھے دل اور نے اٹھ کر اپنی بیٹی کو گلے لگایا تھا اپنے باپ کے ساتھ لگ کر عافیہ نے طنزیہ نگاہوں سے مسکراتے ہوئے جلتی بھنتی زباریہ کو دیکھا تھا جبکہ ان سب سے بے نیاز آویزہ اپنے موبائل میں گھسی ساتھ ساتھ ناشتہ کر رہی تھی

زباریہ مجھے میری بیٹی پر پورا اعتبار اس لیے آئندہ کے بعد ایسی فضول باتیں مت کرنا۔۔۔ دل اور نے اسے سخت لہجے میں کہا تھا زباریہ نے غصے سے ایک نگاہ مسکراتی عافیہ پر ڈالی تھی اور وہاں سے اٹھ کر چلی گئی تھی

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

انفال کلاس روم کے باہر کھڑی باسل کا انتظار کر رہی تھی تاکہ اس سے بات کر سکے مگر وہ آنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا وہ تپتی تپتی کھڑی تھی جب اجالا اس کے پاس آئی

یہاں کیوں کھڑی ہو انفال؟؟؟ اجالا کے پوچھنے سے اس کا موڈ مزید بگڑا تھا

تم اندر جاؤ بعد میں تم سے بات کرتی ہوں۔۔۔ وہ ہاتھ کے اشارے سے اسے جانے کا بول رہی تھی اجالا اس سے یہاں کھڑے رہنے کی وجہ پوچھنا چاہتی تھی مگر اس سے بے عزتی ہونے کے ڈر سے وہ جھٹ سے اندر چلی گئی تھی زمین پر ہلکا ہلکا اپنا پاؤں مارتے وہ اب بے زار ہو گئی تھی وہ اندر جانے لگی تھی جب سو جا ہوا ناک منہ لے کر تیزی سے چلتا باسل اسے نظر آیا

باسل مجھے تم سے بات کرنی ہے دو منٹ میری بات سن لو۔۔۔ باسل جو کلاس کے اندر جا رہا تھا انفال کی بات پر اس کے قدم رکے تھے حیرت سے اس نے انفال کو دیکھا تھا

آئی ایم سوری مجھے اس دن تمہارے ساتھ ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔۔ وہ احسان کرنے والے انداز میں بولی تھی باسل نے حیرت سے اس تک چڑھی کو معافی مانگتے دیکھا تھا

آئینہ کے بعد تم نے میرے ساتھ ایسا کیا تو تمہارے لیے اچھا نہیں ہو گا۔۔۔ وہ سخت لہجے میں بولتا فوراً کلاس کے

اندر چلا گیا تھا

کھڑوس، بد تمیز، جاہل۔۔۔ وہ تپ کر اسے مختلف القابات سے نوازنے لگی تھی

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

اپنے لیکچر زلینے کے بعد حیان اور جزیل کرکٹ کھیلنے کے لیے سکول کی پچھلی طرف بنے گراؤنڈ میں چلے گئے تھے عافیہ بھی عانیہ کو ساتھ لیے ان کا میچ دیکھنے چلی گئی تھی وہ لوگ ایک طرف بنے بیچ پر بیٹھ کر حیان اور جزیل کو کھیلتے ہوئے دیکھ رہے تھے

جزیل اس وقت بیٹنگ کر رہا تھا جبکہ حیان فارغ ہی تھا اس لیے وہ عافیہ اور عانیہ کے پاس آ گیا تھا موٹی چڑیل اکیلی اکیلی ساری چیزیں کھا کر تم نے ڈبل موٹی ہو جانا ہے۔۔۔ حیان لیز کھاتی عافیہ کے ہاتھ سے لیز کا پیکٹ چھین کر منہ میں چسپ ٹھونسے ہوئے بولا تھا حیان چپ چاپ جا کر اپنے ساتھیوں کے ساتھ کھڑے ہو اور میری لیز واپس کرو۔۔۔ وہ جھنجھلا کر کھڑی ہوتی بولی تھی ساتھ ہی اچھل اچھل کر حیان سے لیز کا پیکٹ لینے کی کوشش کر رہی تھی جو اس نے اپنا ہاتھ اونچا کر کے عافیہ کی پہنچ سے دور رکھا ہوا تھا

حیان میرے پیارے حسین دوست (کینے بھوکے زکوٹا جن) وہ من میں اسے برا بولتی بظاہر اس کی تعریف کر رہی تھی جو اس کے منہ سے اپنی تعریف سن کر ساتویں آسمان پر پہنچ گیا تھا

اوہہ۔۔۔۔ جزیل آوٹ ہو گیا ہے۔۔۔۔ عانیہ جو جزیل کو بغور میچ کھیلتے دیکھ رہی تھی اس کے آوٹ ہونے پر وہ اونچی آواز میں بولی تھی

حیان نے اپنا ہاتھ نیچے کر کے پلٹ کر جزیل کو دیکھا تھا جو اسے اشارہ کر کے بلار ہا تھا اب اس کی بیٹنگ کی باری تھی عافیہ نے موقع دیکھتے ہی جھٹ سے اس کے ہاتھ سے اپنی لیز کا پیکٹ چھین لیا تھا حیان اسے گھورتا واپس چلا گیا تھا

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

سکسرمارو حیان دی ز کوٹاجن۔۔۔۔۔ حیان دی ز کوٹاجن۔۔۔۔۔ منہ میں چپس ٹھونستے وہ حیان کی حوصلہ افزائی

بڑھانے لگی تھی مگر حیان اس کی آواز سن کر من ہی من میں اسے برا بھلا کہہ رہا تھا

عانہ تمہارے پاس کوئی رومال ہے۔۔۔ حیان کو کھلتے دیکھ کر اس کا شیطانی دماغ چلا تھا

نہیں میرے پاس نہیں ہے۔۔۔ اس نے فوراً نفی میں سر ہلایا تھا عانہ نے منہ بگاڑا تھا

جزیل پانی پیتا اپنا پسینہ صاف کرتا ان کے پاس آیا تھا جب وہی سوال عانہ نے جزیل سے کیا تھا

ہاں یہ لو۔۔۔ مگر تم نے اس کا کیا کرنا ہے؟؟ اسے اپنے کالے رنگ کا رومال نکال کر دیتے جزیل نے پوچھا تھا

بس دیکھتے جاؤ میرے پیارے سڑے کریلے۔۔۔ آنکھیں پٹپٹا کر بولتی اس نے اپنی جیب سے پین نکالا تھا اور

رومال کو فولڈ کرتے اس نے ساری نیلے رنگ کی انک اس نے رومال پر پھینک دی تھی جزیل اس کی شرارت سمجھتا

ہنس پڑا تھا

اس نے تمہارے گھونسلے جیسے بال کھینچ دینے ہیں چڑیل۔۔۔۔۔ جزیل نے اسے مسکراتے ہوئے وارن کیا تھا جس کا

اس پر زارا اثر نہیں ہوا تھا

پھٹا سپیکر۔۔۔ اف آئی مین عانہ اپنی اس دوست کو تھوڑی عقل دو۔۔۔۔۔ جزیل خاموش کھڑی عانہ سے مخاطب ہوا

READERS CHOICE

تھا

عانہ تم غلط کر رہی ہو یا یہ بہت کم انک ہے یہ لومزید ڈالو۔۔۔۔۔ عانہ مسکراتے ہوئے اپنا بھی پین نکال کر عانہ کو

پکڑا چکی تھی

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

جیتی رہو میری شیرنی۔۔۔ عافیہ نے ہنستے ہوئے اس کے پین کی سیاہی بھی رومال پر اچھی طرح پھیلا دی تھی۔۔۔ وہ لوگ اب کھڑے بس حیان کا بے صبری سے انتظار رہے تھے حیان کے آٹھ ہوتے ہی عافیہ پانی کی بوٹل اور رومال لے کر تیزی سے حیان کے پاس گئی تھی

بہت اچھا کھیلا تم نے میرے نوکر۔۔۔ اسے زچ کرنے کے لیے وہ پانی کی بوٹل اسے پکڑاتی طنزیہ بولی تھی اور ساتھ ہی اس کے آگے رومال کیا تھا وہ جو اسے آنکھوں سے ہی مارنے کا ارادہ کر رہا تھا اس نے بے دھیانی میں ہی رومال پکڑتے اس سے اپنا منہ اور گردن صاف کی تھی سیاہی رومال سے نکلتی حیان کا سارا چہرہ نیلا کر گئی تھی عافیہ کی دبی دبی ہنسی دیکھ کر اور عافیہ اور جزیل کو ہنستے دیکھ کر حیان نے مشکوک نگاہوں سے عافیہ کو دیکھتے فوراً رومال دیکھا تھا جس سے اس کا ہاتھ بھی ہلکا ہلکا نیلا ہو گیا تھا

حیان نے تیزی سے اپنی جیب میں موجود موبائل نکال کر اپنا سیاہی سے بھرا چہرہ دیکھا تھا چڑیل۔۔۔ ڈائن۔۔۔ تجھے میں چھوڑوں گا نہیں آج۔۔۔ وہ چیختا ہوا عافیہ کے پیچھے بھاگا تھا جو اس کو دیکھتی فل سپیڈ سے بھاگ رہی تھی

ہائے اللہ۔۔۔ کیا یہ دونوں ایسے ہی ایک دوسرے کے ساتھ کرتے رہتے ہیں؟؟ عافیہ اپنا پیٹ پکڑ کر ہنسی روکتی جزیل سے پوچھ رہی تھی

ہاں یہ ایسے ہی ہیں پاگل۔۔۔ وہ مسکراتا ہوا بولا تھا

آجاؤ ان کے پیچھے چلتے ہیں۔۔۔ وہ اپنی چیزیں پکڑتا عافیہ کو لے کر ان کے پیچھے گیا تھا

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

حیان نے تیزی سے بھاگتے عافیہ کو پیچھے سے دبوچ کر اس کے سارے بال بکھیر دیے تھے۔۔۔

اس کا بدلہ میں تجھ سے بعد میں لوں گا موٹی چڑیل۔۔۔ وہ اس کو چھوڑتا پیچھے ہٹا تھا

عافیہ نے رونی صورت بنا کر اپنے بالوں کو دیکھا تھا جو سترے بکھر گئے تھے گھنگریالے بالوں کو سمیٹنے میں اوے کافی دیر لگتی تھی اور اب اپنے بالوں کو اپنے جوڑے سے آزاد دیکھ کر اس نے غصے میں زور سے اپنا پاؤں حیان کے پاؤں پر مارا تھا

زکوٹا جن، کم عقل انسان، پاگل۔۔۔ اڈیٹ بالوں کو خراب کرنے کے علاوہ کچھ نہیں کر سکتے تھے۔۔۔ اپنے بالوں کو بمشکل دوبارہ سمیٹنے کی کوشش کرتی عافیہ چیخی تھی حیان اپنا پیر پکڑتا اس کے منہ سے خود کے لیے پاگل لفظ سن کر صدمے میں چلا گیا تھا

جزیل اور عافیہ ان کے پاس پہنچتے ان کی بگڑی حالت دیکھ کر مبس رہے تھے
کبھی عقل کا بھی استعمال کر لیا کرو پاگلوں۔۔۔۔۔ جزیل اپنا سر نفی میں ہلاتا بولا تھا
عافیہ تم ٹھیک ہو؟! عافیہ نے قریب جاتے عافیہ سے پوچھا تھا

اس موٹی چڑیل کو کیا ہونا ہے؟ مجھ سے پوچھو جس کا اس نے اپنے موٹے پیروں سے نازک پیر کچل دیا ہے۔۔۔۔۔ وہ
عافیہ کے سوال پر جھٹ سے بولا تھا

اور تو سڑے کر یلے تو چپ ہی رہ تو بہتر ہے۔۔۔۔۔ عافیہ کو جواب دیتا وہ جزیل پر چڑھا تھا

جزیل نے آگے بڑھتے ہی پیچھے سے اس کی گردن دبوچی تھی

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

دوبارہ بولنا کیا کہا؟؟ جزیل نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا تھا

سوری یار تو میرا بھائی گوبر۔۔۔ مطلب میرا جگر ہے۔۔۔ وہ جزیل کی پکڑ میں آتا پل میں سیدھا ہوا تھا عافیہ اور عانیہ حیان کی حالت دیکھ کر ہنس رہی تھیں

تیرا کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔ جزیل نے افسوس سے اپنا سر نفی میں ہلا کر اس کے سر پر تھپڑ جڑتے اسے چھوڑ دیا تھا تو نے میرا کچھ کر کے کیا کرنا تھا شادی کرنی تھی۔۔۔ وہ اپنی گردن سہلا کر تپا سا بولا تھا لیکن جزیل کو اپنی طرف آتے دیکھ کر وہ تیزی سے اپنا منہ صاف کرنے کے لیے واشر روم کی طرف بھاگ گیا تھا جبکہ اس کے ایسے بولنے اور جانے پر اب وہ تینوں ہی ہنس رہے تھے۔۔۔

دن تیزی سے گزر رہے تھے عانیہ کی دوستی عافیہ حیان اور جزیل کے ساتھ بہت زیادہ ہو گئی تھی وہ لوگ کوئی کام بھی اس کے بغیر نہیں کرتے تھے وہ اب خوش خوش ہی رہتی تھی اپنا کام مکمل کر کے وہ کمرے سے نکلتی کچھ دیر کے لیے اپنی نانونا کے کمرے میں گئی تھی

اسلام علیکم! نانا اور نانا ابو۔۔۔ وہ چہک کر بولتی ان کے پاس بیڈ پر چڑھ کر بیٹھ گئی تھی لیکن ان کے پریشان چہرے دیکھ اس کی مسجراہٹ سمٹی تھی

عبداللہ صاحب (نانا ابو) اور بلقیس بیگم اپنے تاثرات چھپانے کی بھرپور کوشش کر رہے تھے

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

یہ بچے بھی نہ آج کل ہاتھ سے نکتے جارہے ہیں۔۔۔ فرزانہ اپنے بیٹے حیان کا سوچتی اپنے پاس بیٹھی جزیل کی ماں اور اپنی جیٹھانی عائشہ سے بولی تھی گھر ساتھ ساتھ ہونے کی وجہ سے وہ دونوں اکثر ایک ساتھ ہی دن گزارتی تھیں ہمہمم۔۔۔ جزیل بھی آج کل سارا دن باہر ہی گھومتا رہتا ہے رات کو بھی لیٹ آتے ہی کمرے میں گھس جاتا ہے زرا جو اسے اپنی اکیلی ماں کی پرواہ ہو۔۔۔ عائشہ نے بھی اپنے دل کا بوجھ ہلکا کیا تھا اپنی سوسائٹی کی عورتوں کی طرح وہ دونوں زیادہ اوپن مائنڈ نہ تھیں

اچھا تو آپ لوگ ہم دونوں کی فری ٹائم میں برائیاں کرتی ہیں۔۔۔؟ پیچھے سے دبے قدموں چل کر آتے جزیل نے پوچھا تھا حیان بھی اس کے ساتھ ہی کھڑا تھا

ہائے اللہ بے شرموں اپنی ماؤں کو اب ایسے ڈراؤ گے۔۔۔ وہ دونوں ہی ان کے اچانک ٹپکنے پر ڈر گئی تھیں تبھی دھیرے سے ان کی طرف جھبے کھڑے جزیل کے کندھے پر دھیرے سے تھپڑ جڑتی فرزانہ دہل کر بولی تھی موم مجھے بالکل امید نہیں تھی آپ تائی جان کے سامنے میری برائیاں کرتی ہوں گی ڈیڈ کا تیا جان کو شکایت کرنا الگ تھا لیکن آپ۔۔۔ آپ سے امید نہیں تھی۔۔۔ حیان ڈرامائی انداز میں اپنے نادکھنے والے آنسو صاف کرتا بولا تھا

ہاں موم مجھے بھی امید نہیں تھی آپ کو مجھ سے اتنی شکایتیں ہوں گی۔۔۔ جزیل سینے پر بازو باندھتا عائشہ سے بولا تھا

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

تم دونوں اب اپنی ماؤں کو ٹائم نہیں دو گے تو ہم لوگ برائیاں ہی کریں گی اور کیا تم لوگوں کو پھولوں کے ہار پہنائیں گے۔۔۔ عائشہ دونوں کو باری باری گھورتی بولی تھی

سوری موم اور چچی اب ایسا نہیں کریں گے پ لوگوں کے ساتھ وقت گزاریں گے۔۔۔ جزیل ان کی بات پر شرمندہ ہوتا بولا تھا حیان نے بھی ساتھ ہی جھٹ سے معذرت کی تھی

عائزہ اور فرزانہ دونوں کی بات سن کر خوش ہو گئیں تھیں حیان اور جزیل اب ان کے پاس بیٹھے انھیں اپنے کالج کے قصے سنانے لگے تھے جسے سنتے ہی عائشہ اور فرزانہ ہنسنے لگی تھیں

ڈیڈ مجھے کارلینی ہے پلیز لیس دیں۔۔۔ لان میں بیٹھے چائے پیتے اپنے باپ کے پاس آتی عافیہ نے لاڈ سے فرمائش کی تھی

ابھی تمہیں کار کی کیا ضرورت ہے؟؟ ڈرائیور چھوڑا اور لے آتا ہے نہ۔۔۔ دلاور کے ساتھ ہی بیٹھی زباریہ نے اس چھٹانک بھر لڑکی فرمائش سن کر فوراً اعتراض کیا تھا

ڈیڈ اب آپ مجھے ایک کار بھی نہیں لے کر دے سکتے۔۔۔ اگر ممما ہوتی تو وہ کبھی مجھے منع نہ کرتی۔۔۔ عافیہ رونے والی شکل بناتی دلاور کو بلیک میل کرنے کے لیے اپنی سگھی ماں کو یاد کرتی بولی تھی دلاور اپنی بیٹی کو ایسے دیکھ کر تڑپ ہی تو گیا تھا

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

میری بیٹی نے رونا نہیں ہے جو کارتم کہو گی تمہیں نل جائے گی۔۔۔ اس کے گرد شفقت سے اپنا بازو پھیلاتے
دلاور نے کہا تھا

لیکن دلاور ابھی یہ بچی ہے۔۔۔ زباریہ نے پھر اعتراض کیا تھا

زباریہ میری بیٹی نے جو خواہش کی ہے وہ پوری ہوگی اب اس پر مزید بحث نہیں ہوگی۔۔۔ دلاور نے فوراً ہی سنجیدگی
سے انہیں مزید کچھ بولنے سے روک دیا تھا

باسل مجھے تم سے کچھ ہیلپ چاہیے۔۔۔ انفال آج خود باسل کے پاس گئی تھی ساری کلاس حیرانی سے انفال کو اتنے
عاجزانہ لہجے میں بات کرتے دیکھ رہے تھے

باسل نے اس نل چڑھی کو خود بھی حیرت سے دیکھا تھا جو لڑکی کبھی اس سے بات کرنے کی روادار نہ تھی وہ لڑکی
آج اس کے سامنے کھڑی مدد مانگ رہی تھی

ہاں بولو؟ لٹھ مارے انداز میں وہ بولا تھا انفال نے اپنی آنکھیں چھوٹی کر کے اسے گھورا تھا۔

مجھے میری سٹڈیز میں پروہلم ہو رہی ہے کیا تم مجھے پڑھائی میں مدد کر سکتے ہو؟۔۔۔ اپنے لہجے کو قدرے شیریں بنائے
وہ بولی تھی

تم اتنی امیر ہو ایک ٹیوٹر آسانی سے افورڈ کر لو گی پھر مجھ سے مدد مانگنا۔۔۔ کہیں تم پھر میری انسلٹ تو نہیں کرنا
چاہتی۔۔۔؟ اسے گھورتے باسل نے سخت لہجے میں پوچھا

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

میں نے سوری کیا تو ہے اب کیا بار بار ایک ہی بات سے مجھے زلیل کرو گے۔۔۔ انفال نے دانت پیس کر کہا تھا اسے انسٹ کرنا نہیں کہتے انفال میڈیم اب میرا راستہ چھوڑو اور نکلتی بنو یہاں سے۔۔۔ وہ اپنا بیگ اٹھا کر کھڑا ہو چکا تھا

پلیز باسل۔۔۔ وہ دانت کچکچاتی بمشکل خود کو پرسکون رکھے کھڑی تھی سوچ کر بتاؤں گا۔۔۔ وہ احسان کرنے والے انداز میں بولتا وہاں سے چلا گیا تھا انفال نے اسے گھور کر دیکھا تھا تمہیں ایسا زمین پر پٹھکوں کی ساری عمر اپنی اوقات نہیں بھولو گے۔۔۔ من ہی من میں بولتی وہ خود کی جانب دیکھتی حیران نگاہوں کو نظر انداز کرتی وہاں سے چلی گئی تھی اجالا جو اسے باسل سے بات کر تا دیکھ حیران کھڑی تھی وہ بھی فوراً انفال کے پیچھے گئی تھی۔۔۔

پوری کلاس میں خاموشی چھائی ہوئی تھی یہ سٹوڈنٹس کالاسٹ لیکچر تھا جس میں ٹیسٹ ہو رہا تھا انھیں میں آخر پر بیٹھے جزیل حیان اور عافیہ تینوں کو ٹیسٹ کا الف بھی نہیں آتا تھا مگر جزیل کے بائیں سائیڈ پر بیٹھی عافیہ کو دھڑا دھڑا پیپر کرتے دیکھ وہ لوگ پریشان ہو رہے تھے یہ نہیں تھا کہ ٹیسٹ نہ دینے سے انھیں فرق پڑتا مگر ان کے رزلٹس سیدھے گھر جانے تھے اور اپنے ماں باپ سے جوتے کھانے کا سوچ کر تینوں کے پسینے چھوٹ رہے تھے عافیہ۔۔۔ جزیل نے آہستہ آواز میں اسے پکارا تھا عافیہ نے اپنا سر پیپر سے اٹھا کر جزیل کی جانب دیکھا تھا جو معصوم نگاہوں سے اسے دیکھتا دھیرے لہجے میں بولا تھا

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

اپنا لکھا ہوا پیپر دے دو مجھے۔۔۔ عانیہ نے پریشانی سے ایک نگاہ ڈسک پر بیٹھے ٹیچر پر ڈالی تھی لیکن جزیل کے معصوم چہرے پر رحم کھاتے اس نے خاموشی سے ٹیچر کی نظروں سے بچتے اپنا ایک لکھا ہوا پیپر جزیل کو دے دیا تھا

جزیل نے دس منٹ میں ہی سارا کاپی کر کے عانیہ کو واپس کر دیا تھا حیان اس کے ساتھ بیٹھا اب تیزی سے چھاپے مار رہا تھا اپنا پیپر لکھ کر حیان نے وہ عافیہ کو دے دیا تھا جب جزیل نے دوسرا پیپر عانیہ سے لے کر وہ کاپی کرنا شروع کر دیا تھا اب کی بار حیان بھی ساتھ ساتھ کر کے ہی کاپی کر رہا تھا

ان تینوں نے سارا پیپر عانیہ کا ہی چھاپہ تھا وہ لوگ خوشی خوشی کلاس سے باہر آئے تھے عانیہ لو یو یار تم بہت اچھی ہو۔۔۔ فرط جذبات سے جزیل بولتا اپنی خوشی کا اظہار کر رہا تھا اس کے الفاظ سن کر عانیہ کے گال سرخ ہوئے تھے

میرے پھٹے سپیکر آج تم نے ہم تیبوں کا دل حیت لیا اب اسی خوشی میں جزیل اور میں تمہیں اپنی خوبصورت آواز میں ایک گانا سنائیں گے۔۔۔ حیان مسکراتا ہوا بولا تھا حیان اور جزیل دونوں کو ہی گانے کا شوق تھا لیکن ان کے باپ گانے کی اجازت نہیں دیتے تھے اسی لیے وہ دونوں چھپ چھپا کر ہی کبھی کبھی گانا گا کر اپنا شوق پورا کر لیتے تھے

ہاں ضرور آج عانیہ کو میں سپیشل سونگ سناؤں گا۔۔۔ اسے مسکرا کر دیکھتے جزیل نے کہا تھا

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

ان دونوں پاگلوں کی آواز بڑے مزے کی ہے عانیہ میں تو ترس جاتی ہوں کہ کب ان کا موڈ بنے اور کب یہ دونوں مجھے اپنی سریلی آواز سنائیں۔۔۔ عافیہ نے بھی حیان اور جزیل کی تعریف کی تھی

تیرے پاس گٹار ہے؟؟ جزیل نے حیان سے پوچھا تھا

ہاں گاڑی میں پڑا ہے۔ تم لوگ گراؤنڈ میں ویٹ کرو میں لے کر آتا ہوں۔۔۔ حیان اپنا بیگ جزیل کو دیتا تیزی سے گٹار لینے چلا گیا تھا جزیل عافیہ اور عانیہ کو لے کر گراؤنڈ میں چلا گیا تھا جہاں ایک درخت کے نیچے وہ لوگ بیٹھ گئے تھے عانیہ نے گھریٹ آنے کی اطلاع دے دی تھی اب وہ کٹر فری ہو کر ان کے ساتھ بیٹھی باتیں کر رہی تھی آج بھٹک بھٹک کر جزیل کی نگاہیں عانیہ پر جا رہی تھیں مگر عافیہ چڑیل کی عقابی نظروں سے بچنے کے لیے وہ عانیہ سے دھیان ہٹانے کے لیے اپنا موبائل کھولتا اس میں مصروف ہو گیا تھا

حیان گٹار لے کر ان کے پاس آچکا تھا اس نے جزیل کو گٹار تھما دیا تھا جواب آہستہ آہستہ دھن پر گٹار بجاتے گانا گانے لگا تھا

پیار لفظوں میں کہاں

دلوں کی ہوتی ہے زبان

وہ جانتے ہی نہیں اسے

ہوتی ہے نظروں سے بیاں

زرا زرا سی آگ ہے

Page 50 of 343

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

یوں اپنے دل کو تھام لے

تو روکتا ہے کیوں بھلا

شرارتیں ہے عشق کی

کسی کسی نصیب کی

تو ٹوکتا ہے کیوں بھلا

آخر میں حیان بھی اس کے ساتھ گانے لگا تھا عافیہ اور عانیہ دونوں کو مسکرا کر دیکھتی بنجوائے کر رہی تھیں عانیہ کو اپنے سر میں درد محسوس ہو رہا تھا مگر وہ اسے نظر انداز کرتی آنکھیں بند کیے گانا گاتے جزیل پر نگاہیں ٹکا کر بیٹھی رہی تھی

شام کا وقت تھا جب باسل اپنے گھر سے نکلا تھا اسے دوبارہ ایک ہوٹل میں ویٹر کی جوب مل چکی تھی سیلری کم تھی مگر وہ کام کرنے پر مجبور تھا

ہوٹل میں داخل ہو کر اس نے اپنے کپڑے چینج کیے تھے اور ساتھ ہی نکل کر باہر اپنے کام میں مصروف ہو گیا تھا رات نو بجے کا وقت تھا جب ٹپ ٹپ سی تیار ہوئی انفال اجالا کے ساتھ کھانا کھانے یہاں آئی تھی اس نے تنگ چھوٹی سی شرٹ ساتھ چست جینز پہن رکھی تھی اس کا نازک سراپا اس کے لباس میں واضح دکھائی دے رہا تھا وہ آج اجالا کے ساتھ شاپنگ کرنے گئی تھی شاپنگ کر کے اب اجالا کی ہی ضد پر وہ اس ہوٹل میں آئی تھی

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

واٹ یو آر آڈبل فیسڈ گرل (تمہیں پتا ہے ایک دو چہروں والی لڑکی ہو) آئی ایم ڈن و دیو۔۔۔ اجالا اس سے

بے عزتی کروا کر تھک چکی تھی تبھی اسے کرا راجواب دیتے وہ وہاں سے اٹھ کر چلی گئی تھی

اگر نظروں سے کسی کا قتل ہو سکتا تو انفال اب تک اجالا اور باسل دونوں کو مار چکی ہوتی۔۔۔

یو آر ڈر میم۔۔۔ باسل نے اس کے سامنے چیزیں رکھیں تھیں۔۔۔

تھینک یو بٹ گیواٹ ٹو سم نیڈی پرسن (شکریہ مگر کسی ضرورت مند کو یہ دے دینا۔۔) وہ اپنے بیگ سے پیسے نکالتی

بنابل کا پوچھے تین ہزار وہاں ٹیبل پر رکھ کر ہلکی سی مسکراہٹ باسل کو پاس کرتی اپنی چیزیں اٹھانے لگی تھی

کیا تم میری مدد کرو گے باسل؟؟ اس نے یاد آتے چہرے پر معصومیت سجائے نرم لہجے میں پوچھا تھا اب ایک

خوبصورت لڑکی کی ایسی اداؤں پر کون نہ پگھلتا باسل نے اس کی بات پر دھیرے سے سر ہلا کر رضامندی دے دی تھی

تھینک یو سو میچ۔۔۔۔ چہک کر بولتی وہ باسل کے گلے لگی تھی اس کی حرکت پر باسل ششدرہ گیا تھا لیکن اس کے

کچھ کرنے یا کہنے سے پہلے ہی انفال اس سے دور ہو چکی تھی

پلیز اپنا نمبر دے دو تاکہ میں تم سے کانٹیکٹ کر سکوں۔۔۔ انفال نے اپنا موبائل نکالتے اس کے آگے بڑھایا تھا

باسل نے چپ چاپ اس سے موبائل پکڑ کر اپنا نمبر سیو کر دیا تھا

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

مجھے بتا دینا جب تمہارے پاس فری ٹائم ہو ابائے بائے۔۔ وہ اپنا بیگ لیتی چلی گئی تھی باسل نے حیرانی سے اسے جاتے دیکھا تھا انفال کا یوں اچانک نرم پڑ جانا باسل کو بری طرح کھٹک رہا تھا لیکن وہ اسے اپنا وہم سمجھ کر جھٹک چکا تھا

جزیل کے گھر اس وقت لان میں عمر صاحب (حیان کا باپ) ریحان صاحب (جزیل کا باپ) بیٹھے ایک دوسرے سے گپے مارتے چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے جبکہ دوسری طرف بیٹھی عائشہ اور فرزانہ ایک دوسرے کو ناجانے کونسے دکھڑے سنار ہی تھیں

انھی سے کچھ دور لان کے دوسری طرف بنے ہوم تھیٹر میں جزیل، حیان اور عافیہ بیٹھے ہو رہے تھے ڈراؤنی موویز سے تو ویسے ہی حیان کی جان جاتی تھی مگر خود کو مضبوط ظاہر کرنے کے لیے حیان ان کے ساتھ بیٹھا بمشکل آنکھیں کھول کر ہلکی ہلکی جھلک دیکھ رہا تھا

حیان کو آنکھیں بند کرتے دیکھ کر عافیہ۔ کو جزیل نے اشارہ کیا تھا وہ اس کا اشارہ سمجھتی مسکراتی ہوئی دھیرے سے حیان کی نظروں سے بچ کر اٹھی تھی اس نے بیک سیٹ پر پڑا جزیل کا خریدہ اوڈراؤنا ماسک اپنے چہرے پر چڑھایا تھا وہ بے قدموں آہستہ آہستہ چلتی حیان کے پیچھے کھڑی ہو گئی تھی

حیان جو ہلکی سی لٹے قدموں چلتی ڈراؤنی سی چڑیل کو دیکھتا آنکھیں میچ کر بیٹھا ہوا تھا عافیہ کے کندھا ہلانے پر اس نے چیخ مارتے پیچھے دیکھا تھا عافیہ کا ڈراؤنا چہرہ دیکھ کر وہ کو د کر چیئر سے نیچے گرا تھا

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

اسے ایسے ڈرتے دیکھ جزیل پیٹ پکڑ کر ہنسنے لگا تھا عافیہ نے جب ہنستے ہوئے اپنا ماسک اتارا تو حیان کا دل جو خوف سے باہر آنے لگا تھا وہ ایک دم رک کر پھر سے زوروں سے دھڑکنے لگا تھا اس نے چڑیلوں کی طرح ہنستی عافیہ اور جزیل دی سڑے کریلے کو گھورا تھا

جزیل نے اب تھیٹر کی لائٹ اون کر دی تھی لیکن اس کی اور عافیہ کی ہنسی ابھی تک جاری تھی تم دونوں کینے اور کمینی اللہ پوچھے تم دونوں سے رات کو ایسی ہی بری بری گندی شکلوں والی چڑیلوں سے تم دونوں کا سامنا ہو۔۔۔ تم دونوں کو میں اپنی اچھی اولاد سمجھتا تھا مگر تم دونوں گندی اولاد ہو جس کا نہ کوئی مزا ہے نہ سواد بے غیرتوں۔۔۔ اپنے دل کی بھر اس نکالتا وہ ایمو شنل ہو رہا تھا چل چل چپ ہو جا اب روندو ڈرپوک۔۔۔ جزیل ہاتھ کے اشارے سے اسے پچکارتا بولا تھا جس وہ مزید تپ چکا تھا۔۔۔

عافیہ جزیل کی بات پر پھر سے ہنسنے لگی تھی۔۔۔

تم دونوں سے میں اس کا بدلہ ضرور لوں گا۔۔۔ وہ منہ بگاڑ کر اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرتا بولا تھا عافیہ اور جزیل دونوں نے ہی اس کی بات ہو امیں اڑادی تھی تھوڑی دیر بعد جزیل عافیہ کو اس کے گھر چھوڑنے چلا گیا تھا وہ واپس آ رہا تھا جب اس کا دل عافیہ سے ملنے کا کیا وہ اپنے دل کی حالت سے اچھے سے واقف تھا وہ عافیہ کو پسند کرتا تھا لیکن وہ یہ بات کسی کو نہیں بتانے والا تھا اپنے دل کو ڈپٹا وہ واپس اپنے گھر آ گیا تھا

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

باسل لاسٹ پر جا کر جب اپنی جگہ پر بیٹھنے لگا تھا تو اسی وقت اجالا بھی اس کے ساتھ والی سیٹ پر آکر بیٹھ گئی تھی وہ جان بوجھ کر ہنس کر ہنس کر باسل سے باتیں کر رہی تھی جو اسے سخت ناگوار گزر رہی تھی باسل کچھ نہیں بول رہا تھا بس اجالا خود ہی بول کر خود ہی ہنس رہی تھی

انفال لیٹ کلاس میں داخل ہوئی تھی جب اس کے کانوں میں اجالا کی خوفناک ہنسی کی آواز پڑی وہ اونچا اونچا ہنستی تھی جس سے انفال کو سخت چڑ تھی اب بھی وہ انفال کو دیکھتی ہی مزید اونچا ہنسنے لگی تھی بیچارے باسل کے کانوں میں درد ہونے لگا تھا

انفال کی جب نگاہ اجالا کے باسل کے ساتھ بیٹھنے پر پڑی تو اس کی آنکھوں سے شعلے نکلنے لگے تھے غصے سے اس نے اپنی مٹھیاں بھیجنے لگی تھیں

وہ جانتی تھی اجالا اس کا ریکشن دیکھنا چاہتی ہے مگر وہ خود کا تماشا نہیں بنانا چاہتی تھی تبھی چپ چاپ اپنی جگہ پر بیٹھ گئی تھی

شٹ یور موٹھ۔۔۔ یور لافٹر آر اناؤنگ می (اپنا منہ بند کرو۔۔۔ تمہاری ہنسی مجھے غصہ دلا رہی ہے)۔۔۔ باسل دبا دبا سا ہلکی آواز میں اسے سخت نظروں سے گھور رہا تھا

اجالا نے اس کا غصہ دیکھتے فوراً گھبرا کر اپنا منہ بند کر لیا تھا اس کے خاموش ہونے پر باسل نے اللہ کا شکر ادا کیا تھا

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

تیری میری میری تیری ٹھکر کہانی ہے مشکل دو لفظوں میں جو بیاں نہ ہو پائے۔۔۔ حیان کے طنزیہ گانے پر وہ
شرمندہ ہی ہو گیا تھا

حیان۔۔۔ جزیل نے ٹوکنا چاہا تھا جب حیان دوبارہ گانا شروع ہوا تھا
کچی ٹھکریوں میں مینو تو باندھ لے پکی ٹھکریوں میں آندے نہ فاصلے۔۔۔ کراں گے نال نال بے
کے آنکھ نال آنکھ ملا کے ٹھکر دی گلاں۔۔۔ حیان نے آج جزیل کی ٹانگ کھینچنے کا پکارا دہ کیا ہوا تھا بچارے کی
غلطی یہ تھی کہ اس نے صبح نظر بھر کر عانیہ کو دیکھ لیا تھا
جینے لگا ہوں پہلے سے زیادہ پہلے سے زیادہ ٹھکر کرنے لگا ہوں۔۔۔ حیان اپنی ہنسی دباتا گنگنا رہا تھا آواز میں تو اس
کے ایسے سُر تھے کہ پاس بیٹھا جزیل کانوں پر ہاتھ رکھ رہا تھا
تم سا پہلے ٹھکر کی دیکھا نہیں۔۔۔ تم اس سے پہلے تھے جانے کہاں۔۔۔ گانے کے آخر اس نے خاصا لمبا سُر لگایا تھا
میری ٹھکر کی کمر تم نے پہلی ٹھکر جب ٹھکر سے ملائی صحیح ٹھکر آگیا۔۔۔
یہ دیکھ بھائی میرے جڑے ہاتھ معاف کر دے میری توبہ جو آئندہ میں کسی لڑکی کی طرف نظر بھی اٹھاؤں۔۔۔
جزیل نے اس کے سامنے ہاتھ جوڑ دیے تھے مگر اس کی بات کو انور کرتے حیان نے اگلا گانا گنگنا شروع کیا تھا
نہ وہ آنکھیں ٹھکر کی کہیں۔۔۔ نہ وہ چہرہ ٹھکر کی کہیں۔۔۔ ٹھکر گھمیا تھارے جیسا نہ کوئی۔۔۔ ٹھکر گھمایا
تھارے جیسا نہ کوئی۔۔۔

حیان خدا کا واسطہ بس کریار۔۔۔ جزیل بس غصے سے پھٹنے ہی والا تھا

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

وہ دیکھ عانیہ گزر رہی ہے۔۔۔ حیان کی بات پر جزیل نے فوراً گردن گھمائی تھی جہاں سے عانیہ عافیہ کے ساتھ گزر رہی تھی

ٹھہرک سے کریں گے سب کا سواگت۔۔۔ عانیہ اور عافیہ ان کو دیکھ کر رکی تھیں اور ان کی طرف نے لگی تھیں جب حیان شرارتی مسکراہٹ سے جزیل کے کان کے قریب بولا تھا

ٹھہرک و نڈارے مورا ٹھہرکن ٹھہرکی سے ملن آؤ۔۔۔ حیان عانیہ کے قریب آنے سے پہلے گنگنایا تھا جزیل نے اسے گھور کر دیکھا تھا عانیہ کے قریب آتے ہی حیان معصوم بن کر جزیل کو شرارتی مسکراہٹ سے دیکھتا چپ ہو گیا تھا

تم دونوں بے وقوفوں کو ہم سارے کالج میں ڈھونڈ رہے تھے اور تم دونوں یہاں چھپے مرے بیٹھے ہو۔۔۔ عافیہ ان کو کافی دیر سے ڈھونڈ رہی تھی تبھی ان کے ملنے پر وہ غصے میں بولی تھی ہاں تم لوگوں کی وجہ سے میرے پاؤں بھی درد کرنے لگے ہیں۔۔۔ عانیہ نے جزیل کو گھورتے کہا جو پہلے ہی حیان کی وجہ سے عانیہ سے نظریں چرا رہا تھا

اوائے موٹی چڑیل اور پھٹے سپیکر پہلے تم دونوں اپنا منہ بند کرو اور موبائل نکال کر دیکھو جہاں میں نے تم دونوں کو میسج کر کے یہاں کا بتایا تھا۔۔۔ حیان نے دونوں کو گھورا تھا

عانیہ اور عافیہ نے ایک دوسرے کو حیرت سے دیکھتے بیگ میں سے اپنے موبائل نکالے تھے جہاں واقعی حیان کا میسج موجود تھا وہ دونوں ہی اپنی بے وقوفی پر شرمندہ سی مسکرا دی تھیں

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

تم دونوں ہمیں کیوں ڈھونڈ رہے تھے ہم کون سانچے تھے جو گم گئے تھے اور تم دونوں ہمارے مئی ڈیڈی بن کر ہمیں ڈھونڈ رہے تھے ویسے تم دونوں کی عقل کو بھی سلامی ہے۔۔۔ جزیل اپنا سرفسوس سے ہلاتا بولا تھا حیان اس کی بات پر ہنسنے لگا تھا

ان کے دماغوں میں گوبر بھر ایے جزیل۔۔۔۔۔ حیان ہنستا ہوا بولا تھا عافیہ نے اچانک اس کی کمر میں دھموکہ جڑا تھا جس سے وہ پل میں سیدھا ہوا تھا

اللہ اللہ چڑیل تمہارا ہاتھ ہے یا ہتھوڑا۔۔۔ اپنی کمر پکڑتے وہ ڈرامائی انداز میں چیخا تھا ہتھوڑا ہی سمجھوز کوٹا جن ایک سیکنڈ میں اپنے اس گوبر بھرے دماغ سے تمہاری چٹنی بنا سکتی ہوں۔۔۔ عافیہ نے ہاتھ نچانچا کر کہا تھا عافیہ اور جزیل ان دونوں کو لڑتا دیکھ کر مسکرا رہے تھے ان کی باتوں سے لطف اندوز ہوتی عافیہ کی نگاہ جزیل سے ٹکرائی تھی جس نے بنا کچھ سوچے سمجھے اسے نکھ ماری تھی وہ پل میں گھبراتی اپنی نظریں پھیر گئی تھی لیکن جزیل کا قہقہہ سن کر وہ گلابی گلابی ہو گئی تھی چلو شکر ہے تم نے مان تو لیا تمہارے دماغ میں گوبریے چڑیل۔۔۔۔۔ حیان نے دانت نکالتے کہا تھا عافیہ کا دل اس کے دانت توڑنے کو کیا تھا

شٹ اپ۔۔۔ عافیہ نے ہمیں رات کو اپنے گھر ڈنر پر انوائٹ کیا ہے اس لیے آج ہم عافیہ کے گھر مل کر پارٹی کریں گے۔۔۔ عافیہ خوشی سے چمکتی انھیں بتا رہی تھی

حیان اور جزیل دونوں نے عافیہ کی طرف دیکھا تھا جس پر اس نے فوراً اپنا سر ہلا کر عافیہ کی بات کی تصدیق کی تھی

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

یاہو۔۔۔! اب مزہ آئے گا۔۔۔ حیان چیخ کر بولا تھا

اپنا سپیکر کم کرو۔۔ اس کے سر پر تھپڑ جڑتے عافیہ نے اسے ڈپٹا تھا مگر وہ اسے زبان دکھاتا اب اونچی اونچی آواز میں
عانہ اور جزیل سے باتیں کر رہا تھا

عانہ کو اچانک ہی تھکاوٹ محسوس ہونے لگی تھی مگر وہ گھر جا کر کچھ دیر سونے کا سوچ کر ان کے ساتھ باتوں میں ہی
لگی رہی تھی

آج اسے چھٹی تھی تبھی وہ خاموشی سے اپنے کمرے میں گھسا پڑھائی کرنے میں مصروف تھا کشمالہ اپنی ہمسائی کے
گھر گئی تھی تبھی گھر میں پر سکون سی خاموشی تھی ورنہ وہ کہاں باسل بیچارے کو سکون سے بیٹھنے دیتی تھی
کتاب پر جھکا وہ کوئی سوال حل کر رہا تھا جب اس کے موبائل پر واٹس ایپشن ہوئی تھی
ہیلو آئی ایم انفال کیا تم بزی ہو؟؟ اپنے موبائل پر انفال کا میسج پر کر اس نے منہ بگاڑا تھا
یس آئی ایم بزی (ہاں میں مصروف ہوں) سیدھا جواب لکھتے اس نے میسج سینڈ کر دیا تھا
تھوڑی ہی دیر بعد اس کے موبائل کی سکرین دوبارہ چمکی تھی
سوری (ساتھ ہی ایک سیڈ ایموجی سینڈ کیا گیا تھا)۔۔۔

یہ پاگل واگل تو نہیں ہو گئی جو مجھے دوسری بار سوری بول رہی ہے۔۔۔ خود سے بات کرتے اس کے چہرے پر ہلکی
سی مسکراہٹ نے احاطہ کیا ہوا تھا

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

تم مجھے تنگ کر رہی ہو؟۔۔۔ اس نے تیزی سے ٹائپ کرتے انفال کو میسج سینڈ کیا تھا اب وہ غیر ارادی طور پر بیٹھا
انفال کے ریپلائے کا انتظار کر رہا تھا

ہاں۔۔۔ جواب کے ساتھ ہی زبان والا ایمو جی بھیجا گیا تھا باسل کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی

افف یہ لڑکی۔۔۔ منہ میں بڑبڑاتے اس نے ایک غصے والا ایمو جی اب کی بار سینڈ کیا تھا

اگر کام کی بات کرنی ہے تو کر لو ورنہ مجھے پڑھنے دو۔۔۔ میسج سینڈ کر تا اب وہ بے صبری سے انفال کے ریپلائے کا
انتظار کر رہا تھا

اوہ تم پڑھ لو بعد میں تم سے بات کروں گی بائے بائے۔۔۔ انفال کا میسج پڑھ کر اس نے ایک سانس خارج کرتے
موبائل سائیڈ پر رکھ دیا تھا

دوسری طرف بیٹھی انفال اپنا میسج بھیجنے کے بعد بیڈ پر لیٹی ہنس رہی تھی

بے وقوف انسان سمجھ رہا ہو گا میں اس کی غلام ہوں۔۔۔

تم جیسے دو ٹکے انسانوں کے ساتھ بات کرتے ہوئے بھی مجھے نفرت محسوس ہوتی ہے۔۔۔ تصور میں اس سے
باتیں کرتی وہ استہزایہ ہنسی تھی

READERS CHOICE

عافیہ، جزیل اور حیان تینوں تیار ہو کر اس وقت عافیہ کے گھر جا رہے تھے پورے راستے وہ تینوں ایک دوسرے کی
ٹانگ کھینچتے آئے تھے ابھی وہ لوگ راستے میں تھے جب جزیل نے عافیہ کو تنگ کیا تھا

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

عافیہ تم اس ڈریس میں بالکل پریوں جیسی۔۔۔ نہیں لگ رہی بلکہ اس نیلی ڈریس میں تم نیلی چڑیل لگ رہی ہو۔۔۔ اس کے بات روک کر کرنے پر پہلے جہاں عافیہ خوش ہو گئی تھی وہاں اس کی آخری بات سن کر اس نے گھور کر جزیل کو دیکھا تھا

چیچ۔۔۔ تمہیں شرم کرنی چاہیے تم نے بیچاری عافیہ کو غلط کہا ہے وہ نیلی چڑیل نہیں وہ موٹی نیلی چڑیل لگ رہی ہے۔۔۔ عافیہ جو حیان کی بات بغور سنتی اس کے منہ سے اپنے لیے تعریف کی منتظر تھی وہ یہ الفاظ سن کر جل بھن ہی گئی تھی تبھی آگے بڑھتے اس نے فرنٹ سیٹ پر بیٹھے حیان کا گلا پیچھے سے پکڑ کر دبایا تھا اوئے موٹی چڑیل۔۔۔ چھوڑ دے مجھے اب کیا اپنے چھوٹے موٹے ہاتھوں سے مجھے مارنے کا ارادہ ہے اگر تو نے مجھے مار دیا تو یاد رکھنا ساری زندگی جیل میں چکی پیسوگی اور وہاں کی جابر عورتوں سے مکے کھاؤ گی۔۔۔ حیان ڈرامائی انداز میں اس کو آگے کے بارے میں بتا رہا تھا عافیہ اس کا کھینچا ہوا نقشہ سوچ کر جھرجھری لیتی جھٹ سے اپنی سیٹ پر بیٹھ گئی تھی۔۔۔

تم دونوں مان کر تاشلو اوروں میں گدھے لگ رہے ہوں جن کو پہلی دفعہ کچھ ڈھنگ کا پہنا دیا ہو بال تم دونوں کے گھونسلے کی طرح بکھرے پڑے ہیں تم دونوں کے منہ سے گندی سمیل آرہی ہے۔۔۔۔۔ تم دونوں ہو ہی جاہل بد تمیز گدھے بندر۔۔۔ منہ بگاڑتے اس نے اپنے دل کی بھڑاس نکالی تھی مگر ڈھیٹ بنے وہ دونوں اس کی باتوں پر ہنس رہے تھے

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

اللہ پوچھے تم دونوں کو کالے چوزوں۔۔۔۔۔ ان دونوں کے کالے سوٹ دیکھتے وہ بولی تھی اب کی بار حیان اور جزیل دونوں کی ہنسی کو بریک لگی تھی

تم نیلی موٹی چڑیل اپنی بکو اس بند کر کے بیٹھ جاؤ ہم پہنچ گئے ہیں اور خبردار جو آنٹی کے سامنے تم نے اپنی یہ لمبی زبان باہر نکالی۔۔۔ حیان نے عانیہ کے گھر کے سامنے جزیل کے گاڑی روکنے پر فوراً عافیہ کو ڈپٹا تھا جس پر وہ منہ پھولا کر رہ گئی تھی

تینوں اپنے اپنے چہروں پر معصومیت سجائے باہر نکلے تھے خود پر ایک نظر ڈالتے وہ لوگ آگے بڑھے تھے عافیہ ان سے آگے تھی جس نے پہلے دروازہ ناک کیا تھا تھوڑی ہی دیر بعد بھاگتی ہوئی عانیہ دروازہ کھولنے آئی تھی ہیلو گائز آ جاؤ اندر۔۔۔ دروازہ کھولتے ہی عانیہ سب کو مسکراہٹ پاس کرتی انھیں اندر آنے کا راستہ دے چکی تھی عافیہ نے اسے گلے لگایا تھا اور آگے بڑھ گئی تھی حیان بھی اسے مسکراہٹ پاس کرتا آگے بڑھ گیا تھا

اچھی لگ رہی ہو پھٹے سپیکر۔۔۔۔۔ شرارت سے اس کی تعریف کرتے جزیل نے اسے آنکھ ماری تھی عانیہ نے ہنستے ہوئے اپنا سر دائیں بائیں ہلایا تھا جبکہ اس کے گالوں پر ہلکی ہلکی سرخی دکھائی دے رہی تھی وہ تینوں بلقیس بیگم سے اور عبد اللہ صاحب سے ملتے اب شرافت سے بیٹھے باتیں کر رہے تھے عانیہ تو ان کو سیریس بیٹھا دیکھ کر ہی حیران پریشان تھی عشا کی اذان ہوتے ہی بلقیس بیگم اپنے کمرے میں نماز ادا کرنے چلی گئی تھی عبد اللہ صاحب بھی مسجد روانہ ہو گئے تھے

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

اب صرف وہ چار لوگ ہی وہاں موجود تھے عانیہ ان کے لیے عافیہ کی مدد سے ٹیبل پر کھانا لگا رہی تھی بلقیس بیگم اور عبد اللہ صاحب پہلے ہی کھانا کھا لیتے تھے اس وجہ سے اب وہ چاروں ہی ڈائننگ ٹیبل پر موجود تھے ایک بات بتاؤ۔۔۔

آپ چار باتیں بتائیں محترمہ۔۔ اس کی بات کاٹے جزیل مسکراتے ہوئے بول رہا تھا عانیہ اس کی بات پر کھل کر ہنسی تھی

شٹ اپ۔۔۔۔ حیان اور عافیہ دونوں دانت نکالتے جزیل کو بولے تھے جس نے ان کی باتوں کا کوئی اثر نہیں لیا تھا یہ آج تم لوگ اتنی شرافت کا مظاہرہ کیوں کر رہے تھے۔۔۔۔۔ کرسی پر بیٹھتے اس نے حیرت سے پوچھا تھا یار ہم شریف بچے ہیں اب ہم سے شرافت نہیں ٹپکے گی تو کیا گندہ پانی ٹپکے گا۔۔۔۔۔ حیان منہ بگاڑ کر بولا تھا شٹ اپ۔۔۔۔۔ اس کی آخری بات پر تینوں یکجا بولے تھے

بس یہ ایک ہی لفظ تم لوگوں کو آتا ہے "شٹ اپ" لڑکیوں کی طرح آواز نکالتے حیان نے ان کی نقل اتاری تھی اور ساتھ ہی اپنی پلیٹ بریانی سے بھرنے لگا تھا

اوائے شودے انسان بس کر۔۔۔۔۔ اس کو پلیٹ بھرتے دیکھ کر جزیل اس کے کان میں دھیرے سے بولا تھا ایک تو کھانے کے وقت تو میرے کانوں میں کھسر پھسرنہ کیا کر اور چپ چاپ اپنا کھانا کھا۔۔ حیان نے جزیل کو جھاڑ پلا دی تھی

مگر جزیل تو جزیل تھا اس نے تیزی سے پیچھے سے حیان کی گردن پکڑی تھی

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

اب بول کیا بولا ہے تو کمینے انسان۔۔۔

اویں چھوڑ میری گردن ایک تو اور یہ موٹی دونوں نے میری گردن مڑوڑ دینی ہے کسی دن۔۔۔۔۔ حیان نے دھائی دی تھی

عافیہ اور عافیہ ان کی شرارتوں سے لطف اندوز ہو رہے تھے مگر حیان کے منہ سے اپنی بے عزتی سن کر عافیہ نے اپنے دانت کچکچائے تھے

کالے زکوٹا جن چپ چاپ منہ بند کر کے کھانا کھاؤ۔۔۔۔۔ ورنہ یہ تمہارے کالے پیلے نیلے سارے دانت توڑ دوں گی۔۔۔ منہ میں بریانی کا چچ بھر کر ٹھونسے عافیہ بولی تھی

اچھا سوری یاروں اب مجھے چھوڑ دو پیارے دی سڑے کر لے جزیل۔۔۔۔۔ حیان کی منتیں سنتے جزیل نے اس کے سر پر تھپڑ جڑتے اسے چھوڑا تھا

اف تم تینوں خاموش زیادہ اچھے لگتے ہو۔۔۔۔۔ عافیہ مسکرا کر بولی تھی

نہ بابا ہم تینوں بچپن سے شرارتوں کے شیطان ہیں اس لیے ہم چپ بالکل نہیں رہ سکتے۔۔۔۔۔ جزیل ہنستے ہوئے بولا تھا

اچھا اچھا اسے پتا چل گیا ہے اب منہ بند کر کے تم لوگ کھانا کھاؤ اور مجھے بھی اس ٹیسٹی بریانی کا ذائقہ چکھنے دو۔۔۔۔۔ عافیہ کی بات سن کر وہ دونوں ہی خاموش ہو گئے تھے

پر سکون ماحول میں کھانا کھاتے وہ لوگ تھوڑی دیر بعد اپنے گھر روانہ ہو گئے تھے

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

ان سب کے جانے کے بعد عانیہ جو برتن سمیٹ رہی تھی اس کو دوبارہ شدید تھکن ہونے لگی تھی وہ تھوڑی دیر آرام کرنے کے لیے بیٹھی تھی جب بلقیس بیگم کمرے سے باہر نکلی تھیں عانیہ بچے کیا ہوا ہے طبیعت ٹھیک ہے تمھاری؟ بلقیس بیگم نے اس کے منہ پر شفقت سے ہاتھ پھیرتے پوچھا تھا نانوتھکاوٹ محسوس ہو رہی تھی اسی لکے تھوڑی دیر بیٹھی تھی بس برے ن سمیٹنے لگی ہوں۔۔۔ وہ آنکھیں کھول کر بیٹھتی بولی تھی

نہ میرے بچے جاؤ جا کر آرام کرو میں باقی کام دیکھ لیتی ہوں۔۔۔ بلقیس بیگم نے اس کے منہ پر آیت الکرسی پڑھ کر پھونک ماری تھی عانیہ نے اعتراض کرنا چاہا تھا مگر اس کی طبیعت نے اجازت نہیں دی تھی تبھی وہ خاموشی سے جا کر لیٹ گئی تھی۔۔۔۔

*****|

رات کے گیارہ بجے بیڈ پر لیٹی انفال کو نیند نہیں آرہی تھی تبھی اس نے اپنا موبائل اٹھایا تھا اور باسل کو میسج کیا تھا سو گئے ہو؟؟۔۔۔

دوسری طرف باسل جو سونے لگا تھا میسج دیکھتے ہی اس نے کھولا تھا انفال کا میسج پڑھ کر اس نے پہلے انور کرنے کا سوچا تھا لین پھر جھٹ سے اس نے میسج ٹائپ کر کے انفال کو سینڈ کیا تھا ہاں سو گیا ہوں اس وقت میری روح تم سے بات کر رہی ہے۔۔۔ میسج سینڈ کرتے اب وہ اس کے جواب کا انتظار کر رہا تھا

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

انفال باسل کا میسج پڑھ کر بے اختیار مسکرائی تھی

باسل کی روح کیا کل تم فارغ ہو؟؟ اپنا نچلا لب ہو نوٹوں تلے دبا کر اس نے ہلکی سی مسکراہٹ سے پوچھا تھا

کالج کے فوراً بعد ایک دو گھنٹے کے لیے فری ہوں۔۔۔ کچھ سوچتے باسل نے اسے جواب بھیجا تھا

کیا کل تم مجھے فزکس کے نمریکلز کروادو گے؟؟ انفال نے سوچ کر میسج ٹائپ کرتے پوچھا تھا

اوکے کروادوں گا لیکن ٹائم پر لا سیریری آجانا۔۔۔ باسل نے اسے میسج میں جواب دیا تھا

اوکے جی اور کیا کر رہے تھے؟ اس کا جواب سنتے من ہی من میں خوش ہوتے اس نے مزید پوچھا تھا

سونے لگا ہوں اب میسج نہ کرنا اور تم بھی سو جاؤ اب۔۔۔ باسل میسج سینڈ کرنے کے بعد اب اس کے ریپلائے کا

انتظار کر رہا تھا

گڈنائٹ۔۔۔۔۔ انفال نے اسے میسج کیا تھا جسے پڑھ کر اس نے سیم ٹویو کا میسج کرتے موبائل بند کرتے ایک سائیڈ پر

رکھ دیا تھا

پیار لفظوں میں کہاں

دلوں کی ہوتی ہے زبان

وہ جانتے ہی نہیں اسے

ہوتی ہے نظروں سے بیاں

Page 67 of 343

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

زرا زرا سی آگ ہے

یوں اپنے دل کو تھام لے

تو روکتا ہے کیوں بھلا

شرارتیں ہے عشق کی

کسی کسی نصیب کی

تو ٹوکتا ہے کیوں بھلا

رات کو جہاں سب سوئے ہوئے تھے وہاں ہی اپنے گھر کی چھٹ پر گٹار لیے عمر صاحب سے چھپ کر حیان گانا گارہا تھا

گانا گانا اس کا شوق تھا وہ آگے ایک سنگر ہی بننا چاہتا تھا مگر عمر صاحب اس کے سخت خلاف تھے تبھی وہ اس کے ہر بار گٹار لینے پر توڑ دیتے تھے یہ گٹار جزیل کا تھا جو اس نے سب سے چھپا کر صرف حیان کے لیے لیا تھا حیان اس گٹار کو چھپا چھپا کر اور سنبھال کر رکھتا تھا

جزیل بھی اس کے قریب بیٹھا اسے گاتے ہوئے سن کر مسکرا رہا تھا وہ اسے پوری طرح سپورٹ کرتا تھا یار کل ایک گانے کے لیے انٹرویو ہونا ہے میں وہاں ایپلائے کرنا چاہتا ہوں کیا تو میرے ساتھ چلے گا؟؟ حیان نے امید سے جزیل سے پوچھا تھا

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

بالکل بڑی۔۔۔ میں ضرور تمہارے ساتھ جاؤں گا۔۔۔ ٹینشن زیادہ مت لو اگر قسمت میں ہو اتو تمہیں چانس مل جائے گا۔۔۔ جزیل نے اسے گلے لگاتے کہا تھا وہ بھی اس کے حوصلہ دینے پر کچھ سکون محسوس کر رہا تھا ورنہ کل کے انٹرویو کا سوچ کر اسے گھبراہٹ ہو رہی تھی وہ گانے سے نہیں ڈر رہا تھا بلکہ عمر صاحب سے پکڑے جا بے پر ڈر رہا تھا

حیان کورالی دیتا جزیل کچھ دیر اسے پریکٹس کروا کر سونے کے لیے بھیجتا خود بھی اپنے کمرے میں چلا گیا تھا بیڈ پر پیٹ کر آنکھیں بند کرتے ہی ایک پری کا چہرہ چھن سے اس کی آنکھوں کے پردے پر لہرایا تھا عانیہ۔۔۔ وہ اس کا نام محبت سے پکارتا کھل اٹھا تھا یہ نام اب اس کی دھڑکنیں بڑھانے لگا تھا وہ بہت جلد اپنی پسند کا اظہار اب عانیہ سے کرنے والا تھا۔۔۔

آج جزیل اور حیان کالج نہیں آئے تھے تبھی عانیہ اور عافیہ بوری ادھر ادھر گھوم پھر رہی تھیں جب اچانک چلتے ہوئے شدید درد کی لہر عانیہ کے سر میں اٹھی تھی

عانیہ۔۔۔؟ عانیہ کیا ہوا؟۔۔۔ اسے اپنا سر پکڑتے دیکھ عافیہ نے اسے کندھے سے بے ساختہ تھاما تھا

یار پتا نہیں کیا ہو رہا ہے کافی دنوں سے سر میں درد رہتا ہے۔۔۔ وہ خود کو سنبھالتے بمشکل بولی تھی

تم ڈاکٹر کے پاس گئی تھی؟۔۔۔ اسے ایک طرف پیچ پر بیٹھاتے عافیہ نے پریشانی سے پوچھا تھا

نہیں۔۔۔ اس نے اپنی کن پٹیاں سہلاتے جواب دیا تھا

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

تم اتنی لاپرواہ کیسے ہو سکتی ہو؟ اتنے دنوں سے طبیعت خراب ہے اور تم ڈاکٹر کے پاس نہیں جا رہی۔۔۔ اسے ڈپٹے عافیہ نے خشمگنی نگاہوں سے اسے گھورا تھا

اچھا آج چلی جاؤں گی۔۔۔ عافیہ کو پرسکون کرنے کے لیے عافیہ نے تیزی سے بات ختم کر دی تھی۔۔۔ ایک تو یہ دونوں بدتمیز ہم سے کچھ چھپا رہے ہیں عافیہ ورنہ آج بلاوجہ چھٹی کرنا کچھ سمجھ نہیں آ رہا۔۔۔ مجھے دال میں کچھ کالا لگ رہا ہے۔۔۔ عافیہ نے جزیل اور حیان کے بارے میں سوچتے کہا ہمم۔۔۔ مجھے بھی ایسا لگ رہا ہے وہ ہم سے کچھ چھپا رہے ہیں۔۔۔ عافیہ نے بھی اس کی ہامی بھری تھی چھڑوں ان دونوں کمینوں کو ان سے کل پوچھیں گے آج کچھ کھانے چلتے ہیں۔۔۔ اس کا ہاتھ پکڑتی عافیہ اسے اپنے ساتھ گھسیٹ کر لے گئی تھی۔۔۔۔۔

یہ دل تم کو کیوں اتنا چاہے
یاد میں بس ہے تو بھول نہ پائے
زندگی تجھ سے ہی تجھ پہ مٹ جائے

مجھ کو اپنا بنا چھپا۔۔۔۔۔ مجھے۔۔۔۔۔

صبح اور شام میں تو یاد آئے

تیری یہ یادیں مجھ کو کتنا ستائیں

Page 70 of 343

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

ایسا نہ ہو کہ یہ لمحے گزر جائیں

منزل ہے تو میری پانا ہے تجھے

آنکھوں میں اشک کیوں چھپتے نہیں

دیکھو نہ مجھ کو یہ روکتے نہیں

دور نہ یوں خود کو مجھ سے کرو تم

سانسیں میری یہ رک سی رہیں

سٹوڈیو میں بیٹھا حیان اپنی آواز کا جادو جگا رہا تھا ججز اس سے کافی متاثر نظر آرہے تھے۔۔۔۔۔ جزیل اسے دیکھ کر ہلکے

سے مسکرا رہا تھا اس کے جگری دوست کا خواب تھا جس میں وہ اس کے ساتھ ہم قدم تھا

اپنا اوڈیشن دینے کے بعد ججز نے اسے بعد میں کال کرنے کا بول کرواپس بھیج دیا تھا

جزیل مجھے نہیں لگتا وہ مجھے سلیکٹ کریں گے۔۔۔۔۔ حیان نے مایوسی سے کہا تھا

تم فکر مت کرو وہ تمہیں ہی سلیکٹ کریں گے۔۔۔۔۔ تم جیسی آواز انہیں چراغ لے کر ڈھونڈنے سے بھی نہیں

ملے گی کیونکہ تم جیسا نمونہ اس دنیا میں ایک ہی ہے۔۔۔۔۔ حیان کا موڈ صحیح کرنے کے لیے جزیل بول رہا تھا جس

سے اس کا موڈ کافی بہتر ہوتا نظر آرہا تھا

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

باسل اپنے وعدے کے مطابق لائبریری میں کافی دیر سے بیٹھا انفال کا انتظار کر رہا تھا مگر انفال کے آنے کے کوئی چانس نظر نہ آتے دیکھ کر وہ غصے سے اپنی چیزیں بیگ میں ڈالتا اٹھ کر وہاں سے نکلا ہی تھا جب دائیں طرف سے تیزی سے آتی انفال زور سے اس سے ٹکرائی تھی وہ گر جاتی اگر بروقت باسل اس کو کمر سے نہ تھامتا۔۔۔

اس کو دیکھ کر انفال کو لگا تھا کہ ایک پل کو وقت رک سا گیا ہے وہ جان بوجھ کر باسل کو انتظار کروانے کے لیے باہر کھڑی تھی اس کو دروازے سے اٹھتا دیکھ کر وہ ناک کرتی تیزی سے ایسے آئی تھی جیسے اندر داخل ہو رہی ہو۔۔۔۔

آئندہ کے بعد مجھ سے مدد مانگنے کی کوشش بھی مت کرنا۔۔۔ باسل نے اسے جھٹکے سے کھڑا کرتے غصے سے دیکھا تھا

سوری باسل وہ دراصل میم نے مجھے بلایا تھا اس وجہ سے لیٹ ہو گئی میں۔۔۔۔ وہ اس کا ہاتھ بے ساختہ تھامتی معصومیت چہرے پر سجائے نرم لہجے میں بول رہی تھی

باسل نے ایک نظر اس کے معصوم چہرے کو دیکھا تھا پھر ایک گہرا سانس لیتے اسے اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتے وہ پچھلی طرف بنے گراؤنڈ میں آیا تھا پھر ایک درخت کے نیچے بیٹھتے اس نے انفال کو اپنے سامنے بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا

باسل بس مجھ سے مزید نہیں پڑھا جائے گا آؤ کیفے ٹریا چلتے ہیں۔۔۔ کافی دیر باسل سے سمجھنے کے بعد اب وہ اکتا چکی تھی تبھی جلدی سے کھڑی ہوتی وہ باسل سے بولی تھی

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

نہیں مجھے ضروری کام ہے تم جاؤ۔۔۔ اسے منع کرتے باسل اپنی چیزیں سمیٹ کر اٹھ گیا تھا۔۔۔۔۔
بالکل نہیں باسل تم میرے ساتھ چلو گے۔۔۔ اس کی بات کو انور کرتے انفال باسل کا بازو پکڑ کر اسے اپنے ساتھ
گھسیٹ کر لے گئی تھی وہ جو پہلے ہی محبت کا ترسا تھا اب انفال کے نرمی سے بلانے اور اچانک بدلاؤ پر پگھل سا گیا
تھا۔۔۔۔۔

دن ہفتوں اور پھر مہینوں میں کیسے بدل گئے پتا ہی نہیں چلا تھا ان سب کے فائنل پیپر نزدیک تھے حیان کو اسٹوڈیو
کی طرف سے کوئی کال نہیں آئی تھی اس وجہ سے وہ مایوس ہو گیا تھا دوسری طرف انفال اور باسل اب ایک ساتھ
ہی دکھائی دیتے تھے باسل انفال کی محبت میں گوڈے گوڈے ڈوب چکا تھا دوسری طرف انفال بھی اپنا پلان
کامیاب ہونے پر خوش باش تھی عانیہ آج کل کچھ پریشان پریشان سی رہتی تھی جبکہ عافیہ وہی لا پرواہ انداز میں من
موجی سی رہتی تھی جزیل اپنی سٹڈیز کے ساتھ آج کل اپنے باپ سے بزنس بھی سیکھ رہا تھا اس لیے اسے زیادہ وقت
اپنے دوستوں کے ساتھ گزارنے کا نہیں ملتا تھا

حیان شام کو گھر لوٹ کر واشروم میں فریش ہونے گیا تھا جب اس کے موبائل پر رنگ ہوئی عمر صاحب جو کمرے
میں حیان سے بات کرنے آئے تھے اس کا فون بجاتا دیکھ کر انھوں نے ایک نظر اناؤن نمبر پر ڈال کر کال اٹینڈ کی
تھی

دوسری جانب سے جو کہا گیا تھا اسے سن کر عمر صاحب کا غصہ سوانیزے پر پہنچ گیا تھا

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

ڈیڈ؟ حیان اپنے بال تولیے سے صاف باہر نکالتا تھا جب اپنا فون عمر صاحب کے ہاتھوں میں دیکھ کر اسے شدید حیرانی ہوئی تھی

عمر صاحب بنا کوئی جواب دیے غصے میں آگے بڑھے تھے اور اسے گھسیٹتے ہوئے کمرے سے باہر لے جانے لگے تھے حیان اس افتاد پر بوکھلا سا گیا تھا

ڈیڈ کیا ہوا ہے؟ آپ مجھے کہاں لے جا رہے ہیں؟؟ پریشانی میں ڈوبی آواز ان کے گھر میں داخل ہوتے جزیل اور عائشہ کے ساتھ ریحان کے کانوں میں پڑی تھی فرزانہ جو کیچن میں کام کروا رہی تھی وہ فوراً باہر نکلی تھی۔۔۔ تم سے کہا تھا نہ چھوڑ دو یہ ناہنجاروں کی طرح گانا۔۔۔ عمر صاحب کی گرجدار آواز سن کر حیان گھبرا گیا تھا ڈیڈ۔۔۔

شٹ اپ۔۔۔ کتنی بار کہا تھا میں نے کہ مجھے نہیں پسند تمہارا گانا گانا سمجھ نہیں آتی تمہیں ایک بار میں۔۔۔۔۔ غصے میں بولتے عمر صاحب حیان کو شعلہ بارنگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔۔۔

عمر کیا ہوا ہے؟ ریحان صاحب کی آواز سن کر عمران کی طرف پلٹے بغیر بولا تھا

میرا یہ نالائق مرثی بیٹا اوڈیشن دے کر آیا ہے اب مرثیوں کی طرح یہ بھی ناچا اور گایا کرے گا۔۔۔۔۔ عمر صاحب نفرت سے حیان کو دیکھ رہے تھے

ڈیڈ فور گوڈ سیک۔۔۔۔۔ میرا پیشن ہے سنگنگ مجھے نہیں بننا یہ بزنس مین۔۔۔۔۔ میری ایک ہی زندگی ہے اور میں اسے کھل کر جینا چاہتا ہوں۔۔۔ ان کی بات پر آج پہلی بار حیان کی آواز بھی بلند ہوئی تھی اس کی آنکھوں میں

پیار لفظوں میں کہاں ز نور را میثس

بغاوت دیکھتے عمر صاحب نے غصے میں آگے بڑھتے ایک زوردار تھپڑ حیان کے جڑا تھا سارے ہال میں موت سی خاموشی چھا گئی تھی

فرزانہ بے یقین نظروں سے عمر صاحب کو دیکھ رہی تھی اس کے قریب ہی کھڑی عائشہ اسے حوصلہ دے رہی تھی
جزیل بھی اس صورتحال پر پریشان ساریحان صاحب کے قریب کھڑا تھا حیان تو صدمے میں اپنے منہ پر ہاتھ
رکھے کھڑا تھا اسے اپنے باپ سے اس چیز کی بالکل امید نہ تھی

عمر۔۔۔ ریحان صاحب کی سخت آواز سن کر بھی عمر صاحب کا غصہ کم نہ ہوا تھا
نہیں بھائی یہ میرے اور حیان کے درمیان ہے آج کوئی نہیں بولے گا۔۔۔ عمر صاحب بھی غصے میں بولے تھے
غصے نے ان کے حواس سلب کر دیے تھے

آپ جو مرضی کر لیں اب تو میں سنگربن کر رہوں گا۔۔۔ حیان نے ضدی لہجے میں عمر صاحب کی آنکھوں میں دیکھتے کہا تھا

سنگر بننا ہے نہ تمہیں؟ مراثیوں کی طرح گانا ہے تمہیں پھر نکلو یہاں سے اس گھر میں کسی بھی گانے والے کی کوئی جگہ نہیں ہے۔۔۔۔۔ عمر صاحب سخت لہجے میں بولے تھے

عمر۔۔۔ فراز نے احتجاج انہیں پکارا تھا

ٹھیک ہے مجھے بھی اس گھر میں نہیں رہنا چاہوں میں آپ کے اس گھر کم قید خانے سے آپ کبھی مجھ سے مطمئن نہیں ہو سکتے۔۔۔۔ غصے میں بولتا حیاں گھر سے باہر کی طرف جانے لگا تھا

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

حیان۔۔۔ حیان پاگل ہو گئے ہو۔۔۔۔۔ رک جاؤ کہاں جا رہے ہو۔۔۔۔۔ فرزانہ اس کے پیچھے گئی تھی مگر وہ تب تک وہاں سے نکل گیا تھا ریحان صاحب کی طرف ایک نظر دیکھتے جزیل فوراً حیان کے پیچھے بھاگا تھا جانے دو فرزانہ دو دن گھر سے باہر گزارے گا تو عقل ٹھکانے آجائے گی۔۔۔ عمر صاحب بولتے اپنے کمرے میں چلے گئے تھے

فرزانہ تم روؤ مت حیان کی فکر تو بالکل مت کرو جب تک عمر کا غصہ ٹھنڈا نہیں ہو جاتا تب تک حیان ہمارے گھر رہے گا۔۔۔ ریحان صاحب نے دھیرے سے مسکراتے فرزانہ کے سر پر ہاتھ رکھا تھا ہاں فرزانہ ریحان بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں حیان اب ہمارے ساتھ رہے گا تمہیں ٹینشن لینے کی ضرورت نہیں۔۔۔ عائشہ نے آگے بڑھتے آنسو بہاتی فرزانہ کو گلے لگایا تھا جس پر وہ ان کی باتوں سے پرسکون ہو گئی تھی

باسل سے کچھ دنوں سے انفال سیدھے منہ بات تک نہیں کر رہی تھی اگر دل چاہتا تو اس کو ریپلائے دے دیتی تھی ورنہ اس کی میسجز کو انور کر دیتی تھی

باسل اپنی سٹڈیز پر بھی اب کم ہی توجہ دیتا تھا شمالہ سے ویسے ہی ڈانٹ اور مار کھاتا رہتا تھا مگر اب اپنا حولیہ قدرے سنوار کر رکھتا تھا

READERS CHOICE

باسل لیڈیز واشروم کے پچھلی طرف بنی دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا انفال کا انتظار کر رہا تھا وہ کلاس میں بھی اس کی بات نہیں سن رہی تھی تبھی اب وہ غصے میں کھڑا اس کا انتظار کر رہا تھا

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

انفال کے اس طرف آنے پر وہ اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر کھینچتا ہوا سامنے بنے روم میں لے گیا تھا روم میں داخل ہوتے ہی اسے دیوار کے ساتھ لگاتے اس نے اپنے غصے کو قابو کرتے اطمینان سے انفال سے پوچھا تھا مجھے اگنور کیوں کر رہی ہو؟؟

میرا دل تم جیسے چیپ انسان سے بھر گیا ہے تبھی بات نہیں کر رہی اور تم کیا سوچ رہے ہو محبت کرتی ہوں تم سے؟ ارے بے وقوف انسان تم جیسے دو ٹکے کے لوگ ہمارے جوتے صاف کرنے کے قابل ہوتے ہیں بلڈی سٹوپڈ گائے۔۔۔ اس سے خود کو چھڑواتے انفال اس کے منہ پر پھنکار رہی تھی اپنی شکل دیکھی یے؟ میں انفال ملک تم جیسے انسان سے محبت کروں گی ہا ہا ہا۔۔۔ تم جیسا بے وقوف واقعہ کوئی نہیں ہے۔۔۔ انفال نے اس کا مزاق اڑایا تھا اپنے سچت جذبات کا مزاق بنتے دیکھ کر باسل نے غصے میں اس کی گردن کو پکڑتے دیوار کے ساتھ زور سے انفال کو لگایا تھا

اسی اسی دو ٹکے انسان کے ساتھ تم نے ساری زندگی نہ گزاری تو میرا نام بھی باسل نہیں۔۔۔ گھٹیاں عورت۔۔۔ اس کے گلے پر گرفت مضبوط کرتے باسل غصے سے چیخا تھا وہ اس کے چہرے پر جھکا تھا اور اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر سرد لہجے میں بولا تھا

تم سے اپنے جوتے صاف نہ کروائے تو یاد رکھنا اپنا نام بدل دوں گا۔۔۔ اس کا جبراً دوسرے ہاتھ سے دبوچتے وہ اس کا مکروہ چہرہ دیکھتے اندر سے ٹوٹ سا گیا تھا

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

اسی وقت روم کا دروازہ کھولتے جزیل اندر آیا تھا باسل کو انفال کے اتنا قریب دیکھتے جزیل کا خون کھولا تھا بھائی مجھے اس جانور سے بچالیں۔۔۔۔۔ انفال نے جزیل کو دیکھتے فوراً آنسو بہانہ شروع کیے تھے جزیل نے آگے بڑھتے تیزی سے باسل کے منہ پر مکے جڑنا شروع کیے تھے دونوں ایک دوسرے کے ساتھ گھتم گھتا ہوئے پڑے تھے

تو کمینہ انسان تیری ہمت کیسے ہوئی انفال کو چھونے کی؟؟ اس کو مارتے جزیل چیخا تھا جزیل کے پیچھے ہی داخل ہوتے حیان نے تیزی سے آگے بڑھتے ان دونوں کو بمشکل ایک دوسرے سے الگ کیا تھا عافیہ اور عانیہ کا جزیل اور حیان باہر کھڑے ویٹ کر رہے تھے جب انھیں اس روم سے آوازیں سنائی دی تھیں اور اہ لوگ اندر آئے تھے

عافیہ اور عانیہ منظر پر پہنچ کر اب نقلی آنسو بہاتی انفال کو چپ کر وارہے تھے اسے میری نظروں کے سامنے سے لے جاؤ حیان اور پرنسپل کو بتا دو اس گند کے ڈھیر نے انفال کو ہیریس کیا ہے۔۔۔۔۔ جزیل باسل کو نفرت سے دیکھتا حیان سے بولا تھا جو زبردستی باسل کو باہر کھینچ کر لے جا رہا تھا جھٹکے سے خود کو چھڑواتے باسل نے ایک سرد نظر انفال پر ڈالی تھی اور وہاں سے چلا گیا تھا جزیل روتی ہوئی انفال کے پاس آیا تھا اور اسے زور سے خود میں بھینچ کر چپ کروانے لگا تھا عانیہ ان دونوں کو ایسے دیکھ کر لب بھینچ کر رہ گئی تھی اس وقت ایک فیصلہ تھا جو عانیہ نے کیا تھا

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

ایک ہفتے بعد :

جزیل پیپر ز سے پہلے عانیہ کو پرپوز کر کے اس کی رضامندی لے کر اس گھر رشتہ بھیجنا چاہتا تھا مگر دو دن پہلے وہ
ریحان صاحب کے زبردستی بزنس میٹنگ کے لیے دوسرے شہر آیا ہوا تھا
وہ آج واپس گھر لوٹا تھا جہاں ایک دل دہلا دینے والی خبر اس کی منتظر تھی وہ گھر میں داخل ہوا تھا جہاں عافیہ صوفے
پر حیان کے ساتھ بیٹھی آنسو بہا رہی تھی
اسلام علیکم! اس نے سلام کیا تھا جب اس کی نگاہ عافیہ پر پڑی تھی
اویں چڑیل رو کیوں رہی ہو؟؟ جزیل نے ہلکے پھلکے لہجے میں پوچھا تھا
جزیل۔۔۔ حیان کھڑا ہوا تھا اور اس کے قریب آتے اس کو کندھے پر ہاتھ رکھتے اس نے زور سے جزیل کو گلے لگایا
تھا
عانیہ اب نہیں رہی۔۔۔
کیا مطلب نہیں رہی؟ جزیل نے حیان کو خود سے دور کرتے نا سمجھی سے دیکھا تھا اس کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا
کسی انہونی کا سوچتے وہ نے چین سا ہو گیا تھا
جزیل عانیہ کی ڈیٹھ ہو گئی ہے کچھ دیر پہلے ان کے گھر سے فون آیا تھا۔۔۔ ریحان صاحب نے حیان کو کچھ نہ بولتے
دیکھ کر کہا تھا
آپ لوگ مزاق کر رہے ہیں؟۔۔۔ جزیل نے لڑکھڑاتے لہجے میں پوچھا تھا

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

جزیل اسے برین ٹیومر تھا لاسٹ اسٹیج تھی اس کی وہ کافی دیر سے ٹریمنٹ کروا رہی تھی آج اس کا آپریشن تھا جو کامیاب نہیں ہو، سکا۔۔۔۔۔ حیان سپاٹ سے لہجے میں بولا تھا

تو اور عافیہ یہ سب پہلے سے جانتے تھے؟ جزیل نے سر دلہجے میں پوچھا

ان کی خاموشی نے جزیل کو جواب دے دیا تھا جزیل نے بنا کچھ سوچے سمجھے آگے بڑھتے حیان کے منہ پر مکا مارا تھا وہ لڑکھڑا کر زمین پر گرا تھا

تم دونوں جانتے آج تھے نہ وہ میری محبت ہے ارے اس نے نہیں بتایا تو تم لوگ یک بار بتا دیتے مجھے ایک آخری بار میں اس سے مل لیتا۔۔۔۔۔ دفع ہو جاؤ تم دونوں آج کے بعد میرے کوئی دوست نہیں ہیں۔۔۔۔۔ جزیل نے دونوں پر ایک نگاہ ڈالی تھی

آپ سب لوگوں نے مجھے دھوکے میں رکھا۔۔۔ میں کسی کی شکل نہیں دیکھنا چاہتا نکل جائیں۔۔۔ وہ دھاڑا تھا اسے کسی طور سکون نہیں مل رہا تھا اس کی پہلی محبت مرچکی تھی اور وہ اس سے آخری بار مل بھی نہیں سکا تھا۔۔۔۔۔ وہ اپنے آنسو روکتا کمرے میں داخل ہوا تھا ہر چیز کمرے کی تھس نہس کرتے اس دن وہ کھل کر رویا تھا اپنی محبت کے کھو دینے پر، اپنے دوستوں کے دھوکے پر، ان کو کھو دینے پر اس دن وہ خوش رہنے والا جزیل بدل گیا تھا اس کا دل عافیہ کے ساتھ مر گیا تھا

READERS CHOICE

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

ان تینوں کی دوستی اس کے بعد ٹوٹ گئی تھی حیان ان کے گھر سے بھی چلا گیا تھا اس نے فائنل پیپر ز بس دیے تھے اس کے بعد وہ غائب ہو گیا تھا عافیہ بھی اپنے پیپر دینے کے بعد خود میں ہی کہیں گم ہو گئی تھی جزیل اب صرف سرد ہی رہتا تھا اس کے چہرے پر کوئی جذبات ظاہر نہیں ہوتے تھے ان چاروں کی بے مثال دوستی ایسی ٹوٹی کے سب لوگ بکھر کر رہ گئے تھے۔۔۔

باسل ہار گیا تھا قسمت سے زمانے سے شاید خود سے بھی اس لڑکی نے اسے ہر ادیا تھا اس کا خواب ختم کر دیا تھا اس کی زندگی تباہ کر دی تھی

وہ ایک چائے کے کھوکھے پر بیٹھا تھا جب اسے اپنے پیچھے بیٹھے کچھ لوگوں کی آوازیں سنائی دیں ہاں ان ایلگل فائیٹس کے لیے کوچ نیا کھلاڑی ڈھونڈ رہے ہیں بہت پیسہ ہے اس کام میں ایک فائیٹ کا ہی پینتیس سے چالیس لاکھ مل جاتا ہے۔۔۔ باسل کے کان کھڑے ہوئے تھے اس کی بات پر وہ فوراً پیچھے مڑا تھا میں ایلگل فائیٹس کرنا چاہتا ہوں کیا تم لوگ مجھے بتا سکتے ہو یہ کام کہاں ہوتا ہے؟؟ باسل نے اسی وقت ایک فیصلہ کیا تھا وہ امیر بنے گا اور اس لڑکی کو بربادی کر دے گا جس نے اس کو برباد کیا ہے وہ اپنی ہر تکلیف اور بے عزتی کا حساب اس لڑکی سے لے گا اس نے خود سے وعدہ کرتے پختہ لہجے میں پوچھا تھا ان لوگوں نے ایک نظر باسل پر ڈالی تھی جو چوڑی جسامت کا مالک تھا اور ایک فاسٹر بن سکتا تھا

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

تم دیکھنے میں کم عمر لگتے ہو کیا تمہارے گھر میں کوئی نہیں؟؟ ماں باپ؟؟ ان میں سے ایک شخص جس کا نام اعظم تھا اس نے پوچھا تھا وہ بھی فائیٹس کرتا تھا مگر آج کل وہ یہ کام نہیں کر رہا تھا

نہیں۔۔ مجھے پیسہ کمانا ہے۔۔ کیا تم لوگ میری مدد کرو گے۔۔ مجھے اپنی جان کی پرواہ نہیں۔۔ اور ایسا کوئی نہیں جو میرے لیے پریشان ہو اور پہلے بھی میں کچھ لوکل فائیٹس کر چکا ہوں۔۔ باسل سپاٹ سے لہجے میں بولا تھا آج سے اس نے اپنی ماں کو بھی بھولا دیا تھا ایک مقصد تھا جو اسے پورا کرنا تھا پھر چاہے جو مرضی ہو جائے وہ کر کے رہے گا میں تمہیں ایک اچھا فائٹر بناؤں گا تم بہت جلد بہت سا پیسہ کما لو گے تم میں جیتنے کا جذبہ ہے جو تمہیں کامیاب کر دے گا۔ اعظم کو اس میں اپنا آپ دکھا تھا وہ بھی توجوانی میں ایسا ہی تھا۔۔

پھر یہاں سے شروع ہوا تھا مشہور ٹائیگر کا سفر۔۔ اعظم نے جہاں اسے لڑنا سکھایا تھا وہاں ہی اس کو اپنے ساتھ بھی رکھا تھا وہ خود بھی فائیٹس کرتا تھا مگر پھر اس نے وہ چھوڑ دی تھیں اور مکمل توجہ باسل پر دینے لگا باسل کا غصہ میں لڑنا لیکن خود کو قابو میں رکھنا اس کی کامیابی کی وجہ بننا شروع ہوا تھا

باس کی پہلی فائیٹ جو ایک مشہور فائٹر کی خلاف تھی وہ ہار گیا تھا اس کے بعد ایک سال مسلسل کوششوں کے بعد اس نے دوبارہ اسی کھلاڑی سے لڑائی کی تھی اور پانچ منٹ کے اندر اسے ہراتے اس نے ایک رات میں ہی اپنا نام اس دنیا میں بنالیا تھا

انڈر گراؤنڈ فائیٹس میں اس کو ٹائیگر کے نام سے جانا جاتا تھا وہ جو بھی رقم جیتتا تھا اس میں سے دس فیصد حصہ وہ اعظم کو اس کی محنت کا دیتا تھا ایک سال کے اندر اس نے ناجانے کتنی فائیٹس کر کے بہت سے پیسے کما لیے تھے

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

دوسرے سال اس کی ملاقات الیگزینڈر سے ہوئی تھی اس نے انٹر نیشنل لیول پر ٹائیگر کی فائیٹ کروائی تھی جس میں وہ جیتتا انٹر نیشنل لیول پر بھی ایک نام قائم کر گیا تھا تین سالوں میں اس نے بے شمار پیسے کمائے تھے یہ آسان کام نہیں تھا اس سفر میں اس کی ہڈیاں، پسلیاں اور یہاں تک کہ بازو بھی ٹوٹ گیا تھا مگر اس نے کبھی ہمت نہیں ہاری تھی اور یہ ہی وجہ تھی کہ وہ اب ایک انٹر نیشنل ایگل فائٹر بن چکا تھا

اس نے اپنے پیسوں سے ایک کمپنی شروع کی تھی ذہانت تا شروع سے ہی اس کی شخصیت کا خاصا تھی پھر کیا تھا اپنے بل بوتے پر وہ دو سال میں ایک مشہور کمپنی بنا چکا تھا اس کا نام جانا جاتا تھا وہ باہری دنیا کے لیے بزنس مین باسل حمدانی تھا۔ اس نے خود اپنے نام کے ساتھ حمدانی لگا لیا تھا باسل حمدانی دنیا کے لیے ایک ذہین بزنس مین تھا وہاں ہی وہ ایک خوبصورت جوان بھی بن گیا تھا جہاں پہلے اس غریب لڑکے کو کوئی دیکھتا نہیں تھا اب وہاں ہی امیر لڑکیاں اس کے پاس آنے کے بہانے ڈھونڈتی تھی

ایک سال پہلے ہی اس نے انفال کے ڈیڈ کی کمپنی کی ڈیلیزنگوائی تھی اور اس کی کمپنی کو برباد کرنا شروع کیا تھا مسکراہٹ تو اس کے لبوں پر اب آتی ہی نہ تھی اس نے ایگل فائیٹس چھوڑی نہیں تھی مگر اب وہ دو مہینوں میں صرف ایک بار ہی فائٹ کے لیے جاتا تھا یا اگر اس کا دل کرتا تو وہ ایک مہینے میں کئی بار چلا جاتا اس نے اپنی ماں کے بارے میں کچھ بھی معلوم نہیں کروایا تھا کیونکہ وہ اپنی منحوس شکل اپنی ماں کو دکھانا نہیں چاہتا تھا

پانچ سال کا عرصہ گزر چکا تھا اب سب کچھ بدل چکا تھا باسل بھی گزرتے وقت کے ساتھ بدل گیا تھا

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

میں تمہیں پھر ملوں گی ♥

کہاں، کس طرح، پتہ نہیں ♥

شاید تمہارے تخیل کی سوچ بن کے ❖

تمہارے کینوس پر اُتروں گی ❖

یا شاید تمہارے کینوس کے اوپر ❖

ایک سرمئی سی لکیر بن کے ♥

خاموش تمہیں دیکھتی رہوں گی ♥

یا شاید سورج کی لو بن کر ❖

تمہارے رنگوں میں گھلوں گی ❖

یارنگوں کی بانہوں میں بیٹھ کر ❖

تمہارے کینوس کو حصار میں لوں گی ♥

پتہ نہیں، کس طرح، کہاں ♥

پر تمہیں ضرور ملوں گی ❖

چرر کی آواز سے چمچاتی کار ایک بڑی سی بلڈنگ کے سامنے آکر رکی تھی اس کا دروازہ کھولتے کالے رنگ کا بزنس

سوٹ پہنے جزیل ملک اپنی بھرپور وجاہت سے باہر نکلا تھا

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

اس کی گرے آنکھیں کسی بھی تاثر سے خالی تھی ہلکی بئیر ڈپر بھینچے لب اور سرخ و سفید رنگت پر نفاست سے سجائے گئے بال اس کی شخصیت کو چار چاند لگا رہے تھے

سرہیم انیلا آپ سے ملنا چاہتی ہیں صبح سے کئی بار ان کی کالز آچکی ہیں۔۔۔ بلڈنگ میں داخل ہوتے ہی اس کا سیکرٹری شاہد اس کے پاس آتا اسے ایک مشہور ماڈل کے بارے بتانے لگا تھا جزیل نے اس کے لیے اپنے کلا تھنگ برانڈ کے لیے ایک بار ماڈلنگ کروائی تھی

اس کے بعد وہ لڑکی چیونگم کی طرح اس کے ساتھ چپکنے کی بھرپور کوشش کر رہی تھی مجھے یہ فضول باتیں نہیں سننی میری میٹنگ کے بارے میں بتاؤ۔۔۔ جزیل نے سپاٹ سے لہجے میں کہا تھا سرہیمیں کچھ پروبلمز آرہی ہیں کراچی سے جو ہمارا کنٹینر آنا تھا اس میں کچھ پروبلمز آرہی ہیں سننے میں ملا ہے کہ وہ لوگ اسے کلٹر کرنے کی بجائے آپ سے ملنے پر بضد ہیں۔۔۔ شاہد نے اس کے ساتھ لفٹ میں داخل ہوتے کہا تھا ہم۔۔۔ کل کاشیڈیول کلئیر کروا کر کراچی کی فلائٹ بک کرواؤ اس کی وجہ سے کام لیٹ ہو رہا ہے۔۔۔ ایک بلیک کافی پانچ منٹ میں آفس میں لے کر آؤ۔۔۔ اسے حکم دیتا جزیل لفٹ سے نکل کر اپنے آفس کی طرف چلا گیا تھا

سڑیل۔۔۔ شاہد منہ میں بڑبڑاتا اپنے آفس کی طرف بڑھ گیا تھا

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

پانچ سال ہوا کے جھونکے کی طرح گزرے تھے اس عرصے میں اگر کسی کو فرق نہ پڑا تھا تو وہ صرف انفال تھی اس کی خوبصورتی میں مزید نکھار آگیا تھا اس کو دیکھ کر کئی دل دھڑکتے تھے

آج کل اپنے باپ عمران کے ساتھ وہ گرتے پڑتے بزنس کو سنبھالنے کی ناکام سی کوشش کر رہی تھی لیکن اپنے حسن کو وہ مصروفیات کے باوجود بھی ہمہ وقت چمکا کر رکھتی تھی

عمران صاحب اپنے آفس میں سر تھا مے پریشان سے بیٹھے تھے بزنس میں ہوتا نقصان ان کے بزنس کو کافی حد تک ختم کر چکا تھا وہ بینک سے کافی قرضہ بھی لے چکے تھے مگر انھیں کوئی کامیابی نہیں مل رہی تھی۔۔۔ جزیل سے وہ پہلے ہی کافی مدد لے چکے تھے اب ان سے وہ مدد لینا اپنی بے عزتی سمجھ رہے تھے

ان کی سوچوں میں خلل دروازے پر ہوتے ناک نے ڈالا تھا

سر۔۔۔ وہ باسل حمدانی آپ سے ملنے آیا ہے۔۔۔ ان کی سیکرٹری نے روم میں داخل ہوتے ہی کہا تھا بے وقوف پھر انھیں باہر کیوں روکا ہے فوراً اندر لاؤ۔۔۔

مجھے کسی بلاوے کی ضرورت نہیں ہے ملک صاحب۔۔۔۔۔ پیسٹ شرٹ پہنے اپنی شرٹ کو بازوؤں سے فولڈ کیے اپنے رف ٹف سے حوالے میں وہ مخصوص بھاری آواز میں بولا تھا اس کی شخصیت کو دیکھتے ایک پل کو عمران ملک گھبرا گیا تھا

جی جی آئیں بیٹھیں۔۔۔ عمران نے کچھ دنوں پہلے ہی اس سے رابطہ کیا تھا تا کہ کسی طرح کی مدد مل سکے وہ سن چکے تھے کہ باسل کئی گرتے ہوئے بزنس مینوں کو دوبارہ اونچائی پر پہنچا چکا تھا

پیار لفظوں میں کہاں ز نور را میثس

جاؤ سر کے لیے کافی لے کر آؤ۔۔۔ عمران نے اپنی سیمکر ٹری کو بھیجتے اپنی جگہ سنبھالی تھی

آپ یہاں آئیں مجھے بہت خوشی ہوئی۔۔۔ وہ اس کو مکھن لگا رہا تھا اپنی شرین چاپلو سی سے اس کو مزید بے زار کر رہا تھا

جیسی مکار بیٹی ویسا مکار باپ۔۔۔ وہ انفال کے بارے میں نفرت سے سوچ کر منہ میں بڑبڑایا تھا

آپ نے کیا کہا میں نے سنا نہیں؟؟ عمران صاحب نے اس کی طرف دیکھا تھا جو ایسے بیٹھا تھا جیسے اس جگہ کا وہ ہی مالک ہو۔۔۔۔

مجھے بات گھما پھر کر کرنے کی عادت نہیں ملک صاحب یہ بات آپ بھی جانتے ہیں اور میں بھی کہ آپ کی کمپنی اس وقت کتنے گھائے میں جا رہی ہے اور آپ کو میری کتنی ضرورت ہے۔۔۔ مغروریت اس کی چال ڈھال سے چھلک رہی تھی وہ ٹانگ پر ٹانگ جمائے بیٹھا تھا

مجھے بس تھوڑی سی آپ کی مدد کی ضرورت ہے باسل بیٹا۔۔۔ عمران صاحب روانی میں بول گئے تھے

بیٹا؟ نہ نہ ملک صاحب میں کسی کا بیٹا نہیں ہوں اور رہی بات آپ کی مدد کی وہ میں کر دوں گا مگر میری ایک شرط

ہے۔۔۔

میں نے سنا ہے کہ آپ کی کوئی بیٹی بھی ہے؟ اگر آپ اپنی بیٹی کی شادی مجھ سے کروادیں گے تو بدلے میں میں آپ کو بنا کسی انٹرسٹ کے آپ کے بزنس میں ڈبل انوسٹ کروں گا۔۔۔ چوائس از یورس آپ کے پاس کل تک کا

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

وقت ہے کل صبح نوبے سے پہلے مجھے جواب مل جانا چاہیے ورنہ مجھے آپ کے ڈوبتے بزنس کو بچانے کا کوئی خاص شوق نہیں ہے۔۔۔ ایک ایک لفظ پر زور ڈالتے وہ اٹھ کھڑا ہوا تھا لیکن۔۔۔ میری بیٹی۔۔۔

کل تک کا وقت ہے ملک صاحب ورنہ فٹ پاتھ پر بیٹھے بھکاریوں میں آپ کی شمولیت سے کچھ خاص فرق نہ پڑے گا۔۔۔ استہزایہ لہجے میں بولتا باسل وہاں سے لمبے لمبے ڈھگ بھرتا نکل گیا تھا باسل کی باتیں سوچ کر وہ کانپ سے گئے تھے انھیں اپنی دولت اور شان و شوکت پر جتنا غرور تھا وہ اسے کسی بھی قیمت پر کھو نہیں سکتے تھے چاہے پھر اپنی بیٹی کی ہی انھیں قربانی کیوں نہ دینی پڑے۔۔۔

حیان ملک سنگنگ کی دنیا میں پانچ سال سٹر گل کرنے کے بعد بالآخر اپنے بل بوتے پر وہ اپنا نام قائم کر چکا تھا سنگنگ کی دنیا میں اسے ایچ ایم کے نام سے جانا جاتا تھا وہ پانچ سال سے اپنے گھر واپس نہیں گیا تھا پانچ سال سے وہ اپنے ماں باپ سے نہیں ملا تھا پانچ سال اس کی دوستی کو ختم ہوئے ہو گئے تھے

اس کی زندگی مکمل طور پر بدل چکی تھی وہ شرارتی حیان جو ہر وقت کسی نہ کسی کی ٹانگ کھینچتا تھا اب بھی کچھ خاصانہ بدلا تھا وقت کے ساتھ سنجیدہ ہوتے وہ اب بھی سب کے اٹنے نام رکھ کر انھیں چھیڑتا تھا حیان عافیہ اور عانیہ سب

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

کی یاد اسے شدت سے ایسے آتی تھی کہ وہ سکون نہیں لے پاتا تھا اپنے ماں باپ کی یاد اسے راتوں کو بے سکون رکھتی تھیں

سرکمپنی کی طرف سے بھیجی گئی اسسٹنٹ آپ سے ملنے آئی ہے۔۔۔ حیان کی اسسٹنٹ نے اسے خبر دی تھی وہ یہ کام چھوڑ کر جانے والی تھی آج اس کلاسٹ دن تھا وہ سارا کام نئی اسسٹنٹ کو سمجھانے کا سوچ کر اس کا انتظار کر رہی تھی

اوکے ایبی میسی (ایمن) اسے بھیجوزر انٹرویو لیں۔۔۔ چہرے پر شرارتی مسکراہٹ سجائے اپنے ہاتھوں کو آپس میں تالی مار کر ایک دوسرے میں پیوست کیے وہ بیٹھ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا تھا ایمن نے اپنا نام بگاڑے جانے پر منہ بگاڑا تھا اسے حیان کا دیا گیا نام سخت زہر لگتا تھا

ایمن اسے اوکے سر کا جواب دیتی تیزی سے باہر کھڑی لڑکی کو اندر لائی تھی حیان کے ساتھ کام کرنا آسان نہ تھا وہ خود کو بور ہونے سے بچانے کے لیے اپنے سٹاف سے عجیب و غریب کام کرواتا تھا جس سے سارے ہی اس سے تنگ نظر آرہے تھے

گڈ مارنگ سر۔۔۔ وہ جو بڑی پر جوش سی نیا کام ملنے پر اندر آئی تھی حیان کا منہ دیکھتے ہی ساری پر جوشی مرسی گئی تھی

موٹی چڑیل۔۔۔ عافیہ کو دیکھ کر شکاک کی کیفیت میں اس کے منہ سے نام نکلا تھا یہ بات الگ تھی کہ اب وہ موٹی چڑیل کہیں سے نہیں لگ رہی تھی شارٹ کرتی کے ساتھ کھلا ٹراؤزر اور سٹالر لیے اپنے شو لڈر کٹ بالوں کو

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

سٹریٹ کیے ہلکے سے میک اپ کے ساتھ بالکل بھی پہچانی نہیں جا رہی تھی اگر حیان اس کا بچپن کا دوست نہ ہوتا تو شاید وہ بھی اسے پہچان نہ پاتا۔۔۔

عافیہ جو گھر کی مصیبتوں سے نجات پانے کے لیے اپنی دوست کی مدد سے جو بملنے پر بے حد خوش تھی وہ کنٹریکٹ بھی سائن کر چکی تھی اس کے خیال میں وہ کسی اور سنگر کے لیے اسٹنٹ ہائر کر رہے تھے اگر اسے زرا بھی بھنک ہوتی کہ وہ کمپنی حیان کے لیے اسے ہائر کر رہی ہے وہ مر کر بھی سائن نہ کرتی حیان کو پانچ سال بعد روبرو دیکھ کر اسے جہاں من ہی من میں خوشی ہوئی تھی وہاں ہی کامیاب دیکھ کر وہ اپنی خوشی چھپائے سڑا ہوا منہ بنا کر کھڑی تھی

عافیہ۔۔۔ میرا نام سر عافیہ ہے۔۔۔۔ دانت ایک دوسرے پر رگڑتے اس نے اپنے نام پر خاصا زور دیا تھا جی۔۔۔ جی مس چڑیل۔۔۔ آئی مین (میرا مطلب) مس عافیہ میری ایکی میمی آپ کا ہی بے صبری سے انتظار کر رہی تھی اب اس سے میری ساری روٹین کاسن لیں اور اچھے سے یاد کر لیں مجھے 24 گھنٹے آپ کی سروس دستیاب رہنی چاہیے۔۔۔ حیان زچ کر دینے والی مسکراہٹ کے ساتھ صوفے پر پھیل کر بیٹھ گیا تھا

"میری ایکی میمی" پر حیان نے خاصا زور دیا تھا جس پر ایمن نے کوفت سے آنکھیں گھمائی تھی جبکہ عافیہ کو عجیب سی جلن محسوس ہوئی تھی

حیان کے دل میں خوشی سے لڈو پھوٹ رہے تھے آج اتنے سالوں بعد عافیہ کو دیکھ کر اسے سکون محسوس ہوا تھا ورنہ اپنا خواب پورا کرنے کے باوجود بھی اسے بے سکونی ہی رہتی تھی۔۔۔۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

اوکے زکواٹاجن۔۔ اوپس آئی مین سر۔۔۔ ہونٹوں پر مدھم سی مسکراہٹ کے ساتھ عافیہ نے بھی حیان سے

حساب برابر پل میں کیا تھا

ایمن عافیہ کی بات پر ہلکا سا ہنسی تھی لیکن حیان کے گھورنے پر خاموش ہوتی وہ صافیہ کو اپنے ساتھ لے کر کام سمجھانے لگی تھی

یہ ایک گھر کا منظر تھا جس کے اندھیرے کمرے میں بیٹھی ایک لڑکی گھڑی کی صورت میں زمین پر بیٹھی ہلکا ہلکا گے پیچھے ہل رہی تھی

بکھرے بالوں اور پھٹے سوٹ میں وہ کھانے کی کمی کی وجہ سے سوکھ کر کانٹا بن چکی تھی اسے دیکھ کر اس کی ہڈیاں صاف نمایاں ہوتی تھی

دماغی صورتحال اس کی صحیح نہیں لگ رہی تھی بس وہ خود سے ہی باتیں کرتے کچھ الفاظ بار بار دہرا رہی تھی گھٹن زدہ کمرے کی خاموشی میں اس کی بڑبڑاہٹ کے سوائے کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا کمرے میں روشنی کا نام و نشان نہ تھا پاس پڑا کھانا بس اسے زندہ رکھنے کے لیے تھا

لیکن اس کے ویسے پڑے رہنے کا مطلب تھا کہ آج بھی اس نے کافی دنوں کی طرح اپنے کھانے کی طرف دیکھنا ضروری نہیں سمجھا تھا۔۔

وحشت ہی وحشت ہے اس تنہائی بھری خاموشی میں

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

ایک کھکھلاتا سا وجود اب بکھر اسسا بیٹھا ہے

(ز نور)

یہ آپ نے سوچا بھی کیسے ڈیڈ کہ میں چلتے پھرتے کسی دو نمبر شخص کے ساتھ شادی کر سکتی ہوں؟؟ انفال کی غصے میں چنگھاڑتی آواز وہاں بیٹھے عمران صاحب اور زارادونوں کو ناگوار گزری تھی عمران نے آتے ہی باسل کا پرپوزل اور کمپنی کی صورتحال کا زاراکو بتایا تھا جس پر وہ بھی جھٹ سے باسل کے پرپوزل کے لیے رازی ہو گئی تھی وہ اپنا سٹیٹس کھونا نہیں چاہتی تھی تبھی اپنی بیٹی کا بھی نہ سوچ رہی تھی انفال نے جب اپنے ماں باپ کی بات سنی تو اسے یقین ہی نہیں آ رہا تھا وہ زندگی اپنے مطابق جینے کی قائل تھی اب ان کی مرضی کا سن کر اسے شدید غصہ آ رہا تھا۔۔۔

انفال ہم تم سے پوچھ نہیں رہے بتا رہے ہیں۔۔۔ عمران کی سخت آواز سن کر انفال بھی بھڑک اٹھی تھی آپ لوگ مجھے اس طرح فورس نہیں کر سکتے۔۔۔ وہ احتجاج چیخی تھی

سو بیٹی آواز نیچی رکھو اور ہماری بات سنو باسل حمدانی ایک بہت مشہور بزنس مین ہے اور خوب صورتی میں بھی اپنی مثال آپ ہے۔۔۔ اگر تم شادی نہیں کرنا چاہتی تو نہ کرو مگر یاد رکھنا یہ جس دولت کی وجہ سے تم اپنے دوستوں کے آگے شوق دیکھاتی تھی اب ان کی جگہ تمہیں جلد نوکریوں کے لیے دو نمبر آدمیوں کے پاس دھکے کھانے ہوں گے۔۔۔ اور ہمیں تو کوئی مسئلہ نہیں ہم اڈجسٹ کر لیں گے مگر تم نہیں کر پاؤ گی۔۔۔ اگر ایسے ہی کمپنی کی حالت

پیار لفظوں میں کہاں ز نور را میثس

رہی تو ایک دو مہینوں تک ہم سڑک پر ملیں گے۔۔۔۔۔ عمران صاحب کو چپ رہنے کا اشارہ کرتے زار نے انفال کو اپنی باتوں میں الجھایا تھا جس پر وہ بھی سوچ میں پڑ گئی تھی

او کے موم میں آپ کو سوچ کر بتاؤں گی پہلے مجھے اس کی کوئی تصویر دیں۔۔۔ انفال نے سوچتے ہوئے کہا تھا۔۔۔
کل تک کا وقت اس نے دیا ہے جلدی سوچ کر بتا دو مگر یاد رکھنا اب ہمارے روشن مستقبل کی ڈور صرف تمہارے
ہاتھوں میں ہے۔۔۔ اسے غصے سے منانے سے بہتر عمران صاحب نے چا پلو سی کرنا بہتر سمجھا تھا جس پر وہ بھی پگھل
گئی تھی

لیکن کیا اس کا کوئی اور حل نہیں ہے ڈیڈ؟ انفال نے ان کی طرف سوالیہ نگاہوں سے دیکھا تھا سوئی تم خود بھی صورتحال سے واقف ہو۔۔۔ اس پر پوزل سے بہتر کوئی سلیوشن نہیں ہے۔۔۔۔۔ عمران صاحب نے اپنی بات مکمل کرتے اس کو ایک آخری بار دیکھا تھا اسے خاموش سوچوں میں گن دیکھ کر عمران زار کے ساتھ کمرے میں چلا گیا تھا

وہ کمرے میں بند لڑکی معمول کے مطابق کونے میں دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے زمین کو خرچ رہی تھی جب دروازہ کھولتا ایک ملازم کھانا لایا تھا

اسے دیکھتا ملازم کھانا رکھ کر باہر جانے لگا تھا جب دیکھتے ہی دیکھتے پیچھے سے اٹھتے اس لڑکی نے اپنے ہاتھ میں چھپائی ہوئی کل کے کھانے کی پلیٹ زور سے اس کے سر میں مار کر اسے دھکا دیتی وہ ننگے پاؤں ہی وہاں سے بھاگ نکلی تھی

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

گھر اس وقت خالی تھی اور اس بات سے وہ لڑکی واقف تھی کیونکہ سب اس کے کھانے کے دو گھنٹے بعد گھر لوٹتے تھے

کئی دنوں کا یہاں سے بھاگنے کا پلان اس کا آج کامیاب ٹھہرا تھا آج باہر بارش ہو رہی تھی آسمان پر جمع بادل زورو شور سے گرج و برس رہے تھے

باہر کھڑے سیکیورٹی گارڈ نے اسے حیرت سے دیکھا تھا وہ تیزی سے اسے پکڑنے آیا تھا مگر وہ اپنے ساتھ راستے سے اٹھا کر لایا ہوا الیمپ اس کے زور سے مارتے تیزی سے کانپتے ہاتھوں سے دروازہ کھول کر باہر سڑک پر بھاگ گئی تھی

اسے اپنے پیچھے سے آوازیں سنائی دے رہی تھیں مگر وہ اندھا دھند ننگے پاؤں بھاگتی اپنے زخمی ہوتے پاؤں کو نظر انداز کیے یہاں سے بس دور بھاگنا چاہتی تھی۔۔۔

یہ پہلی بار نہیں تھا کہ وہ بھاگی تھی چھ ماہ پہلے بھی اس نے بھاگنے کی ناکام کوشش کی تھی مگر سیکیورٹی گارڈ نے اسے گھر سے نکلنے سے پہلے پکڑ لیا تھا مگر آج وہ اپنی کوشش میں کامیاب ہو گئی تھی

براؤن چست سیلیولیس شرٹ جس سے اس کے دودھیاں بازو اور جسم کی رعنائیاں دکھائی دے رہی تھیں وہ پہنے ساتھ بلیوں کھلے ٹراؤزر پہنے وہ براؤن ہیلز میں کھلے بالوں اور لائٹ میک اپ میں قیامت لگ رہی تھی

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

انفال نک سک سی تیار ہو کر ایک بار اپنے ماں باپ سے ملنے گئی تھی اس نے فیصلہ کر لیا تھا وہ یہ شادی کر لے گی کیونکہ اس شان و شوکت کے بغیر زندگی گزارنے کا وہ کبھی سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔۔۔

ویسے بھی اسے کسی سے محبت نہ تھی جو وہ اس شادی سے انکار کر دیتی رات کو ہی عمران صاحب نے اسے ایک تصویروں کا ایک پیکٹ بھجوا دیا تھا جس میں باسل حمدانی کی تصویریں تھیں وہ بے حد خوبصورت اور وجہ لڑکا تھا جو انفال کو بے حد پسند آیا تھا

گڈ مارنگ موم ڈیڈ۔۔۔ انفال نے عمران صاحب اور زارا کو دیکھا تھا جو ناشتہ چھوڑ کر اب اس کی طرف دیکھ رہے تھے

گڈ مارنگ سویٹی۔۔۔ زارا نے مسکرا کر انفال سے کہا تھا

میں نے فیصلہ کر لیا ہے آپ کی کمپنی کو بچانے کی خاطر میں یہ شادی کر لوں گی۔۔۔ انفال کا جواب سن کر عمران صاحب اور زارا دونوں ہی خوش ہو گئے تھے

آئی ایم پروڈ آف یو (مجھے تم پر فخر ہے) سویٹی مجھے یقین تھا تم مجھے مایوس نہیں کرو گی۔۔۔ عمران صاحب نے خوشی سے کھڑے ہوتے انفال کو گلے لگایا تھا

اوکے موم ڈیڈ اب میں چلتی ہوں آج میرا اپنی دوستوں کے ساتھ گھومنے پھرنے کا پلان ہے۔۔۔ عمران صاحب سے دور ہوتی وہ زارا سے بول کر اپنے ماں باپ کو خوش دیکھتے وہاں سے چلی گئی تھی

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

جزیل کراچی میں اپنے معاملات سلجھانے آیا ہوا تھا دو دن ہو گئے تھے اسے کراچی آئے ہوئے آج اس نے واپس چلا جانا تھا

وہ اپنے سیکرٹری کے ساتھ کراچی کے لیے نکل رہا تھا گاڑی میں بیٹھا وہ اپنا لیپ ٹاپ استعمال کرتا مختلف ای میلز دیکھتا ضروری چیزوں کو پڑھ رہا تھا جب اچانک گاڑی کو بریک لگنے سے اس نے برہم نگاہوں سے ڈرائیور کو دیکھا تھا سر۔۔۔ کوئی لڑکی ہے وہ اچانک گاڑی کے سامنے آگئی تھی۔۔۔ ڈرائیور بولا تھا اندھوں کی طرح گاڑی مت چلایا کرو۔۔۔ شاہد جاؤ دیکھو وہ لڑکی ٹھیک تو ہے۔۔۔ جزیل کے حکم پر فوراً شاہد چھتری لے نکل کر باہر نکلا تھا

ایک لڑکی ان کی گاڑی کے سامنے بے ہوش پڑی تھی۔۔۔

سر وہ لڑکی بے ہوش ہو گئی ہے۔۔۔ شاہد کی بات پر غصے سے ڈرائیور کو گھورتے اپنا لیپ ٹاپ زور سے بند کرتے جزیل بھی باہر نکلا تھا اور آگے بڑھ کر اس لڑکی کو دیکھنے لگا تھا

جو منہ کے بل نیچے گری پڑی تھی جزیل نے نیچے جھک کر اسے سیدھا کرتے اس کی سانس چیک کرنی چاہی تھی جب پیچھے سے بھاگتا ہوا ملازم آیا تھا

ارے رکو میری بہن۔۔۔ جزیل اس لڑکے کو دیکھتا فوراً اٹھ کھڑا ہوا تھا

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

وہ ملازم اس لڑکی کے ملنے پر دل میں شکر ادا کرتا نیچے جھک کر اسے اٹھانے لگا تھا جب جزیل وہاں سے دور ہونے لگا تھا کہ اس لڑکی نے دھندھلائی آنکھوں سے ملازم کے چہرے پر نظر پڑنے پر گڑبڑاتے ہوئے بے ساختہ جزیل کی نیچے سے ٹانگ پکڑی تھی

جزیل نے تیز ہوتی بارش میں اس لڑکی کو دیکھا تھا جو منہ جھکائے نفی میں سر ہلارہی تھی اسے کچھ گڑبڑ کر احساس ہوا تھا

پیچھے ہٹو۔۔۔ اس نے سخت لہجے میں اس لڑکے سے کہا تھا

کیوں بھی ایک تم لوگوں نے میری بہن کا ایکسٹینٹ کیا ہے اور اوپر سے مجھے ہی ڈانٹ رہے ہو۔۔۔۔۔ ملازم گھبرا گیا تھا تبھی مصنوعی غصے میں بول رہا تھا

م۔۔۔ مجھے ا۔۔۔ اس سے بچالیں۔۔۔ بھاری آواز میں بمشکل اس لڑکی نے منہ کھولا تھا الفاظ ٹوٹ پھوٹ کر اس کے منہ سے ادا ہو رہے تھے

جزیل نے شاہد کو اشارہ کیا تھا جب شاہد نے آگے بڑھتے اس لڑکے کو سنبھالا تھا اور جزیل نے نیچے جھکتے اس لڑکی کو بازوؤں میں اٹھایا تھا

ڈرائیور نے تیزی سے جزیل کے لیے گاڑی کا دروازہ کھولا تھا جزیل اسے گاڑی کی پچھلی سیٹ پر بٹھا کر جیسے ہی پیچھے ہٹا تھا اس کی نگاہ نڈھال سی لڑکی پر پڑی تھی

حیرتوں کے پہاڑ تھے جو اس کے سر پر ٹوٹے تھے۔۔۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

عانیہ۔۔۔۔۔ عانیہ۔۔۔۔۔ اس لڑکی کو بے ہوش ہوتے دیکھ کر جزیل نے اس کا چہرہ تھپ تھپایا تھا ڈرائیور کو جلدی ہو سہیل لے جانے کا بولتا وہ عانیہ کے بے جان ہوتے وجود کو حصار میں لے کر اس کے ساتھ بیٹھ گیا تھا ملازم معاملہ بگڑتے دیکھ بھاگ گیا تھا شاہد نے فرنٹ سیٹ پر بیٹھ کر حیرت سے جزیل کو دیکھو تھا جو ویسے تو لڑکیوں سے دور بھاگتا تھا آج کیسے ایک لڑکی کو اپنے حصار میں لیے بیٹھا تھا جزیل عانیہ کا چہرہ دیکھتا مختلف سوچوں میں گھر گیا تھا تو کیا اس کا مطلب حیان اور عانیہ نے عانیہ کو لے کر جھوٹ بولا تھا مگر وہ انہوں نے ایسا کیوں کیا؟ اور اب عانیہ کا کمزور وجود بھی اس کے لیے ایک سوالیہ نشان تھا؟ لیکن اپنی محبت کو زندہ دیکھتے اس کے سینے میں بھڑکتی آگ پر ٹھنڈی پھوار پڑ گئی تھی۔۔۔۔۔

باسل اعظم کے ساتھ اس وقت اپنے گھر میں موجود جم میں پریکٹس کر رہا تھا بیسٹس سالہ اعظم نے باسل کو فائننگ کا ہر گن سکھایا تھا سانولی رنگت کا لے بالوں اور ڈارک براؤن آنکھوں والا اعظم بھی بھرپور وجاہٹ کا مالک تھا وہ باسل کے لیے ایک بہترین رہنما ثابت ہوا تھا جس نے اس کی ہر مشکل لمحے میں مدد کی تھی

اعظم بھائی کیا آپ کو لگتا ہے وہ میرے جال میں پھنس جائے گی؟ پچنگ بیگ پر انفال کے ذکر پر آنے والا غصہ اتار تا وہ پوچھ رہا تھا اعظم اس کے ماضی سے واقف تھا باسل نے اسے دو سال بعد سب کچھ بتا دیا تھا

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

ہمم۔۔۔ میرے خیال سے جیسے وہ اپنی امیروں والی زندگی میں رہتی ہے اس کے لیے پیسوں کے بغیر رہنا بہت مشکل ہو گا اس لیے وہ مان جائے گی۔۔۔ اعظم اپنے سینے پر بازو باندھ کر بولا تھا

باسل ابھی اسے کوئی جواب دیتا کہ تھوڑی دور پڑا اس کا فون رنگ ہوا تھا خود کور وکٹا وہ ٹاول سے پسینہ صاف کرتا ہوا موبائل کے پاس آیا تھا

عمران صاحب کا نمبر دیکھتے اس نے ایک نظر اعظم کو دیکھتے فون اٹھایا تھا دوسری جانب سے مثبت جواب سن کر اس کے ہونٹ پھیلے تھے

جمعہ کو نکاح ہو گا ملک صاحب اس کے لیے تیاری شروع کر دیں۔۔۔ عمران صاحب کے جواب پر وہ بولا تھا

لیکن اتنی جلدی باسل۔۔۔ عمران صاحب منمنائے تھے

اگر اپنا بزنس بچانا ہے تو جمعہ کو ہی نکاح ہو گا ورنہ اس کے بعد کوئی شادی نہیں ہو گی۔۔۔ باسل سخت لہجے میں بولا تھا

عمران صاحب بزنس کا سن کر فوراً مان گئے تھے

ٹھیک ہے مجھے منظور ہے۔۔۔

صرف نکاح ہو گا اس کے علاوہ کوئی رسم نہیں ہو گی۔۔۔ میری بات یاد رکھیے گا اگر مجھے بھنک بھی پڑی کہ آپ نے کوئی مہندی، ڈھولکی یا کچھ بھی کرنے کی کوشش کی ہے تو اسی وقت ہماری ڈیل ختم ہو جائے گی۔۔۔ باسل عمران صاحب کے جواب پر بولا تھا وہ اب انفال کو مزید خوش نہیں رہنے دینا چاہتا تھا

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

جیسا آپ کہیں ویسا ہی ہو گا۔۔۔ عمران صاحب کے جواب دیتے ہی کھٹاک سے فون بند کرتے باسل نے مسکرا کر اعظم کو دیکھا تھا

مبارک ہو باسل۔۔۔ اعظم نے اس کے قریب آتے اسے زور سے گلے لگایا تھا
بھائی اب آپ نے کتنے اور سال چھڑے چھانٹ رہنا ہے اب آپ بھی اپنی شادی کا کچھ سوچ لیں۔۔۔ باسل نے اعظم کے کنوارے ہونے پر طنز کیا تھا

ڈھونڈتا ہوں کوئی لڑکی۔۔۔ اپنی داڑھی کھجاتے اعظم نے پر سوچ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا تھا
اپنے بدلے کی پہلی سیڑھی پر قدم رکھتے باسل بے حد خوش دکھائی دے رہا تھا

پیار لفظوں میں کہاں
دلوں کی ہوتی ہے زبان
وہ جانتے ہی نہیں اسے
ہوتی ہے نظروں سے بیاں
زرا زرا سی آگ ہے
یوں اپنے دل کو تھام لے
تو روکتا ہے کیوں بھلا

READERS CHOICE

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

شرارتیں ہے عشق کی

کسی کسی نصیب کی

تو ٹوکتا ہے کیوں بھلا

حیان اسٹوڈیو میں بیٹھا اپنے نئے آنے والے سونگ کی پریکٹس کر رہا تھا جب عافیہ اس کے لیے فریش جوس لے کر روم میں داخل ہوئی تھی اس کو دیکھتے حیان خاموش ہو گیا تھا

یہ سر آپ کے لیے جوس۔۔۔۔۔ وہ سر لفظ پر خاص زور دیتی اس کے آگے اور بیچ جوس لے کر کھڑی تھی یہ کیا مزاق ہے؟ اور بیچ جوس؟ ریلی؟ اس سے میرا کلا خراب ہو جائے گا۔۔۔ اور یہ اتنا ٹھنڈا مس عقل سے پیدل چڑیل جائیں اور جا کر میرے لیا سادھا پانی لے کر آئیں۔۔۔ اپنی شرارتی مسکراہٹ چھپا کر حیان نے اسے جھاڑ پلا دی تھی

آئی ایم سوری سر جنجر دو نمبر سنگر۔۔۔۔۔ منہ بگاڑتے اس نے بھی پل میں اسے مزہ اچکھایا تھا شٹ اپ۔۔۔ خود کے لیے دو نمبر سنگر سن کر ایک دم غصے میں آتا وہ بولا تھا عافیہ نے ایک نظر اس کی سنجیدہ شکل پر ڈالی تھی اور دھیمی آواز میں سوری کرتی وہاں سے نکل گئی تھی

شٹ۔۔۔ اس کے جانے کے بعد حیان کو احساس ہوا تھا وہ اس کے مزاق کو سیریس لے گیا تھا تمہیں تو میں اچھا مزہ اچکھاؤں گی زکوٹا جن۔۔۔ خود سے عہد کرتی وہ کیچن میں آئی تھی اس کے لیے پانی ڈالتی وہ کیبنز کھول کر دیکھنے لگی تھی جب اسے ایک کیبن میں اپنی مطلوبہ میڈسن نظر آئی

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

ہممم۔۔۔ شرارتوں کا بادشاہ ضروریہ میڈسن اپنے ایمپلائرز کے لیے استعمال کرتا ہو گا۔۔۔ سوچتے ہوئے عافیہ نے اس میں سے دو گولیاں نکال کر پانی میں گھول کر حیان کو پلا دی تھی حیان نے اسے بات کرنا چاہی تھی مگر وہ اگنور کرتی باہر آ کر اس کا شیڈیول اریج کرتی اب بے صبری سے دوائی کے اثر انداز ہونے کا ویٹ کر رہی تھی

کچھ دیر بعد ہی اپنے پیٹ کو پکڑتا حیان تیزی سے واشروم کی طرف بھاگا تھا یہ سلسلے کئی بار چلا تھا عافیہ اسے دیکھتی بمشکل اپنی ہنسی روک رہی تھی۔۔۔

تم۔۔۔ تم موٹی پتلی سڑی بد دماغ چڑیل تم نے پانی میں کیا ملا یا تھا۔۔۔ حیان نے غصے سے اس سے پوچھا تھا جواب اس کی پتلی حالت دیکھتی اونچی اونچی ہنسنے لگی تھی

عافیہ سے پنگا ازناٹ چنگا۔۔۔ اسے زبان دکھاتی وہ تیزی سے بھاگی تھی حیان اسے پکڑنے کے لیے بھاگنے لگا تھا جب پھر اس کے پیٹ میں درد ہوا تھا اور وہ واشروم میں گیا تھا

عافیہ۔۔۔ تم اس حالت میں کیسے پہنچی؟ اور وہ شخص تمہارے پیچھے کیوں تھا۔۔۔ اس کے ہوش میں آتے ہی جزیل نے سوالوں کی بوچھاڑ کر دی تھی

آ۔۔۔ آپ کون؟؟ اس نے اجنبی نگاہوں سے جزیل کو دیکھا تھا

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

میں جزیل عانیہ کو تمہارے ساتھ کالج میں پڑھتا تھا۔۔۔ جزیل نے اسے یاد دلایا تھا مگر اس کے تاثرات نہیں بدلے تھے

م۔۔۔ میں آ۔۔۔ آپ کون۔۔۔ نہیں جانتی م۔۔۔ مگر آپ نے میری مدد کی اس کے لیے آپ کا بہت شکریہ۔۔۔ وہ اٹھ کر بیٹھتی نظریں جھکائے اب اپنے ہاتھوں سے کھیل رہی تھی

ک۔۔۔ کیا اب م۔۔۔ میں جاسکتی ہوں؟؟ عانیہ نے اچانک سر اٹھاتے حیران و پریشان کھڑے جزیل سے پوچھا تھا نہیں تم میرے ساتھ جا رہی ہو ہن بائے روڈ واپس اسلام آباد جا رہے ہیں۔۔۔ جزیل اٹل لہجے میں بولا تھا عانیہ نے کچھ سوچتے ہامی بھر دی تھی وہ یہاں رہ کر واپس اس قید خانے میں بند نہیں ہونا چاہتی تھا یہی وجہ تھی کہ وہ فوراً مان گئی تھی۔۔۔

اتنی جلدی نکاح پر انفال نے پہلے تو سنتے ہی ہنگامہ مچا دیا تھا مگر پھر عمران صاحب کے سمجھانے پر وہ نکاح منہ چڑھاتی احسان کرنے کو مان ہی گئی تھی

لیکن اصل غصہ تو تب اسے آیا جب اسے پتا چلا کہ نکاح کے علاوہ اس کی کوئی سر منی نہیں ہوگی ڈیڈ یہ میرے ساتھ زیادتی ہے ایک تو میں آپ کی وجہ سے شادی کر رہی ہوں اور آپ لوگ میری شادی کا کوئی فنکشن بھی نہیں کر رہے۔۔۔ وہ غصے سے بھری اس وقت عمران صاحب اور زارا کے روم میں کھڑی تھی

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

وہ جو اپنی شادی کی رسمیں زور و شور سے بڑے پیمانے پر کرنے کا ہمیشہ سے سوچتی تھی اب سادہ نکاح پر بھڑکی بیٹھی تھی اگر باسل نہ کہتا تو یقیناً آج اس کی مہندی کا فنکشن ہو رہا ہوتا تھا۔۔۔

انفال سویٹی میں تمہیں کتنی بار سمجھاؤ باسل کی ڈیمانڈز کے خلاف ہم نہیں جاسکتے آخر تم مانتی کیوں نہیں؟؟ اب مجھے تمہاری کوئی فضول ضد نہیں سننی فوراً اپنے کمرے میں جاؤ۔۔۔ زندگی میں پہلی بار عمران صاحب غصے میں اس پر چیخے تھے جس پر وہ سہم سی گئی تھی

ڈیڈ۔۔۔

ناٹ آورڈ۔۔۔ فوراً روم میں جاؤ۔۔۔ انفال نے کچھ بولنا چاہا تھا جب عمران صاحب نے ہاتھ اٹھا کر اس کو چپ کر دیا تھا وہ منہ پھولاتی ان کو شکوہ کن نگاہوں سے دیکھتی اپنے روم میں چلی گئی تھی۔۔۔ نکاح کا انتظام چھوٹے پیمانے پر کیا گیا تھا جس میں صرف عمران صاحب نے ریحان صاحب (جزیل کے ڈیڈ) اور عمر صاحب (حیان کے ڈیڈ) کی فیملی اور اپنے چند ایک احباب کو ہی بولا یا تھا

عمران اگر کوئی بات ہے تو بتا دو یوں اچانک انفال کا نکاح؟؟ ریحان صاحب اس اچانک شادی پر پریشان ہو گئے تھے

نہیں۔۔۔ نہیں کوئی پریشانی نہیں ہے۔۔۔ عمران صاحب نے آسانی سے بات ٹال دی تھی جس پر ریحان صاحب خاموش ہو گئے تھے

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

جزیل کی کراچی سے آج واپسی تھی وہ سٹے کر کے آرہا تھا اس وجہ سے اسے لکٹ ہو گیا تھا ریحان صاحب نے اسے بھی انفال کے نکاح کی خبر دے دی تھی جس پر اسے خاصی حیرت ہوئی تھی کیونکہ اس سے کچھ دنوں پہلے ہی انفال نے کہا تھا کہ ابھی اس کا دو تین سال شادی کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے اس لیے ان سب کا حیران ہونا بنتا تھا نکاح کا جوڑا جو باسل نے انفال کے لیے بھجوا یا تھا وہ سادہ سرخ رنگ کی شلوار قمیص کے ساتھ بھاری دوپٹہ تھا جسے ایک نظر دیکھتے ہی انفال نے فوراً راجکیت کر دیا تھا اس کی ضد پر ایمر جنسی زار نے اپنی ایک ڈائز نر دوست سے اس کے لیے شارٹ کرتی اور لہنگا منگوالیا تھا

نکاح کے دن وہ جی بھر کر اپنی مرضی سے تیار ہوئی تھی وہ بے شک دولہن بنی کھڑی اپنے حسین سراپے کے ساتھ چمک رہی تھی اس کا نازک سراپا مہرون اور گولڈن رنگ کی سیلیولیس کرتی اور لہنگے میں دمک رہا تھا کھلے بالوں اور ڈارک میک اپ کے ساتھ وہ معمول سے ہٹ کر بے حد حسین لگ رہی تھی کیسی لگ رہی ہوں میں عاشی ماں؟ انفال نے عائشہ کی طرف مڑتے اشتیاق سے پوچھا تھا بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔۔ اس کے سر پر محبت سے اپنا لمس چھوڑتی عائشہ بولی تھی اس کے ساتھ کھڑی فرزانہ نے بھی عائشہ کی تائید کی تھی

زارا گیسٹ کو ہیڈل کر رہی تھی اس لیے اس کے پاس عائشہ اور فرزانہ ہی تھے

کیا جزیل نہیں آئے گا میرے نکاح میں؟ انفال نے عائشہ سے پوچھا تھا

وہ کہہ رہا تھا وہ تمہارے نکاح کے ٹائم تک پہنچ جائے گا۔۔۔۔۔ عائشہ نے اسے جزیل کے بارے میں بتایا تھا

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

سوئی یہ دوپٹے سے خود کو کور کر لو نکاح کے لیے مولوی صاحب آرہے ہیں۔۔۔۔۔ زار انے کمرے میں آتے ہوئے

انفال سے کہا تھا جس نے ناک منہ چڑھاتے جالی دار دوپٹہ اوڑھنا تھا

سب کی موجودگی میں کچھ ہی دیر میں انفال عمران سے وہ انفال باسل بن چکی تھی باہر لان میں بیٹھا سیاہ پینٹ کوٹ

میں ملبوس باسل نکاح کے بعد سپاٹ سے چہرے کے ساتھ سب سے ملا تھا اعظم اس کے ساتھ ہی موجود تھا

سب سے مبارک باد وصول کرتا وہ سرد تاثرات چہرے پر سجائے کھڑا تھا

تھوڑی ہی دیر بعد انفال کو باہر لایا گیا تھا انفال کو اپنے بھیجے گئے ڈریس کی بجائے دوسرے ڈریس میں دیکھ کر اس کی

رگیں تن گئی تھی غصے سے اپنے لب بھینچتے اس نے انفال کو سرد نظروں سے گھورا تھا اس کا بے ہودہ ڈریس دیکھ

کر باسل نے مشکل سے خود کو انفال کا گلابانے سے روکا تھا اس کے وجود کی رعنائیاں اس خوبصورت ڈریس میں

صاف نمایاں ہو رہی تھیں۔۔۔۔۔

اس کے اپنے قریب پہنچنے پر باسل نے طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ اس کے آگے ہاتھ بڑھایا تھا اس کو دیکھتے ہی انفال

کے ذہن میں جھماکا سا ہوا تھا اسے جو تصویر دی گئی تھی وہ تو مختلف تھی پھر اس لڑکے کی جگہ باسل کیسے آسکتا تھا؟

باسل کی طنزیہ مسکراہٹ دیکھتے اس کے جسم میں کپکپا طاری ہو گئی تھی

وہ پانچ سال کے بعد بھی باسل کو بھول نہ سکی تھی کبھی کبھی اسے باسل کو محبت کے جھوٹے جال میں پھسانے پر

ملامت ہوتی تھی مگر وہ بھی صرف چند پل کے لیے۔۔۔۔۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

سوئیٹ اپنا ہاتھ دوباسل کو۔۔۔ زارا کے بولنے پر انفال نے اپنا کپکپاتا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دیا تھا باسل نے اس کا ہاتھ پکڑ کر زور سے دیا تھا جس سے انفال کے منہ سے ایک دم سسکی نکلی تھی

آر یو آل رائیٹ سوئیٹ؟۔۔۔ زارا نے اس سے پوچھا تھا باسل نے اس کے اپنے ساتھ بیٹھنے پر فوراً ہاتھ چھوڑ دیا تھا یس۔۔۔ ایک لفظی جواب دے کر وہ خاموش ہو گئی تھی باسل کے منع کرنے پر ان کا فوٹو شوٹ بھی نہیں ہوا تھا جس پر جلی بھنی بیٹھی انفال کا اچھا خاصا موڈ خراب تھا باسل اسے ان گور کیے اب سیٹج سے اٹھ کر دوسرے لوگوں سے مل رہا تھا سیٹج پر اکیلی بیٹھی انفال اپنی ہی سوچوں میں گم تھی اسے ایسا لگ رہا تھا کہ وہ کسی اور کی شادی میں آئی ہے اس نے جو اپنی شادی کے حوالے اے خواب سجائے تھے ان سب پر باسل نے پانی پھیر دیا تھا

جزیل عانیہ کو گھر پر چھوڑ کر اسے میڈسن دے کر ایک ملازمہ کو اس کے پاس چھوڑ کر جلدی سے فریش ہو کر گھر سے نکلا تھا انفال کے نکاح ہونے کی خبر اسے مل چکی تھی اس نے ریحان صاحب کو بول کر کچھ دیر کے لیے رخصتی رکوانے کا کہا تھا

وہ ٹائم پروہاں پہنچ چکا تھا جزیل سیدھا انفال سے ملنے سیٹج پر گیا تھا اسے دیکھتی انفال مسکراتی ہوئی کھڑی ہوئی تھی جزیل کے قریب آنے پر وہ اس کے گلے لگی تھی جبکہ دور کھڑے باسل نے غصے سے یہ منظر دیکھا تھا اور فوراً ایکسیوز کرتا سیٹج پر گیا تھا

آئی ایم سوری میں نے تمہارا نکاح مس کر دیا۔۔۔۔۔ جزیل اس کے گرد حصار ڈال کر بولا تھا

اس کا بعد میں فرصت سے مل کر تمہیں پوچھوں گی۔۔۔ انفال نے ناک چڑھا کر کہا تھا

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

اچھا یہ بتاؤ یہ تمہارا ہسینڈ کہا ہے زرا مل کر اسے خبردار کیا جائے۔۔۔۔

میری بات ہو رہی ہے۔۔۔؟ باسل نے سٹیج پر آتے انفال کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنے ساتھ لگایا تھا انفال اس کا لمس محسوس کرتی ناگواریت سے اس کا ہاتھ ہٹانے کی کوشش کر رہی تھی مگر باسل کے ہاتھ میں سختی محسوس کر کے وہ آنکھیں گھماتی غصے سے اسے گھورنے لگی تھی اہ کچھ دیر سکون سے جزیل سے بات کرنا چاہتی تھی مگر باسل کے آنے پر وہ صحیح سے جزیل سے بات بھی نہ کر سکی تھی

مائی سلف باسل حمدانی۔۔۔۔ جزیل کے کنفیوز تاثرات دیکھ کر طنزیہ لہجے میں وہ بولا تھا

"باسل" اس کا نام دہراتے اس نے تصدیق کے لیے انفال کی طرف دیکھا تھا جس نے دھیرے سے اپنا سر ہلایا تھا وہ بولنے لگا تھا جب پیچھے سے آتے عمران صاحب اس سے ملے تھے جس کی وجہ سے وہ چپ ہو گیا تھا بیٹاجی اکیلے اس سے ہی ملنے آتے ہو ہم سے بھی مل لیا کرو۔۔۔ عمران صاحب کے شکوے پر وہ ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ ٹال گیا تھا

آج کا دن انفال کا ہے خالو اسی لیے اس سے سپیشل ملنے آیا ہوں۔۔۔ جزیل کے جواب پر وہ مسکرا اٹھے تھے۔۔۔ ملک صاحب میرے خیال سے اب رخصتی کر دینی چاہیے۔۔۔۔ ان کی بات کو ٹوکتا باسل سپاٹ لہجے میں بولا تھا جزیل نے ناگواریت سے باسل کو دیکھا تھا یوں انفال کا باسل سے سادگی سے نکاح اسے کسی گڑبڑ کا بتا رہا تھا مگر وہ فحال چپ کر گیا تھا

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

ہاں ہاں۔۔۔ ضرور۔۔۔ اسے جواب دیتے عمران صاحب نے زارا کو بلا لیا تھا سب کی موجودگی میں انفال کی رخصتی باسل کے ساتھ کر دی گئی تھی وہ روایتی دلہنوں کی طرح روئی نہیں تھی بلکہ مسکراتے ہوئے سب سے ملی تھی یہ آخری بار ہے جتنا مسکرا نا ہے مسکرا لو اس کے بعد تمہیں ہنسنے کا کوئی موقع نہیں ملے گا یہ باسل حمدانی کا خود سے وعدہ ہے۔۔۔ اس کی مسکراہٹ کو دیکھتا باسل نے خود سے عہد کیا تھا۔۔۔

خاموشی سے باسل کے گھر تک کا سفر کٹا تھا باسل ڈرائیونگ کر رہا تھا جبکہ اس کے ساتھ ہی اگلی سیٹ پر انفال بیٹھی ونڈوسے باہر دیکھ رہی تھی اعظم باسل سے مل کر انفال کے گھر سے ہی س ایک بڑے سے گھر کے سامنے گاڑی روکتا باسل باہر نکلتا تھا اور دوسری طرف جا کر انفال کو گاڑی سے جھٹکے سے باہت نکالتا وہ گھسیٹنے لگا تھا

یہ کیا بد تمیزی ہے جاہل انسان چھوڑ مجھے۔۔۔ وہ بنا اپنے نئے بنے شوہر کا لحاظ کیے پھنکاری تھی گھر کے لاؤنچ میں داخل ہوتے باسل نے اسے جھٹکے سے زمین پر پھینکا تھا

ویکم ٹودی ہیل۔۔۔ مسز انفال۔۔۔ اس کی طرف دیکھتے وہ طنزیہ بولا تھا اس کی بات پر انفال گھبرا گئی تھی ک۔۔۔ کیا بکو اس کر رہے ہو؟ خود کو سنبھال کر کھڑے ہوتے اپنا لہجہ مضبوط کرتے اس نے باسل سے پوچھا تھا جو اس کی بات پر ہنسا تھا

وہ کہاوت تو سنی ہو گی جیسی کرنی ویسی بھرنی۔۔۔ اب تمہارے ساتھ وہ ہی ہونے لگا ہے۔۔۔ اس کے قریب آتے مضبوطی سے اس کا منہ دبوچ کر وہ بھی دھاڑا تھا انفال اس کی گرفت میں بری طرح پھنسی پھڑپھڑا رہی تھی

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

تمہارا میں یہ جو غور ہے نہ یہ ختم کر دو گا آگے تمہارے ساتھ کیا ہونے والا ہے تم سوچ بھی نہیں سکتی۔۔۔

مجھے تمہارے ساتھ نہیں رہنا بھاڑ میں جائے یہ نکاح۔۔۔۔ اور دور ہٹ کر کھڑے ہو مجھے اب دوبارہ چھونا

مت۔۔۔ ناگواریت سے بولتی وہ باسل سے خود کو چھڑواتی پیچھے ہٹی تھی۔۔۔

اس کی بات پر غصے سے پاگل ہوتے باسل نے اسے کمر سے تھام کر اپنے سینے سے لگایا تھا اس کی انگلیاں سختی سے

انفال کی کمر میں دھنس رہی تھی سہی کسر انفال کا منہ سختی سے دبوچ کر باسل نے پوری کردی تھی

میرے لمس سے ناگواریت ہو رہی تھیں تو اس جزیل کے ساتھ چپک کر کیوں کھڑی ہو رہی تھی بے شرم

عورت۔۔۔۔

اور رہی بات طلاق لینے کی تو تین سال سے پہلے تم مجھ سے ڈیوارس نہیں لے سکتی تمہارے باپ نے بزنس ڈیل کے

پیچھے درحقیقت تمہیں بیچا ہے اور اب اپنی قیمت وصول کر کے ہی تمہیں میں چھوڑوں گا۔۔۔

گھٹیا انسان بکو اس کر رہے ہو تم ڈیڈ ایسا نہیں کر سکتے۔۔۔ میں نے کسی ایسے ڈاکو مینٹ پر سائن ہی نہیں کیا جو کہے میں

تین سال تک تم جیسے شخص کے ساتھ رہوں گی۔۔۔ اور میرا جس کے ساتھ دل کرے گا میں چپک کر کھڑی

ہوں گی۔۔۔ تم مجھے روک نہیں سکتے۔۔۔ وہ غصے میں پھٹ پڑی تھی مگر مقابل بھی باسل تھا جس کو اس کے غصے

سے کوئی فرق نہیں پڑ رہا تھا

تمہاری یہ جوا کڑ ہے نہ یہ میں آج رات ہی ختم کر دوں گا تم پر اپنی ایسی چھاپ چھوڑوں گا کہ پرانے مردوں کے

پاس جانے کا بھی نہیں سوچو گی۔۔۔

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

باسل نے اس کے چہرے پر جھکتے بے دردی سے اس کے ہونٹوں کو نشانہ بنایا تھا اس کے کندھے پر مکہ جڑتے انفال اس کو خود سے دور کرنے کی ناکام سی کوشش کر رہی تھی مگر باسل بھی اپنی مرضی سے پیچھے ہٹا تھا۔۔۔ تمہارے ان زہریلے ہونٹوں کا ٹیسٹ اچھا ہے۔۔۔ بے شرمی سے بولتا خود کو چھڑواتی انفال کو وہ اب روم کی جانب لے جانے لگا تھا۔۔۔

باسل چھوڑو مجھے تمہارے ساتھ نہیں رہنا۔۔۔ باسل اس کے احتجاج کو نظر انداز کرتا اسے کمرے میں لے گیا تھا کمرے میں آتے باسل نے اسے بیڈ پر پھینکا تھا

انفال تیزی سے سیدھی ہوتی بیڈ سے اتری تھی باسل اس کو دیکھ کر مسکرایا تھا

ابھی رات بہت لمبی گزرنے والی ہے مسز انفال ابھی تم آرام سے میرا انتظار کرو میں پانچ منٹ میں فریش ہو کر آیا اپنا کوٹ اتار کر پھینکتا وہ روم کا ڈور لاک کر چکا تھا انفال کو باسل سے شدید خوف محسوس ہو رہا تھا جواب اسے کمرے میں اکیلا چھوڑتا و اشروم میں گھس چکا تھا

انفال تیزی سے دروازے کے پاس جا کر اسے کھولنے کی کوشش کرنے لگی تھی مگر لاک ہونے کی وجہ سے وہ ہل بھی نہیں رہا تھا

واشروم سے نکلتے باسل اس کی کوشش پر دھیرے سے مسکرایا تھا
مسز انفال۔۔۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

شٹ اپ یو چیپ گائے۔۔۔ تم جیسے ہوس زدہ مردوں کو اچھے سے جانتی ہوں جو پانچ سال میں نے تمہارے ساتھ کیا تھا تم وہ ہی ڈیزر کرتے ہو بلڈی سٹوپڈ۔۔۔۔ اس کو دیکھتی وہ غصے میں جو منہ میں آیا وہ بولتی گئی تھی ہوس زدہ مرد؟ چہرے پر پتھر یلے تاثرات سجائے سرد نظروں سے اس نے اور سے لے کر نیچے تک انفال کو گھورا تھا وہ اس کی طرف قدم بڑھانے لگا تھا جو اسے دیکھتی اپنی جگہ پر ہمت کرتی اکڑ کر کھڑی تھی ہاں یہ ہی ہو تم پوس زدہ شخص۔۔۔۔ تم۔۔۔۔ چٹاخ۔۔۔ اس کے منہ پر اچانک تھپڑ پڑنے سے وہ سن ہو گئی تھی تمہیں میں اب ہوس کیا ہوتی ہے یہ دکھاؤں گا اور اچھے سے بتاؤں گا بھی۔۔۔ وہ جو دوا شروع میں سے اپنے غصے کو ٹھنڈا کر کے نکلا تھا اب ایسا غصے میں اندھا ہوا تھا کہ اسے کچھ خبر نہ تھی وہ کیا کر رہا تھا باسل بے سن سی کھڑی انفال کی گردن میں ہاتھ ڈال کر اس کا دوپٹہ کھینچ کر نیچے پھینکا تھا اور اس کی صاف شفاف گردن پر جھکتا اپنا لمس چھوڑا تھا انفال اس کا لمس محسوس کرتی ہوش میں آتی اس سے دور ہونے لگی تھی جب باسل نے اس کی گردن پر زور سے اپنے دانت گاڑے تھے سسی۔۔۔۔ وہ اپنی گردن پر تکلیف محسوس کرتی سسکی تھی۔۔۔ اس کے کندھے سے شرٹ کھسکاتے وہاں بھی باسل نے اپنے نشان چھوڑے تھے کندھے سے گردن اور گردن سے چہرے تک کا سفر کرتے باسل نے اس کے ہونٹوں کو سختی سے اپنی گرفت میں لیتے اپنی گرفت میں پھڑ پھڑاتی انفال کی سانسوں کو بھی خود میں قید کرتے اس نے زور سے اس کے ہونٹوں پر کاٹا تھا

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

خون کا ذائقہ اپنے منہ میں محسوس کرتے اور اس کا وحشیانہ لمس سے وہ بے جان سی ہو گئی تھی۔۔۔۔۔
یہ رات بہت لمبی ہو گی مسز انفال۔۔۔۔۔ اس کی سانسوں کو بخشتے وہ اس کے کان میں سرگوشیانہ بولا تھا اس کی بات پر
انفال خوف سے کپکپا اٹھی تھی۔۔۔۔۔

صبح سویرے کاٹم تھا عائشہ اور ریحان صاحب جزیل کے اٹھنے کا انتظار کر رہے تھے انھیں صبح ہی ملازمہ سے خبر ملی
تھی کہ جزیل کل کسی لڑکی کو گھر لایا تھا
ان دونوں کو جزیل پر یقین تھا مگر ابھی وہ اس سے ایک بار پوچھ کر تسلی کرنا چاہتے تھے
گڈ مارنگ موم اینڈ ڈیڈ۔۔۔ معمول کے برخلاف جزیل کا خوشگوار لہجہ دیکھ کر دونوں ہی حیران ہو گئے تھے ورنہ ایک
عرصہ ہو چکا تھا جو اس نے کبھی خوشی کا اظہار کیا ہو۔
گڈ مارنگ بیٹا بیٹھو تم سے بات کرنی ہے۔۔۔ جزیل کو کیچن کی طرف جاتا دیکھ کر عائشہ بولی تھی
جی موم کوئی بات کرنی ہے؟ اس نے سوالیہ نگاہوں سے ان کی طرف دیکھا تھا
تم کس لڑکی کو گھر لائے ہو جزیل۔۔۔ ریحان صاحب نے اس سے پوچھا تھا
عائشہ کو۔۔۔ اس کا نام بتا کر وہ ہلکا سا مسکرایا تھا عائشہ کا نام سن کر عائشہ اور ریحان نے حیرت سے ایک دوسرے کی
طرف دیکھا تھا

ملازمہ کو عائشہ کے لیے ناشتہ بنانے کا بول کر وہ کنفیوز کھڑے اپنے ماں باپ کے پاس آیا تھا

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

اسلام علیکم

ہمارے ارد گرد بہت سے کردار ہیں جو کہ ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے۔۔ اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو لکھ رہے ہیں تو ریڈرز چوائس آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہے ہیں جہاں آپ ان کہانیوں نہ صرف اچھے سے بیان کر سکیں گے بلکہ آپ کی صلاحیتوں کا لوہا بھی منوا سکتے ہیں۔ ریڈرز چوائس کا حصہ بنئے اور اپنی صلاحیتوں کو اجاگر کرتے ہوئے ہم کو اپنی تحریر (ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، مضامین، کوکنگ ریسیپی) اردو میں لکھ کر ہم کو بھیجیں۔ ہم آپ کی ان تحریروں کو ایک ہفتے کے اندر اپنے ویب بلاگز (ویب سائٹس)، سوشل میڈیا گروپس، اور پیجز پر پبلش کریں گے انشاء اللہ۔ مزید تفصیلات کے لیے رابطہ کریں۔

Email Address: mobimalik83@gmail.com

Facebook ID: <https://web.facebook.com/mubarra1>

Instagram: <https://www.instagram.com/mobi8741/?hl=en>

Facebook Groups: READERS CHOICE, NOVELS FOR YOU ALL IN

ONE REQUEST NOVEL ONLY READERS CHOICE

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

وہ زندہ ہے کسی نے آپ لوگوں کو اس کے مرنے کی جھوٹی خبر دی تھی۔۔۔ وہ ان کے قریب جاتا بتانے لگا تھا لیکن عافیہ اور حیان نے ہمیں خود بتایا تھا کہ عافیہ نہیں رہی۔۔۔ پھر یہ اچانک سے عافیہ زندہ کیسے ہو گئی ہے؟۔۔۔ عائشہ نے حیرانی سے پوچھا تھا

یہ تو اب عافیہ اور حیان ہی بتا سکتے ہیں موم۔۔۔ وہ اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا ہوا بولا تھا ہم۔۔۔۔۔ ٹھیک ہے اسے ہم سے ملو او۔۔۔ بلکہ ایسا کرو ناشتے کے لیے اسے نیچے بلا لو۔۔۔۔۔ موم اس کی طبیعت نہیں ٹھیک ابھی وہ کسی سے بھی نہیں مل رہی۔۔۔ وہ عائشہ کی بات پر جو ابابولا تھا اچھا جاؤ اسے ناشتہ کرو او۔۔۔ پھر تفصیلی بات کریں گے۔۔۔ ملازمہ کے ناشتے کی ٹرے لانے پر عائشہ نے کہا تھا وہ ملازمہ سے ٹرے پکڑتا عافیہ کے روم میں چلا گیا تھا۔۔۔

صبح کی کرنیں چھنا کر کھڑکی کے ذریعے روم میں داخل ہو رہی تھیں وہ جو گہری نیند میں پڑی تھی اپنے چہرے پر روشنی پڑنے سے ناک منہ چڑھاتے اس نے اپنی نیند سے بھری آنکھیں کھول کر گھڑی پر ٹائم دیکھا تھا ابھی سات بج رہے تھے

وہ اپنے منہ پر کمفرٹر لے کر ابھی دو منٹ کے لیے سوئی ہی تھی کہ سائیڈ ٹیبل پر پڑے الارم کے اچانک بجنے پر اس کی دوبارہ آنکھ کھل گئی تھی

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

غصے سے الارم بند کر کے وہ اٹھی تھی رات کو اچانک ہی باسل اسے روم میں چھوڑ کر چلا گیا تھا اس کے بعد ساری رات وہ واپس نہیں آیا تھا جس پر شکر ادا کرتی انفال کپڑے چنچ کر کے روم کو لاک لگا کر آرام سے سو گئی تھی باسل جو رات کو اس کو سبق سکھانا چاہتا تھا مگر اچانک ہی غصے کو ٹھنڈا کرتے جب اس نے سوچا کہ وہ کیا کرنے جا رہا ہے تو اسی وقت وہ انفال کو چھوڑ کر اعظم کے پاس چلا گیا تھا اعظم کے ساتھ اس نے ساری رات سگریٹ پیتے یا پھر اپنی فائننگ کی پریکٹس کرتے گزاری تھی

صبح اعظم کے بولنے پر وہ واپس گھر لوٹا تھا نیند سے اس کی آنکھوں میں سرخ ڈورے پڑے ہوئے تھے مسلسل سگریٹ پینے اور تھکاوٹ سے اس کا سر پھٹ رہا تھا وہ اپنا ماتھا مسلتا اپنے روم میں گیا تھا لیکن جب اس نے دروازہ کھولنے کی کوشش کی تو لاکڈ دروازہ دیکھ کر اس کی رگیں تن گئی تھیں لیکن اپنے پاس اضافی موجود چابی نکال کر وہ روم میں داخل ہوا تھا جہاں اسے بیڈ پر بیٹھی انفال میڈم نیند کے جھونکے کھاتے ادھر ادھر جھولتے دکھائی دے رہی تھیں جس چہرے کو دیکھ کر وہ کبھی پاگلوں کی طرح مسکراتا تھا اب اس چہرے پر اسے صرف بد صورتی ہی دکھائی دیتی تھی

ایک طرف پڑا اس اٹھا کر اس نے زور سے زمین پر مارا تھا جس سے جھٹکے سے نیند میں جھولتی انفال سیدھی ہو کر بیٹھ گئی تھی

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

اٹھو اور جا کر ناشتہ بناؤ اس کے بعد سارے گھر کی صفائی کرنا۔۔۔ اسے حکم دیتا وہ الماری سے اپنے کپڑے نکالنے لگا

تھا

ہا ہا ہا۔۔۔ اچھا مزاق تھا لیکن ابھی مجھے تمہارے ایسے مزید چیپ جو کس سننے کا موڈ نہیں ہے۔۔۔ مجھے سکون سے

سونے دو۔۔۔

باسل کی بات پر استہزایہ ہنستی وہ کروٹ لے کر لیٹ گئی تھی جب ایک ہی جست میں اس کے پاس پہنچتے باسل نے

اس کے تکیے پر پھیلے بالوں کو زور سے اپنی گرفت میں لیا تھا

آہ۔۔۔ اپنے سر میں تکلیف محسوس کرتے بے ساختہ اس کے منہ سے سسکی نکلی تھی۔۔۔

کیا بکواس کی تم نے ابھی؟ چیپ جو کس؟۔۔۔

چھوڑو مجھے پاگل انسان۔۔۔ اس کی بات کے جواب میں وہ چیخی تھی

اتنی آسانی سے تمہیں میں بخشنے والا نہیں ہوں اگر تم نہیں چاہتی کہ تمہاری زبان میں کاٹ دو تو فوراً اٹھ کر اپنا کام

کرو۔۔۔ مفت میں روٹیاں توڑنے کے لیے تمہیں نہیں لایا۔۔۔ قیمت ادا کی ہے تمہارے باپ کو۔۔۔

باسل کی باتوں سے شرمندگی سے انفال کا چہرہ سرخ ہوا تھا

زبان کاٹوں گے؟ کاٹ دو۔۔۔ لیکن میں کوئی کام نہیں کروں گی۔۔۔ وہ ضدی لہجے میں اس کی بات کو ہوا میں اڑاتی

بولی تھی۔۔۔

باسل اس کی بات پر طنزیہ مسکرایا تھا اس کی مسکراہٹ دیکھتے انفال کو خوف محسوس ہوا تھا

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

ہمممم۔۔۔ اس کے بال چھوڑتا وہ اپنے چہرے پر ہاتھ بغیر تا کرے میں ارد گرد دیکھتا کوئی چیز ڈھونڈ رہا تھا
انفال اس کے چھوڑنے پر خوش ہو گئی تھی اسے لگا تھا کہ باسل مزاق کر رہا تھا مگر اصل خوف و ڈر اسے تب محسوس
ہوا جب ایک دراز میں سے بڑی سے تیز کینچی نکالتا باسل طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ اس کی طرف بڑھنے لگا تھا وہ
اس کو اپنے قریب آتے دیکھ کر بیڈ سے اٹھتی اٹھتی قدم اٹھانے لگی تھی
آخری بار پوچھ رہا ہوں زبان کٹوانی ہے یا میرا حکم ماننا ہے؟ اس کی طرف بڑھتے سخت سنجیدہ لہجے میں پوچھتا باسل
انفال کو پاگل انسان لگ رہا تھا

م۔۔۔ میں تمہارا کام کروں گی۔۔۔ باسل کے سامنے اس کی ساری بہادری جھاگ کی طرح بیٹھ گئی تھی
فوراً فریش ہو کر میرا ناشتہ بناؤ میں ابھی دس منٹ تک ناشتے کے لیے آرہا ہوں ناشتے کے فوراً بعد سارے گھر کی
صفائی کر دینا کیونکہ گندگی مجھے بالکل نہیں پسند۔۔۔ سر دلہجے میں اسے حکم دیتا باسل اپنے کپڑے لیتا ساتھ والے
روم میں شاور لینے چلا گیا تھا
انفال پاؤں پٹھکتی تیزی سے فریش ہونے چلی گئی تھی ورنہ کوئی بعید نہ تھا کہ باسل اسے ہی فرائی کر کے کھا
لیتا۔۔۔

READERS CHOICE

حیاں رات کو اپنے گانے کی پریکٹس کرتا صوفے پر ہی سو گیا تھا عافیہ آج جلدی آگئی تھی اسے صوفے پر سوتا دیکھ
کر اسے زیادہ حیرانی نہ ہوئی تھی

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

اسے بنا کسی چادر کے لیٹے دیکھ کر عافیہ کو اس پر رحم آیا تھا اس نے ارد گرد دیکھتے ایک جگہ پڑی چادر اٹھا کر حیان پر دی تھی پھر کچھ سوچتے اس نے اپنے بیگ سے مار کر نکالی تھی وہ پنجنوں کے بل زمین پر بیٹھتی اس کے چہرے پر مار کر سے مختلف نقوش بنانے لگی تھی حیان اپنے چہرے پر کچھ محسوس کرتا ہلکا سا ہلاتھا عافیہ فوراً مار کر بند کر کے تیزی سے اٹھ کر اس سے دور ہٹی تھی شکر ہے کام ہو گیا میرا۔۔۔ اب آئے گا مزاز کو ٹاجن۔۔۔ اس کے چہرے کو دیکھتی اپنا قہقہہ روکتی وہ کوئی گانا گنگنائی ہوئی خوشگوار موڈ میں جا کر اپنا کام کرنے لگی تھی حیان کی کچھ دیر بعد آنکھ کھل گئی تھی وہ اٹھتا باہر نکلا تھا جہاں ایک لاؤنچ میں صوفے پر بیٹھی عافیہ کافی پیتی کوئی کام کر رہی تھی اسے ایک نظر دیکھتا وہ تازو ہوا کھانے کے لیے باہر نکلا تھا جہاں ملازم کام کر رہے تھے اسے دیکھتے ملازم ہنسنے لگے تھے لیکن حیان کی غصے سے بھری نظروں سے وہ لوگ ڈر کر اپنی ہنسی روک گئے تھے حیان چلتا ہوا کھڑکی کے پاس آیا تھا جہاں اپنا چہرہ دیکھتے اس کی آنکھیں پھٹی پھٹی رہ گئی تھیں اس کے گالوں پر مار کر سے گول نشان بنا کر انھیں بھرا ہوا تھا جبکہ ماتھے اور ناک پر چھوٹے چھوٹے ستارے بنائے ہوئے تھے ایک سیکنڈ میں اسے پتا چل گیا تھا کہ یہ عافیہ کی شرارت ہے وہ اپنا غصہ روکتا کچھ سوچتا گھر کے اندر گیا تھا عافیہ اسے دیکھ کر اپنی ہنسی دوبار ہی تھی اسے لگ رہا تھا حیان کو ابھی اپنے چہرے کے حال کا پتا نہیں مگر اسے کیا خبر تھی وہ اس کے ساتھ کیا کرنے والا تھا

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

ملازمہ کو بول کر اس نے ٹھنڈا برف والا پانی منگوایا تھا اپنے بیڈروم میں آتے منہ اچھے سے دھو کر اس نے بہت مشکل سے مار کر کے نشان مٹائے تھے اس کا سارا چہرہ رگڑنے کی وجہ سے سرخ ہو گیا تھا

اپنے بیڈروم میں آتے اس نے دراز کھنگالے تھے جب اسے اپنی مطلوبہ چیز ملی تھی وہ سبز رنگ تھا جو کسی پر پھینکا جائے یا پانی میں ملا کر اس پر گرایا جائے تو وہ دو تین گھنٹے تک اترتا نہیں تھا اس نے یہ والا پرینک اپنی پرانی اسسٹنٹ کے ساتھ کیا تھا تبھی وہ بیچاری اس سے تنگ آ کر جو ب چھوڑ کر چلی گئی تھی

ٹھنڈے پانی کے بھرے جگ میں رنگ ملاتا وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا عافیہ کی طرف بڑھ رہا تھا عافیہ کے قریب پہنچ کر اس کے سر پر اس نے سارا جگہ الٹ دیا تھا

عافیہ ٹھنڈا پانی خود پر گرنے سے ایک پل کو سن ہو گئی تھی فوراً اٹھ کر کھڑے ہوتے اس نے خود پر نظر ڈالی تھی اس کا سارا ڈریس خراب ہو گیا تھا کچھ کاغذات بھی خراب ہو گئے تھے جلتی پر تیل کا کام حیان کے قہقہے کر رہے تھے اب آیا چڑیل۔۔ آئندہ کے بعد مجھ سے پنک لیا تو پورے دن کے لیے سبز کر دوں گا ویسے اس رنگ کا اثر بھی بارہ گھنٹے تک۔۔۔۔ حیان نے بات روکتے عافیہ کا چہرہ دیکھا تھا جو خونخوار نگاہوں سے اسے گھور رہی تھی

مزاق کر رہا ہوں۔ اس کا اثر کچھ گھنٹوں تک رہے گا موٹی چڑیل اپنا منہ دھو کر فوراً تیار ہو جاؤ پھر شوٹنگ کے لیے بھی جانا ہے۔۔۔ اسے اپنی مسکراہٹ دکھاتا سٹی بجاتا پتی ہوئی کھڑی عافیہ کو چھوڑ کر چلا گیا تھا

اففف۔۔ بد تمیز، گدھا، کمینہ انسان، زکوٰۃ جن۔۔۔۔ اسے مختلف القابات سے نوازتی وہ جلی بھنی واشروم میں خود کو ٹھیک کرنے لگی تھی

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

مجھے چھوئیں مت۔۔ جزیل کا ہاتھ خود کی طرف بڑھتے دیکھ کر عانیہ ڈر کر پیچھے ہٹی تھی جزیل جب روم میں آیا تو عانیہ زمین پر بیٹھی ہوئی تھی اس نے قریب جاتے عانیہ کا کندھا ہلایا تھا جب وہ ڈر کر اٹھتی اس سے دور ہو کر کھڑی ہو گئی تھی

میں تمہیں چھوؤں گا نہیں لیکن اس کے لیے تمہیں کھانا کھانا پڑے گا۔۔ وہ بیڈ پر پڑی کھانے کی ٹرے کی طرف اشارہ کرتا بولا جس میں سے شاید ہی عانیہ نے کچھ کھایا تھا مجھے بھوک نہیں لگی۔۔ آنکھیں جھکاتی اپنی انگلیوں سے کھیلتے اس نے اتنی ہلکی آواز میں کہا تھا کہ بمشکل جزیل اس کے الفاظ سمجھ پایا تھا

بھوک کیوں نہیں لگی؟ اس کے کانپتے ہاتھوں کو بغور دیکھتے جزیل نے نرم لہجے میں استفسار کیا تھا مجھے نہیں کھانا۔۔ وہ اس بار زور سے چیخی تھی۔۔

عانیہ۔۔ جزیل عانیہ کو چیختے دیکھ کر گھبرا گیا تھا اس کا وجود کانپ رہا تھا اچھا کھانا نہ کھاؤ تم کوئی پھل کھا لو یا پھر دودھ کا گلاس پی لو۔۔ اس سے قدرے فاصلے پر کھڑے ہو کر جزیل نے کہا تھا

اس نے حیرت سے اپنی آنکھیں بڑی کر کے جزیل کو دیکھا تھا پھر وہ عجیب طریقے سے ہنسی تھی

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

تم بھی ان جیسے ہو۔۔۔ مجھ سے دور رہو ورنہ میں۔۔ میں خود کو مار لوں گی۔۔ وہ اچانک بیڈ کی طرف بڑھتی چیخ کو اٹھا کر اپنی گردن پر رکھتی بولی تھی کانٹے کی جگہ اس نے غلطی سے چیخ اٹھالیا تھا
جزیل جہاں اس کی بات پر پریشان ہو گیا تھا وہاں ہی اس کی معصومیت اور کم عقلی پر اپنے لب دبا کر مسکراہٹ روک رہا تھا

اوکے میں یہاں سے جا رہا ہوں تمہارا جودل کر رہا ہے کرو مگر خود کو کوئی نقصان نہ پہنچانا۔۔۔ جزیل نرم مسکراہٹ کے ساتھ بولتا اپنے کمرے میں جانے کے لیے مڑا تھا
رکو۔۔ تمہارا نام کیا ہے؟ اس کا نام یاد نہ آنے پر عانیہ نے ہلکے لہجے میں پوچھا تھا
جزیل۔۔ اس نے عانیہ کی طرف مڑتے جواب دیا تھا
کتنا مشکل سا نام ہے تمہارا جزیل میں بھول جاؤں گی۔۔۔ اُمم۔۔۔ تمہیں میں جازی پکارا کروں گی۔۔۔ وہ اس کا نام سنتی منہ بنا کر بول رہی تھی تھوڑی دیر پہلے والی جزیل کے ساتھ کی گئی اپنی لڑائی کو تو جیسے بھول ہی گئی تھی وہ۔۔۔
جزیل اس کے نام بولنے پر کھل کر مسکرایا تھا

اب جائیں یہاں سے۔۔۔ اور یہ کھانا بھی لے جائیں میں نے کھالیا ہے۔۔۔۔۔ جزیل سے بولتی وہ تیزی سے واشروم میں چلی گئی تھی

وہ ایک گہرا سانس لیتا دودھ کا گلاس اور فروٹ کا باؤل سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر باقی چیزیں لے کر باہر چلا گیا تھا

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

انفال فریش ہوتی کیچن میں کھڑی اجنبی نگاہوں سے ساری چیزوں کو دیکھ رہی تھی کبھی پانی کا گلاس اٹھ کر اس نے خود کبھی نہیں پیا تھا کیچن میں اس نے کبھی قدم نہ رکھا تھا اور اب کیچن میں کھڑی ہو کر اسے چولہا تک جلانے میں مشکل ہو رہی تھی

اپنا موبائل میں سے سرچ کرتے اس نے چائے بنانے کا طریقہ نکالا تھا باسل نے اسے چائے اور اولیٹ بنانے کا حکم دیا تھا

چائے کی ترکیب دیکھتے اس نے کیبنز کھول کر پین ڈھونڈنا شروع کیا تھا پانچ منٹ بعد مطلوبہ چیز کے ملنے پر اس نے اسے اوپر تک پانی سے بھر لیا تھا

پانی ابلنے کے لیے رکھ کر اس نے پتی اور چینی ڈھونڈنا شروع کی تھی مطلوبہ چیزوں کے ملنے پر وافر مقدار میں انھیں پانی میں ڈال کر اچھا خاصا جوش دیتے آخر میں دودھ نکالتے تنگ دلی سے کام لیتے تھوڑا سا دودھ ابلتی چائے میں ڈالتے اس کو وہ مزید ابلنے لگی تھی

جب چائے ابل کر باہر آنے لگی تو اس سے چولہا بند ہی نہیں ہو رہا تھا آدھی چائے اس کے چولہا بند کرتے کرتے باہر نکل آئی تھی

اس نے ناک منہ چڑھا کر اہلی ہوئی کالی سڑی چائے کو مطمئن نگاہوں سے دیکھتے اب اولیٹ بنانے کا طریقہ نکالنے کی بجائے سمپل انڈا فرائی کرنے کا طریقہ نکالا

فریج میں سے چھ انڈے نکالتے اس نے شلف پر رکھے تھے ایک باؤل انڈا پھینٹنے کے لیے اس نے رکھا تھا

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

انڈا جسے ہلکا سا شلف پر مار کر اسے توڑنے کا ویڈیو میں بتا رہے تھے انفال پوہڑنے وہ اتنی زور سے مارا کہ انڈا کھل کر اس کے ہاتھ میں سارا گر تائیچے زمین پر گرنے لگا تھا انفال نے گندا سا منہ بناتے فوراً اپنا ہاتھ دھویا تھا اب کی بار اس نے تھوڑا ہلکے سے انڈا مار کر اسے توڑا تھا اسی طرح تین انڈے بڑی محنت کے بعد توڑنے کر باؤل میں ڈال کر اس میں مصالحہ جات ڈال اسے اچھے سے میکس کرتے وہ آدھا تو نیچے ہی گر گئی تھی فرائی پین نکال کر چولہے پر رکھتے اس نے تیل خوش دلی سے پین میں ڈال کر اس کی نہر بنادی تھی آنچ درمیانی رکھتے اسے انڈا پین میں ڈالنے پر مشکل ہو رہی تھی

اپنی عقل کا استعمال کرتے اس نے کیبنز کھلتے کوئی چیز ڈھونڈنی چاہی تھی جس سے وہ آسانی سے انڈا پین میں ڈال دیتی۔۔ ایک بڑا سا چمچ مل جانے پر فتح یابی سے مسکراتے وہ اسے بھر بھر کر پین میں ڈال چکی تھی اپنی عقلمندی پر اس نے خود کو ادا دی تھی۔۔۔ سارا ناشتہ تیار کر کے اس نے صفائی سے اسے ایک ٹرے میں رکھا تھا

اب ناشتہ لے بھی آؤ کتنی دیر لگاؤ گی۔۔۔ جتنی تیزی سے زبان چلاتی ہو اس تیزی سے ہاتھ چلاؤ تو بندہ تعریف بھی کرے۔۔۔۔۔ باہر سے باسل کی آوازیں سن کر منہ بگاڑتے وہ ٹرے اٹھاتی باہر گئی تھی اس کے آگے ناشتہ رکھ کر وہ پیچھے ہٹی تھی باسل نے ایک تفصیلی نگاہ ناشتہ پر ڈالی تھی حد سے زیادہ کالی چائے کے ساتھ ڈارک براؤن انڈا دیکھنے میں ہی کھانے کے قابل نہ لگ رہا تھا

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

انفال پر ایک نظر ڈالتے اس نے انڈامنہ میں ڈالا تھا مگر پہلے ہی لقمے منہ میں ڈالتے اس نے فورامنہ سے باہر نکال دیا

تھا اس کے منہ میں انڈے کا چھلکا آیا تھا

پوہڑ لڑکی تمہیں اتنی عقل نہیں ہے کہ انڈے کے چھلکے اس کے اندر کس نہیں کرتے اور اس میں نمک کی جگہ تم نے چینی کی بھر مار کی ہوئی ہے کیا مجھے شوگر کروانے کا ارادہ پاگل لڑکی۔۔۔

اسے ڈانٹتے باسل نے چائے کا کپ اٹھاتے منہ سے لگایا تھا مگر ایک ہی گھونٹ آدھا اندر جانے کے بعد فورافوار کی صورت اس کے منہ سے باہر نکل آیا تھا

اوہ میرے اللہ مجھے صبر دے بے وقوف لڑکی چائے میں نمک ڈالا ہے یا نمک کی چائے بنائی ہے؟ اور اس میں نمک ڈالا ہی کیوں ہے تم نے؟ صبح صبح سارا موڈ خراب کر دیا ہے اب یہ ناشتہ تمہیں ہی مبارک تم یہ ناشتہ خود کرو اور ہاں پورے گھر کو میرے آنے سے پہلے شیشے کی طرح چمکا دینا ورنہ تمہارے ہاتھ کاٹ دوں گا۔۔۔ خاموش کھڑی انفال کو وہ غصے سے ڈانٹ رہا تھا

تم بد تمیز انسان احسان فراموش ایک تو میں نے تمہیں کھانا بنا کر دیا اوپر سے مجھے ہی تن ڈانٹ رہے ہو میں نے پہلے ہی بتایا تھا کہ مجھے کھانا بنانا نہیں آتا مگر تم بضد تھے میرے ہاتھ کا کھانے کے لیے اب کھاؤ یہ۔۔۔ اور مجھ سے کوئی صفائیاں نہیں ہوتی کوئی ملازمہ رکھو یہ کام کرنے کے لیے۔۔۔ باسل کی باتوں پر جو باؤہ چیخی تھی

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

مجھے تمہاری زبان کاٹنے میں ایک منٹ نہیں لگے گا انفال اس لیے منہ بند کر کے جو میں کہہ رہا ہوں نہ وہ کرتی جاؤ ورنہ تم پر زندگی اس سے بھی زیادہ مشکل کر دوں گا۔۔۔ اس کا گال تھپتھپا کر سخت گیر لہجے میں بولتا باسل انفال کو خاموش کروا گیا تھا۔۔

انفال کو سرد نظروں سے دیکھتا وہ لمبے لمبے ڈھگ بھرتا گھر سے نکل گیا تھا۔۔۔ انفال اس کے جانے کے بعد غصے میں پاؤں پٹھکتی ناشتہ اٹھا کر کچن میں لے گئی تھی

دور کھڑے حیان کو مشہور ماڈل کے ساتھ شوٹنگ کرواتے دیکھ کر وہ جل رہی تھی اسے خود سمجھ نہیں آرہی تھی حیان کو دوسری لڑکی کے ساتھ دیکھ کر اسے جلن کیوں محسوس ہو رہی تھی

اسلام علیکم! جی ڈیڈا بھی کام پر ہوں۔۔۔۔ عافیہ کو گھر سے اپنے باپ دلاور کا فون آیا تھا میں نے تم سے کہا تھا آج نہ جاؤ مگر تم نے تو میری بات نہ ماننے کی قسم کھائی ہوئی ہے میں بتا رہا ہوں عافیہ اگر ایک گھنٹے کے اندر اندر تم گھر نہ پہنچی پھر یہاں واپس آنے کا سوچنا مت۔۔۔۔ اسے سرزنش کرتے دلاور نے اسے کہا تھا

ڈیڈ۔۔۔ میں ایسے کیسے آسکتی ہوں؟؟ اس نے اپنا ماتھا مسلتے پوچھا تھا ابھی وہ سیٹ پر موجود تھی جہاں حیان کی شوٹنگ ہو رہی تھی

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

مجھے کچھ نہیں بتا رہے تھے والے تمہیں دیکھنے آنے والے ہیں تمہیں زرا سی بھی پرواہ ہے اگر تم نہ پہنچی اور میری انسلٹ کروائی تو یاد رکھنا اس بار میں تمہیں معاف نہیں کروں گا زبانیہ ٹھیک کہتی ہے میں نے تمہیں کچھ زیادہ ہے چھوٹ دے رکھی ہے۔۔۔ دلا اور صاحب کی باتیں سن کر اس نے تکلیف سے آنکھیں میچیں تھی گزرے سالوں میں اس کا اپنے باپ کے ساتھ تعلق پہلے جیسا نہ رہا تھا بلکہ ان کا تعلق اب باپ بیٹی سے ایک ملازم اور مالک جیسا ہو گیا تھا دلا اور صاحب اسے حکم دیتے تھے اور عافیہ چپ چاپ مان لیتی تھی

اوکے ڈیڈ میں پہنچ رہی ہوں۔۔۔ اس نے جواب دیتے کھٹاک سے فون بند کرتے حیان کو دیکھا تھا جو گانے کا سین شوٹ کرنا کر فارغ ہوا تھا

سر میرے گھر پر ایک ایمر جنسی آگئی ہے کیا میں ابھی جاسکتی ہوں؟ اس نے حیان کو پانی کی بوتل پکڑتے پوچھا تھا ابھی جانا ضروری ہے؟ حیان نے حیرت سے پوچھا تھا

ہاں۔۔۔ اس نے جواب دیا تھا

کیا ایمر جنسی آگئی ہے؟ پانی کی بوتل منہ کو لگاتے وہ سوالیہ نگاہوں سے عافیہ کو دیکھ رہا تھا

ڈیڈ نے بلایا ہے پلیز کیا میں جاسکتی ہوں اس نے بے چینی سے پوچھا تھا اس کے پریشان چہرے کو دیکھتے حیان نے اسے جانے کی اجازت دے دی تھی عافیہ فوراً اپنا بیگ لیتی وہاں سے نکل گئی تھی

انفال نے ناشتہ کیچن میں رکھنے کے بعد فوراً غصے سے عمران صاحب کو فون ملا یا تھا جو دوسری بیل پر اٹھایا گیا تھا

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

آپ میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتے ہیں ڈیڈ؟ تین سال کا کنٹریکٹ؟ آپ نے اپنا بزنس بچانے کے لیے مجھے بیچ دیا
آئی کانٹ بلیو دس۔۔۔ وہ غصے سے چیخی تھی

تمیز سے بات کرو انفال۔۔۔ تم خود اس پر راضی ہوئی تھی عیش و عشرت کی زندگی تمہیں ہی عزیز تھی تبھی تم
راضی ہوئی تھی۔۔۔ عمران صاحب نے بھی غصے سے جواب دیا تھا

وہ سائیکو انسان مجھے اپنی سو کو لڈ ملازمہ سمجھ کر کام کروا رہا۔۔۔ اور آپ لوگ خود مجھے اس گھٹیا انسان کے حوالے
کر کے میرے بل بوتے پر اپنا بزنس ٹھیک کر رہے ہیں۔۔۔ میں آپ کو بتا رہی ہوں ڈیڈ اس شخص کا ٹارچر میں
برداشت نہیں کر سکتی صبح مجھ سے زبردستی ناشتہ تیار کروانے کے بعد اب وہ مجھے سارے گھر کی صفائی کرنے کا بول
کر گیا ہے۔۔۔

یہ اتنے بڑے کام نہیں ہے انفال اگر تم اپنے شوہر کو کھانا بنا کر دے دو گی یا صفائی کر دو گی تو تمہارے ہاتھ نہیں
گھس جائیں گے۔۔۔ اس کی بات سن کر عمران صاحب بولے تھے

مجھے یقین نہیں آ رہا ڈیڈ یہ آپ کہہ رہے ہیں؟ اگر یہ اتنا بڑا مسئلہ نہیں ہے تو پھر اپنی بیوی سے بھی یہ کام کروائیں
میں بھی تو دیکھو موم کیسے آپ کے کام کرتی ہیں۔۔۔ انفال عمران صاحب کا جواب سن کر تپ اٹھی تھی
مجھے اس شخص کہ ساتھ ایک دن بھی نہیں رہنا ڈیو اس لے کر دیں مجھے۔۔۔ اور رہی بات آپ کے گرتے پڑتے
بزنس کی تو وہ جزیل سے میں بات کر کے صحیح کروادوں گی۔۔۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

کیا بکواس کر رہی ہو؟ انفال دماغ ٹھکانے پر ہے تمہارا؟ طلاق کے بارے میں دوبارہ سوچنا بھی مت ہمارے خاندان میں نہ کسی کی طلاق ہوئی ہے نہ ہوگی اب جیسا ہے باسل تمہارا شوہر اس کے ساتھ گزارا کرو۔۔۔ اس کے منہ سے طلاق کا لفظ سنتے عمران صاحب شدید طیش میں آتے بولتے انہوں نے فون کاٹ دیا تھا۔۔

ڈیم اٹ۔۔۔ بند فون کو کان سے ہٹاتے انفال نے بیڈ پر پھینک تھا اپنے باپ سے ہمدردی کی بجائے نصیحت سن کر وہ غصے میں پاگل ہوتی ارد گرد موجود چیزیں اٹھا کر پھینکنے لگی تھی بھاڑ میں جائیں سب۔۔۔ وہ سامان توڑتی بڑبڑائی تھی

وہ آفس سے واپس لوٹا تھا آتے ہی اس نے سب سے پہلے عائشہ سے عانیہ کی خبر لی تھی عائشہ نے اسے بتایا تھا وہ سارا دن کمرے سے نہیں نکلی اور دوپہر کا کھانا بھی اس نے نہیں کھایا تھا وہ فریش ہوتا عانیہ کے کمرے میں گیا تھا دروازہ ناک کرتا وہ روم میں داخل ہوا تھا عانیہ کھڑکی کے پاس کھڑی باہر نظر آتے لان کو دیکھ رہی تھی

کیا تم وہاں جانا چاہتی ہو؟ نیچے لان کو دیکھ کر اس نے عانیہ سے پوچھا تھا جو اچانک اس کی آواز سن کر ڈر گئی تھی ہاں۔۔۔ اس نے خود کو سنبھالتے جزیل کو جواب دیا تھا آجاؤ پھر چلتے ہیں۔۔۔ وہ اسے بسلتا دروازے کی طرف بڑھ گیا تھا اس نے دروازے کے پاس پہنچ کر مڑ کر عانیہ کو دیکھا تھا جو چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اس کے پیچھے آرہی تھی

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

اسے مسکرا کر دیکھتا جزیل اسے لان میں لے گیا تھا

ہائے۔۔۔۔۔ یہ پھول کتنے پیارے لگ رہے ہیں۔۔۔ وہ اشتیاق سے رنگ برنگے پھولوں کو دیکھتی دھیمی آواز میں بول رہی تھی

تم کراچی کیسے پہنچی تھی عانیہ؟۔۔ جزیل نے اس کے ساتھ کھڑے ہوتے پوچھا تھا
م۔۔۔ مجھے اپ۔۔۔ اپنے روم میں جانا ہے۔۔۔ اس کا سوال سن کر وہ گھبرا گئی تھی
پہلے میرے سوال کا جواب دو پھر تمہیں روم میں لے کر جاؤں گا۔۔۔ جزیل سنجیدگی سے گویا ہوا تھا
پ۔۔۔ پلیز مم۔۔۔ مجھے ر۔۔۔ روم میں جانا ہے۔۔۔ آہ۔۔۔ وہ رک رک کر بولتی اچانک زمین پر گری تھی
م۔۔۔ مجھے سانس۔۔۔ سانس نہیں آرہا۔۔۔ اس کی بگڑتی حالت دیکھ کر حیان بھی گھبرا گیا تھا
آئی ایم سوری عانیہ گہرے گہرے سانس لینے کی کوشش کرو۔۔۔ اس کا ہاتھ تھام کر سہلاتے ہوئے جزیل بول رہا تھا

وہ اس کی بات سن رہی تھی مگر اس کی سمجھ میں کچھ نہیں آرہا تھا دیکھتے ہی دیکھتے اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا تھا

بے ہوش ہونے سے پہلے بس اس نے جزیل کی آواز سنائی دی تھی

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

باسل شام کو جب گھر لوٹا تو ساری چیزیں ویسی ہی پڑی دیکھ کر اس کے ماتھے پر تیوری چڑھی تھی وہ کمرے میں جانے کی بجائے کیچن میں گیا تھا جہاں صبح کے گندے برتن سمیت کیچن بھی بکھرا پڑا تھا غصے سے اس کی رگیں تن گئی تھی فرج سے ٹھنڈا پانی نکال کر پیتے اس نے اپنا غصہ ٹھنڈا کرنے کی ناکام کوشش کی تھی

وہ پانی پینے کے بعد اپنے کمرے کی طرف گیا تھا کمرے کا دروازہ کھولتے ہی اس کا غصہ جو تھوڑا بہت ٹھنڈا ہوا تھا وہ دوبارہ اپنے جو بن پر پہنچ چکا تھا

واٹ ہسپنڈ ہئیر؟ بکھرے کمرے کو دیکھتے اس کی نظر بیڈ پر سکون سے سوئی انفال پر پڑی تھی

انفال۔۔۔ انفال۔۔ اس کا نام دانت کچکچا کر بولتے اس کا انفال کا گلہ دبانے کو دل کر رہا تھا

کچھ سوچتے وہ کمرے کا دروازہ بند کر تا باہر نکلا تھا اس نے تھوڑی دیر پہلے ایک بزنس پارٹی جو رات کو تھی اس میں آنے سے منع کیا تھا مگر اب وہ انفال کو سبق سکھانا چاہتا تھا تبھی اس نے اعظم کو فون کر کے بول دیا تھا وہ رات کو پارٹی میں انفال کے ساتھ آئے گا۔۔۔

فون کرنے کے بعد دوبارہ کمرے میں آتے اس نے سائیڈ ٹیبل پر پڑا پانی کا جگ اٹھا کر انفال پر الٹا تھا۔۔۔

یہ کیا بد تمیزی ہے؟۔۔۔ اپنی آرام دہ نیند سے اٹھتے اس نے غصے سے باسل کو دیکھا تھا

کیا تکلیف ہے تمہیں جو مجھے اٹھایا ہے۔۔۔ وہ بد لحاظی سے بولی تھی

مسز انفال۔۔۔ اس کے بال دبوج کر اس کا چہرہ پیچھے کی طرف موڑتے وہ غصے سے بولا تھا

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

ایک گھنٹے کے اندر اندر تم مجھے تیار ہو کر نیچے ملو ورنہ تمہارے صفائی نہ کرنے پر جو تمہیں میں نے بخش دیا ہے نہ اس کا بہت برا انجام ہو گا۔۔۔ اسے وارن کر تا وہ انا سوٹ لیتا فریش ہونے چلا گیا تھا گھٹیا انسان۔۔۔۔ اپنے سر کو سہلاتے وہ اونچی آواز میں بولی تھی اس گھٹیا انسان کی ہی اب تم بیوی ہو۔۔۔ واشر روم کے اندر سے باسل چیخ کر بولا تھا آہہ۔۔۔ تکیہ اٹھاتے ادھر ادھر پٹھکتے اس نے اپنا غصہ کم کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔

دلاور کے دوست کے بیٹے کا رشتہ تھا جو عافیہ کے لیے آیا تھا لڑکے والے عافیہ کو دیکھ کر جا چکے تھے اور ان کی طرف سے مثبت جواب ہی تھا

عافیہ نے ایک دوبار انکار کرنے کی کوشش کی تھی مگر دلاور صاحب نے سختی سے اسے بول دیا تھا کہ اگر اس کی مرضی ہو یا نہ ہو اگر رشتہ ہو گیا تو ایک ہفتے کے اندر اس کی انگیجمنٹ کر دی جائے گی کئی فری لائف جیسی اس نے کالج میں گزاری تھی وہ بالکل ویسی لائف گزارنا چاہتی تھی جہاں اس کا باپ پہلے کی طرح اس کا ساتھ دے مگر اب وقت بدل گیا تھا وہ بھی بدل گئی تھی

حیان کے سامنے مضبوط دکھنی والی وہ لڑکی اب پہلے جیسی بہادر نہ رہی تھی حالات نے اسے توڑ دیا تھا وہ بیڈ پر بیٹھی اپنا دکھتا سر دبا رہی تھی جب حیان کی کال اسے آئی تھی دو تین بار بھی اگنور کرنے کے باوجود حیان باز نہ آیا تو تنگ آ کر اس نے کال پک کر ہی لی تھی

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

عافیہ۔۔۔ دوسری طرف سے اس کی تکلیف دہ آواز سن کر وہ پریشان ہو گئی تھی

کیا ہوا ہے حیان آہی مین سر؟ اسنے فوراً بولا تھا

میرے پاؤں میں شوٹنگ کے ٹائم چوٹ لگ گئی ہے مجھے درد ہو رہا ہے۔۔۔ کوئی ملازم بھی گھر پر موجود نہیں ہے پلیز تم مجھے میڈسن اور کچھ کھانے کے لیے گھر دے کر جاسکتی ہو؟۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے میں تمہارے لیے کوئی پین کلا اور کھانے کو لے کر آتی ہوں۔۔۔ وہ چاہ کر بھی اسے منع نہیں کر پائی تھی حیان نے اسے جلدی آنے کا بولا تھا وہ تیزی سے اٹھتی اپنا ڈریس چینج کرتی بیگ اٹھا کر خاموشی سے گھر سے نکلی تھی

اس کے لیے میڈسن لیتی وہ برگر پہلے ہی آرڈر کر چکی تھی گارڈ کے دروازہ کھولنے پر اسے شدید حیرت ہوئی تھی حیان نے تو اس سے کہا تھا گھر میں کوئی ملازم نہیں ہے پھر اس کے جھوٹ بولنے کا سوچ کر وہ تپ اٹھی تھی تم نے مجھ سے جھوٹ بولا۔۔۔ گھر میں داخل ہوتے اسے چل پھرتے صحیح سلامت دیکھتے وہ جھنجھلا کر بولی تھی ہاں مجھے تمہاری ضرورت تھی تم نے میرے کہنے پر ویسے آنا نہیں تھا اسی لیے میں نے یہ بہانہ بنایا۔۔۔ وہ کندھے اچکا تا بے نیازی سے بولتا اپنے فریج سے چیزیں نکال کر ٹی وی لائونج کے ٹیبل پر رکھ رہا تھا۔۔۔

اب یہ کیا کر رہے ہو؟ کیا کوئی آرہا ہے۔۔۔ اس کو سامان رکھتے فیکھ کر اس نے حیرت سے پوچھا نہیں۔۔۔ تم بیٹھو ابھی تمہیں پتا چل جائے گا وہ ایک نظر ٹائم دیکھتا بولا تھا

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

عافیہ چپ کر کے اسے دیکھتی صوفے پر بیٹھ گئی تھی کچھ دیر بعد کیک ہاتھ میں پکڑتا حیان لاؤنچ میں داخل ہوا تھا عافیہ نے حیرت سے اسے دیکھتے عافیہ نے ٹائم دیکھا تھا تقریباً بارہ بج چکے تھے اگلا دن شروع ہو چکا تھا بیپی برتھ ڈے ٹومی۔۔۔ اس کو گنگنا تے دیکھ کر عافیہ کو پتا چلا تھا کہ حیان کی برتھ ڈے ہے۔۔۔

بیپی برتھ ڈے ٹویو۔۔۔ سوری مجھے پتا نہیں تھا ورنہ میں ضرور کوئی نہ کوئی گفٹ لے آتی۔۔۔ وہ نظریں جھکاتی بولی تھی

اٹس اوکے۔۔۔ کافی سالوں سے کسی جاننے والے کے ساتھ اپنی برتھ ڈے نہیں منائی تمہارے ساتھ سیلبریٹ کرنے کا ارادہ تھا۔۔۔ وہ کیک رکھتا ادا سی سے بولا تھا

تم اپنے گھر کیوں نہیں چلے جاتے جو بھی ہے وہ تمہارے ماں باپ ہیں معاف کر دیں گے ایک بار ٹرائے کرو۔۔۔

عافیہ کی بات پر اس نے دھیرے سے سر ہلایا تھا

میں اس بارے میں سوچوں گا۔۔۔ اس کی بات پر وہ مطمئن ہو گئی تھی خوشگوار ماحول میں کیک کاٹنے کے بعد حیان اسے کچھ دیر بعد گھر چھوڑ آیا تھا۔۔۔

انفال گرے رنگ کافل پاؤں تک فراک پہنے اپنی معمول سے ہٹ کر ڈریسنگ میں انکمفرٹیبل نظر آرہی تھی اگر باسل است زبردستی یہ ڈریس نہ پہننے کا بولتا تو یقیناً اس نے اپنا کوئی سٹائلش ساڈریس ہی پہننا تھا

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

وہ اس وقت باسل کے ساتھ پارٹی میں موجود تھی اسے اکیلا چھوڑ کر باسل خود سب سے مل رہا تھا وہ یہاں شدید بور ہو رہی تھی

ایک کونے میں کھڑی وہ کولڈ ڈرنک پی رہی تھی جب باسل اس کے قریب آیا تھا میرے ساتھ آؤ مجھے تمہیں کسی سے ملوانا ہے۔۔۔ باسل اس سے گویا ہوا تھا

مجھے کسی سے نہیں ملنا۔۔۔ وہ شخص بھی تمہارے جیسا گھٹیا ہی ہو گا۔۔۔ وہ منہ بگاڑ کر بولی تھی باسل اس کے جواب میں کچھ نہ بولا تھا دور کھڑا ویٹر باسل کا اشارہ پاتا ان کے قریب آتا ایسے گزرا کے انفال کے ہاتھ میں پکڑا جوس سیدھا باسل کے قیمتی سوٹ پر گر چکا تھا

چٹاخ۔۔۔ ایک زوردار تھپڑ کی آواز سارے ہال میں گونجی تھی اپنے منہ پر ہاتھ رکھے بے یقینی سے انفال نے باسل کو دیکھا تھا سب کی نگاہیں خود پر محسوس کرتے احساسِ زلت سے اس کا چہرہ سرخ پڑ گیا تھا یوڈیٹ عقل نہیں ہے تمہیں؟ دھیان کہاں ہے تمہارا؟ تمہاری اوقات سے بھی زیادہ مہنگا سوٹ ہے میرا۔۔۔ باسل اونچی آواز میں انفال سے بولا تھا اس کے الفاظ تقریباً وہی تھا جو ایک بار انفال نے اس کے لیے استعمال کیے تھے

اپنی مٹھیاں بھینجیں اس نے غصے سے باسل کو دیکھا تھا سب کے سامنے اپنی بے عزتی پر اس کی آنکھیں پانی سے بھر گئی تھیں۔۔۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

کیا ہوا ہے باسل؟ سب کو ان کے گرد کھڑا دیکھے کر اعظم ان کے پاس آیا تھا وہ ایک ضروری کال سننے باہر گیا تھا تبھی اسے اندر رونما ہونے والے واقعے کا علم نہ تھا۔۔۔

اس اڈیٹ نے میرا سوٹ خراب کر دیا ہے۔۔۔ طنزیہ آنکھوں سے انفال کو دیکھتے وہ اعظم سے بولا تھا

باسل جانے دو بات کو چلو یہاں سے۔۔۔ وہ سب کی توجہ ان کی طرف دیکھتا بولا تھا

باسل نے اس کی بات پر سب کو دیکھا تھا پھر سرخ چہرہ لیے نظریں جھکائے کھڑی انفال کو دیکھتے اس کی کلائی تھامتا وہ اسے باہر لے گیا تھا

ابھی یہ شروعات ہے مسز انفال تمہارے ساتھ بہت برا کروں گا۔۔۔ اسے گاڑی میں پھینکنے کے سے انداز میں بیٹھاتے وہ اعظم کو سب کچھ صحیح ہونے کی تسلی دیتا خود بھی بیٹھ گیا تھا۔۔۔

جزیل پریشان سا صوفے پر بیٹھا بیڈ پر سوئی عانیہ کو تک رہا تھا ڈاکٹر نے اسے بتایا تھا عانیہ کو سوئیر پینک اٹیک ہوا تھا جس کی وجہ سے وہ بے ہوش ہو گئی تھی

اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ عانیہ کے ساتھ ایسا کیا ہوا ہے جو وہ اتنی ڈری سہمی سی رہتی ہے اس نے عانیہ کے نانا اور نانی کو بھی ڈھونڈنے کی کوشش کی تھی مگر اسے صرف ناکامی ملی تھی

اسے پتا چلا تھا کہ وہ پانچ سال پہلے ہی اسلام آباد چھوڑ کر چلے گئے تھے وہ عانیہ کی جھوٹی موت کے پیچھے چھپی وجہ بھی جاننا چاہتا تھا مگر کوئی سرا اس کے ہاتھ نہیں لگ رہا تھا

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

اس سلسلے میں اس نے حیان اور عافیہ سے ملنے کا سوچا تھا حیان کی یاد تو اسے ہر وقت آتی تھی پھر فرزانہ اور عمر صاحب کو بھی حیان کی یاد میں ہر وقت اداس دیکھتے اسے کچھتاوا ہوتا تھا اگر وہ حیان پر غصہ نہ کرتا تو یقیناً اس وقت وہ ان کے گھر رہ رہا ہوتا اس طرح کم سے کم وہ فرزانہ اور عمر صاحب کی نظروں کے سامنے تو تھا انھوں نے جزیل کو کچھ نہ کہا تھا مگر ان کی شکوہ کن نگاہیں اسے شرمندہ سی کر دیتی تھی

اب اس نے اسے واپس لانے کا بھی عہد کیا تھا پھر چاہے اسے حیان کے کتنے ہی منتیں کیوں نہ کرنی پڑے۔۔۔ عافیہ کو ایک نظر دیکھتا وہ اس کے روم سے باہر نکلا تھا جب عافیہ نے اسے اپنے پاس بلایا تھا وہ عافیہ کے ساتھ باہر لان میں واک کر رہا تھا جب عافیہ اس سے بولی تھی

جزیل ہمیں عافیہ کے یہاں رہنے پر کوئی مسئلہ نہیں ہے مگر یہ مت بھولو وہ تمہارے لیے نامحرم ہے اور تم جانتے ہو تمہارے ڈیڈیہ پسند نہیں کرتے کہ تم بنا کسی رشتے کہ ہر وقت اس کے کمرے میں گھسے رہو۔۔۔ اگر تم اسے چاہتے ہو تو اس سے نکاح کر لو اس طرح ناہمیں کوئی اعتراض ہو گا نہ ہی تمہیں عافیہ کی دیکھ بھال کرنے میں کوئی مشکل ہوگی۔۔۔ عافیہ نے اسے سمجھایا تھا

میں آپ کی بات سمجھ رہا ہوں موم لیکن ابھی وہ مینٹلی سٹیبل نہیں ہے۔۔۔ وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتا ہوا بے چینی سے بولا تھا

جزیل ہمارا یہ ہی فیصلہ ہے یا تو تم اس سے نکاح کر لو یا پھر اسے کہیں اور چھوڑ آؤ۔۔۔ عافیہ نے غصے سے کہا تھا

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

او کے موم میں اس سے کچھ دنوں تک نکاح کر لوں گا۔۔۔ عائشہ کو جواب دیتا وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا تھا عائشہ بھی اس کے جواب سے مطمئن ہو گئی تھی وہ جزیل سے زیادہ تجربہ کار تھی انھیں زمانے کی اونچ نیچ کا احساس تھا تبھی اسے نکاح کے لیے اس نے کہا تھا

صنم او صنم۔۔۔ او میرے صنم یہ آنکھیں بولتی ہیں۔۔۔ ایک منٹ یہ آنکھیں کیا بولتی ہیں؟۔۔۔ نشے میں جھولتی سڑک کنارے اکیلے گھومتی آویزہ ایک جگہ رکتی اپنے چہرے پر انگلی رکھے پر سوچ انداز میں بول رہی تھی اس کی گاڑی کچھ دور خراب ہو گئی تھی اسی لیے گاڑی سے نکلتی وہ اب پیدل پی چل رہی تھی گزرتے وقت اور غلط دوستوں کی صحبت نے اس لڑکی کو اچھا خاصا بگاڑ دیا تھا سرخ رنگ کی سلیو لیس پنڈلیوں تک ڈریس پہنے لائٹ میک اپ اور کھلے بالوں میں وہ چلتی پھرتی خوبصورتی کی مورت لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

ڈمگاتے قدموں سے چلتی وہ اب دوبارہ چلنے لگی تھی تھوڑی دیر چلنے کے بعد وہ تھکتی سڑک کے درمیان میں ہی بیٹھ گئی تھی

ہائے میرے پاؤں۔۔۔ اپنے دکھتے پاؤں کو دیکھتے اس نے رونی صورت بنائی تھی۔۔۔۔۔

باسل آج کل بزی ہے مشکل ہے وہ اس ویک فائٹنگ کرے گا اس کی جگہ کسی اور کی فائٹ فکس کروادو۔۔۔ اپنے کان میں بلوٹو تھ لگائے کسی سے بات کرتا وہ گاڑی میں بیٹھا واپس اپنے گھر جا رہا تھا

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

اوکے میں ایک بار اس سے کنفرم کر لوں گا۔۔۔ فون پر موجود شخص کو جواب دیتے اس نے کان سے بلوٹو تھ

نکالتے ڈیش بورڈ میں پھینکا تھا

سنسان سڑک پر وہ جو فل سپیڈ سے گاڑی چلا رہا تھا کہ سڑک کے بیچ و بیچ کسی لڑکی کو بیٹھے دیکھ کر اس نے گاڑی کی

سپیڈ سلو کرتے ایک سائیڈ سے گاڑی گزاری تھی مگر پھر اس لڑکی کو اکیلے دیکھتے وہ اپنی گاڑی سے نکلا تھا

لڑکی تم یہاں سڑک پر بیٹھی کیا کر رہی ہو؟۔۔۔ اعظم نے اس کے پاس جاتے حیرت سے پوچھا تھا

میرے پاؤں درد کر رہے ہیں۔۔۔ آنکھوں میں آنسو لیے اپنی پالکوں کی جھالراٹھاتے اسے دیکھتے اس نے

معصومیت سے جواب دیا تھا

اگر پاؤں درد کر رہے ہیں پھر بھی سڑک کے درمیان میں کیوں بیٹھی ہو؟ رات کے اس وقت تمہارا باہر نکلنا خطرہ

سے خالی نہیں۔۔۔ اس کی آنکھوں میں دیکھتے اعظم نے کہا تھا اس کی حالت سے وہ اندازہ لگا چکا تھا کہ مقابل بیٹھی

لڑکی اپنے ہوش و حواس میں نہیں ہے۔۔۔

مجھ سے کھڑا نہیں ہوا جا رہا۔۔۔ مجھے اٹھالیں۔۔۔ اپنی باہیں اوپر کی طرف کرتی وہ اعظم کو مزید حیرت میں مبتلا کر

گئی تھی

دماغی حالت تمہاری ٹھیک ہے؟ خود اٹھو تم جہاں کہو گی میں چھوڑ آؤں گا مگر تمہیں اٹھانے والا میں بالکل نہیں

ہوں۔۔۔ وہ قطعیت سے بولا تھا

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

لیکن بگ بے بی سے خود اٹھا نہیں جائے گا۔۔۔ وہ نچلا ہونٹ باہر نکالتی اب رونے لگی تھی اس کے خود کو بگ بے بی بلانے پر اعظم کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ نمایا ہوئی تھی لیکن اسے اچانک اونچی اونچی آواش میں روتے دیکھ کر وہ گھبرا گیا تھا

اففف۔۔۔ کس مصیبت میں پھنس گیا ہوں اچھا بھلا جا رہا تھا پتا نہیں کیوں اپنی گاڑی روکی۔۔۔ اپنے ماتھے کو مسلتے دیکھ کر اس نے آویزہ کو دیکھا تھا

اس کو دیکھتے اعظم نے نیچے جھکتے اسے سہارا دے کر اٹھایا تھا اسے پکڑتے وہ اپنے ساتھ گاڑی کی طرف لے گیا تھا اسے گاڑی میں بیٹھاتے سیٹ بیلٹ باندھتے اس نے اس نوٹسکی لڑکی کو دیکھا تھا جواب خاموش ہوتی آنکھیں موند گئی تھی

اویں لڑکی۔۔۔ اپنی آنکھیں کھولو۔۔۔ کہاں جانا ہے تم نے؟؟ اسے سوتا دیکھ کر اعظم نے اس کا بازو دھلیا تھا مگر وہ بھی ایسی نیند کی وادیوں میں گم ہوئی کہ پھر اس نے اپنی آنکھیں نہیں کھولی تھیں

اس کے کندھے میں لٹکتا بیگ دیکھ کر اعظم نے اسے کھول کر اس کا فون نکالا تھا جس پر اس کی ماں کی لاتعداد مس کالز آئی ہوئی تھی

گاڑی میں بیٹھتے اس نے کال ملاتے اسے آویزہ کی ساری صورت حال بتاتے اس کی ماں زباریہ سے گھر کا ڈریس لیا تھا اس کے گھر کے پاس پہنچتے اعظم نے دوبارہ زباریہ کو کال کی تھی جس پر وہ فوراً باہر نکلی تھی تھینک یو۔۔۔ کیا تم ایک کام اور کر سکتے ہو۔۔۔ اس کا شکریہ ادا کرتے زباریہ نے پوچھا تھا۔۔۔

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

کیسا کام؟ اعظم نے بزاریت سے پوچھا تھا

اسے روم میں چھوڑ آؤ مجھ سے اسے سنبھالا نہیں جائے گا۔۔۔ وہ سوئی ہوئی آویزہ کو دیکھتے ہوئے بولی تھیں
اعظم ایک گہری سانس لیتا سوئی ہوئی آویزہ کو بازوؤں میں اٹھاتا اس کے مطلوبہ کمرے میں چھوڑتا ایک آخری نگاہ
اس پر ڈالتا واپس چلا گیا تھا۔۔۔

ت۔۔۔ تم تمھاری ہمت کیسے ہوئی مجھ پر ہاتھ اٹھانے کی۔۔۔ گھر میں داخل ہوتی انفال باسل پر پھٹ پڑی تھی
سوری۔۔۔ وہ کندھے اچکا تا طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ بولا تھا
سوری مائی فٹ۔۔۔ تم نے جان بوجھ کر وہ سب کیا تھا۔۔۔ وہ چیخی
ہاں سب کچھ میں نے پلین کیا تھا تمھاری یہ جو اکڑ ہے نہ اسے سب کے سامنے توڑنے پر مجھے سرور سامل گیا ہے مسز
انفال۔۔۔ چہرے پر مسکراہٹ سجائے بولتا انفال کو وہ زہر لگ رہا تھا غصے سے باسل کی طرف بڑھتے اس نے اس
کے منہ پر تھپڑ مارنا چاہا تھا مگر اس کا ارادہ جانتے باسل نے اس کا ہاتھ راستے میں ہی تھام لیا تھا
میں وہ کمزور باسل نہیں رہا جو تم سے بے عزتی کروا کر چپ رہا کرتا تھا میں باسل حمدانی ہوں جو لوگوں کو گھٹنے ٹیکنے پر
مجبور کر دیتا ہے۔۔۔ اس کا بازو کمر سے لگاتے وہ مڑوڑ چکا تھا
مجھے تکلیف ہو رہی ہے چھوڑو مجھے۔۔۔ وہ درد سے سسکا اٹھی تھی

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

یہ تکلیف تو کچھ بھی نہیں ہے ڈارلنگ۔۔۔ ابھی آگے جو تمہارے ساتھ ہو گا اس کا تمہیں اندازہ بھی نہیں

ہے۔۔۔ اس کو پورا گھماتے اب وہ اس کا بازو چھوڑتے اس کی کمر کو اپنے سینے سے لگا چکا تھا

وہ اس کی گرفت میں پھڑپھڑانے لگی تھی باسل نے اس کے بالوں کی مہک کو اپنے اندر اتارتے اس کی صاف

شفاف چمکتی گردن سے بال ہٹاتے وہاں اپنی انگلی پھیرنا شروع کی تھی

یہ کیا کر رہے ہو چھوڑو مجھے۔۔۔ اس کا لمس محسوس کرتی وہ تڑپ اٹھی تھی

پیار کر رہا ہوں۔۔۔ بے شرمی سے جواب دیتے اس نے جھک کر انفال کی گردن کو چوما تھا انفال اس کے ہونٹوں کا

لمس محسوس کرتی کپکپا اٹھی تھی اس نے غصے میں اپنا پاؤں زور سے باسل کے پاؤں پر مارا تھا

اس اچانک حملے پر باسل کی گرفت انفال پر کمزور ہوئی تھی وہ موقعے کا فائدہ اٹھاتی جھٹکے سے اس سے دور ہوئی تھی

آئینہ کے بعد مجھے چھونے کی کوشش مت کرنا ورنہ تمہارا منہ نوچ لوں گی۔۔۔ سرخ چہرے کے ساتھ اپنی گردن کو

زور زور سے مل کر اس کو صاف کرتی وہ پھنکاری تھی

کیا کہا دوبارہ کہنا؟ کیا کرو گی؟ منہ نوچو گی؟ ایک ایک لفظ کو چبا چبا کر بولتا باسل ایک ہی جست میں اس کے پاس

پہنچتا دوبارہ اسے اپنی گرفت میں لیتا اس کی گردن پر جھک چکا تھا

س۔۔۔ سوری میرا ایسا مطلب نہیں تھا۔۔۔ آہ۔۔۔ وہ بولتے ہوئے اچانک باسل کے دانت اپنی گردن پر گاڑنے

پر چیخا اٹھی تھی

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

اپنے ہاتھوں سے وہ باسل کو خود سے دور کرنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن باسل نے اس کے دونوں بازو مضبوطی سے اپنی قید میں کیے جا بجا اس کی گردن پر دانت گاڑھنے شروع کیے تھے

اپنا غصے ٹھنڈا ہونے پر اپنی گرفت میں نڈھال کھڑی انفال کو اس نے خود سے دور دھکا دیتے وہ لمبے لمبے ڈھگ بھرتا وہاں سے چلا گیا تھا

انفال زور سے زمین پر گری تھی غصے، بے بسی، زلت، خوف و تکلیف کے تاثرات کے ساتھ اس کا چہرہ ضبط سے سرخ ہو گیا تھا

کل تم نے بتایا نہیں تھا تمہیں کونسی ایمر جنسی آگئی تھی؟۔۔۔ اس کے سامنے بیٹھے کافی پیتے حیان نے کام کرتی عافیہ سے پوچھا تھا

شکر ہے آپ نے یاد دلادیا۔۔۔

یار یہ آپ کہنے کی ضرورت نہیں تم سیمپلی مجھے میرے نام سے بلایا کرو۔۔۔ اس کو فارمل ہو تا دیکھ کر حیان نے بیچ میں ٹوکتے کہا تھا۔۔۔

اوکے۔۔۔ اس کو جواب دیتے اس نے اپنے بیگ سے چاکلیٹ نکال کر حیان کی طرف بڑھائی تھی

میرا رشتہ ہو گیا ہے نیکسٹ ویک ۶ سگمنٹ ہے۔۔۔ اسے صبح ہی دلا اور صاحب نے یہ بتایا تھا جس پر وہ بالکل خوش نہیں تھی مگر حیان کو بتاتے اس نے زبردستی چہرے پر مسکراہٹ سجائی تھی

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

کیا؟ کافی پیتے حیان کے منہ سے فوارے کی صورت ساری کافی باہر نکل آئی تھی

تم خوش ہو؟ اپنا منہ صاف کرتے اس نے بے چینی سے پوچھا تھا

ہاں آخر میری انگیجمنٹ ہونے والی ہے میں خوش کیوں نہ ہوں گی۔۔۔ اپنے سامنے پڑے پیپرز کو دیکھتی وہ حیان

سے نظریں چرا کر بولی تھی

دس گڈ۔۔۔ وہ مسکرا کر اس کے ہاتھ سے چاکلیٹ لیتا بولا تھا

اس کے اتنے ٹھنڈے جواب پر عافیہ کو بالکل اچھا نہیں لگا۔۔۔ اسے امید تھی وہ اس سے اسرار کر کے پوچھے گا مگر

وہ تو مزے سے بیٹھا چاکلیٹ کھاتا موبائل استعمال کرنے لگا تھا

دوسری طرف بیٹھے حیان کے دل میں آگ سی لگ گئی تھی۔۔۔ وہ بے شک اس سے دور رہا تھا مگر اس کے پل پل

کی خبر اس نے رکھی تھی عافیہ کی اپنے ساتھ جو بھی اس نے خود لگوائی تھی

تمہاری انگیجمنٹ کو ایسی یادگار بناؤں گا ساری دنیا یاد رکھے گی۔۔۔ اس نے چاکلیٹ کو کھاتے ہوئے اداس چہرہ لیے

بیٹھی عافیہ کو گہری نگاہوں سے دیکھ کر کہا تھا

انفال کی کچھ فرینڈز نے اس کے لیے ایک سیلبریشن ڈنر کا اہتمام کیا تھا جس پر جانے کے لیے وہ تیار ہو رہی تھی

باسل ساری رات اور اگلے دن بھی گھر پر نہیں آیا تھا جس پر انفال خوش ہی دکھائی دے رہی تھی

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

اس نے صبح ہوتے ہی اپنے ڈیڈ کو باسل کے تھپڑ مارنے کا کال کر کے بتایا تھا مگر انھوں بجائے باسل کے خلاف کچھ بولنے کے انفال کو صبر و تحمل سے رہنے کا کہا تھا جس پر آگ بگولہ ہوتے وہ فون کاٹ گئی تھی اپنے باپ کی باتوں سے وہ خاصا دلبر داشتہ ہو گئی تھی تبھی عمران صاحب کے بار بار کال کرنے پر بھی وہ فون نہیں اٹھا رہی تھی باریک پر پل ساری میں اس کا سراپا مدہوش کن لگ رہا تھا اپنے میک اپ کو آخری ٹچ دیتی وہ اپنا کلچ اور موبائل اٹھاتی باہر نکلی تھی گھر میں کوئی گاڑی نہیں تھی اس وجہ سے اس نے اوپر منگوائی تھی وہ گاڑی کے آنے کے انتظام میں لاؤنچ میں کھڑی مسلسل اپنا پاؤں زمین پر مار رہی تھی موسم آج کل ٹھنڈا تھا جس پر اسے گھر کے اندر بھی ہلکی ہلکی سردی لگ رہی تھی اپنے سیلیولیس بازوؤں کو سہلاتی موبائل پر اوپر کے آنے کا میسج ملنے پر وہ باہر جانے لگی تھی جب فریش سا باسل گھر میں داخل ہوا تھا وہ کل سے اعظم کے گھر پر تھا آج اعظم کے اسرار پر وہ واپس گھر لوٹا تھا مگر تیار کھڑی انفال کی ڈریسنگ دیکھ کر اس کی رگیں تن گئی تھی شادی سے پہلے وہ جیسی بھی ڈریسنگ کرتی تھی اس سے باسل کو کوئی سروکار نہ تھا مگر اب، اب وہ اس کی بیوی تھی اور اپنی بیوی کو ایسے کپڑوں میں دیکھنا اسے بالکل منظور نہ تھا انفال باسل کو مکمل طور پر اگنور کرتی اس کے قریب سے گزرتی جانے لگی تھی جب اس کی کلائی تھامتے باسل نے اسے روکا تھا

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

تم ایسے میری بات نہیں مانو گی۔۔۔ باسل اسے دیکھ کر سر نفی میں ہلاتا اسے گھر کی پچھلی سائیڈ پر بنے لان کی طرف لے گیا تھا

یہاں سے ہلنے کی بھی کوشش مت کرنا ورنہ تمہارے ساتھ بہت برا پیش آؤں گا۔ اس دن صرف تھپڑ مارا تھا آج اگر تم نے مجھے غصہ دلایا تو اس تھپڑ سے بھی زیادہ برا تمہارے ساتھ کروں گا۔۔۔ اسے وارن کرتا وہ واپس اندر چلا گیا تھا

بھاڑ میں جاؤ کمینہ انسان۔۔۔ اللہ کرے تم مر جاؤ۔۔۔ اس کی باتوں سے انفال اپنی جگہ پر جم سی گئی تھی وہ ناجانے غصہ میں باسل کو کون کونسی بد دعائیں دینے لگی تھی

وہ پول سائیڈ پر بیٹھی اپنی گود میں رکھی پلیٹ سے فروٹس کھا رہی تھی اس کے گال پہلے کی نسبت کھانا وقت پد کھانے سے بھر گئے تھے مگر ابھی بھی وہ بہت تھوڑا کھانا ہی کھاتی تھی عائشہ اور جزیل لے ڈانٹے پر وہ تھوڑا زیادہ کھانا کھا لیتی تھی ورنہ مجال ہے جو وہ ایک مقررہ مقدار سے زیادہ کھالے۔

یہاں کیا کر رہی ہو عائشہ۔۔۔ اپنے نزدیک سے آوازیں سن کر وہ ڈر گئی تھی اپنی آنکھوں کو پھیلاتے اس نے جزیل کو معصومیت سے گھورا تھا

شرم نہیں آتی آپ کو۔۔۔ آپ کی وجہ سے میری جان بھی جاسکتی تھی۔۔۔ وہ جزیل کو دیکھتی ڈرامائی انداز میں بولی تھی اس کی پلیٹ سے فروٹ اٹھا کر اپنے منہ میں ڈالتا جزیل اس کی بات پر ہنس پڑا تھا

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

مجھے تم سے کچھ پوچھنا ہے عانیہ۔۔۔ جزیل نے اس کی طرف سنجیدگی سے دیکھا تھا

ک۔۔۔ کیا؟ اس نے پریشان نظروں سے جزیل کو دیکھا تھا

تم کراچی کیسے پہنچی؟

جزیل کے سوال پر اس کے چہرے کا رنگ فق ہوا تھا

م۔۔۔ مجھے گزرے سالوں کا کچھ خاص یاد نہیں ہے بس اتنا یاد ہے کہ مجھے زبردستی اس کمرے میں بند کیا گیا تھا
و۔۔۔ وہ لوگ ک۔۔۔ کچھ دوائیاں زبردستی دیتے تھے اور مجھے مارتے بھی تھے بس۔۔۔ اس نے ہچکچاتے ہوئے
اسے تفصیل سے آگاہ کیا تھا

کیا مطلب تمہیں کچھ یاد نہیں؟۔ اس نے حیرانی سے عانیہ کو دیکھا تھا جواب اپنے ہاتھوں سے کھیل رہی تھی
نہیں۔ اس نے صاف انکار کیا تھا۔۔

اچھا آ جاؤ باہر کہیں گھومنے چلتے ہیں کافی دن ہو گئے ہیں تم گھر میں ہی بند ہو۔۔۔ جزیل نے اسے زبردستی کھڑا کیا تھا
میں کہیں جانا نہیں چاہتی۔۔ اس نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا تھا
اس کے انکار کو انور کرتا وہ اسے اپنے ساتھ باہر گھومانے لے گیا تھا۔۔

READERS CHOICE *****

بھگی باریک پرپل ساری میں وہ لان کے بیچ و بیچ کھڑی تھی ٹھنڈی ہوا اس کے جسم سے ٹکرا رہی تھی جس سے وہ
کپکپا رہی تھی اپنے گرد بازو لپیٹے انفال نے غصے سے بھری نگاہوں سے گھر کی طرف دیکھ رہی تھی جہاں بالکنی میں

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

باسل حمدانی کافی پیتا ہوا ریلنگ سے ٹیک لگائے کھڑا اپنی ایکسرے کرتی نظروں سے اس کو مسلسل گھور رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ اپنے کانپتے ہونٹوں کو کاٹتی ہوئی اپنے ہاتھوں سے اپنے بازو سہلانے لگی تاکہ اپنے وجود کو تھوڑی حرارت پہنچا سکے ٹھنڈ سے اس کی ٹانگیں سن ہو چکی تھیں اور اب اسے اپنی ٹانگیں بھی بے جان لگنے لگی تھیں۔۔۔۔۔ وہ اپنے اوپر باسل کی نظروں کی تپش محسوس کر کے بار بار اپنا پہلو بدل رہی تھی۔۔۔۔۔ آخر جب اس کی ٹھنڈ میں کھڑے رہنے کے بعد بس ہو گئی تو وہ باسل کو ایک نظر دیکھتی گھر کے اندرونی حصے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔۔

بالکونی میں کھڑے باسل کی آنکھوں میں سرخی اتری تھی انفال کو اپنی بات نظر انداز کرتے دیکھ کر وہ لمبے لمبے ڈھگ بڑھتا ہوا سرخ چہرے کے ساتھ نیچے گیا جہاں انفال کہیں بھی اسے دکھائی نہ دی وہ مختلف کمروں کو کھول کر دیکھنے لگا مگر پھر رک کر اس نے زمین پر دیکھا جہاں سے مٹی کے نشان گیسٹ روم کی طرف جارہے تھے۔۔۔۔۔ وہ سرخ چہرے کے ساتھ تیزی سے گیسٹ روم کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تو سامنے کا منظر دیکھ کر وہ اپنی جگہ ساکت سا رہ گیا انفال اپنی ساری کاپلو گرائے کھڑی اپنے سلیو سلیس بلاؤز کی زپ کھول رہی تھی

آہہ۔۔۔۔۔
اسے دیکھ کر انفال کے منہ سے بے ساختہ چیخ نکلی تھی۔۔۔۔۔

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

ب۔۔۔۔۔ باسل۔۔۔۔۔ انفال نے کانپتی آواز میں اسے پکارا تھا جو مدہوش سا اسے دیکھتا ہوا اس کی جانب آنے لگا تھا۔۔۔۔۔

دودھیاں رنگت میں پرپل رنگ کی ساری اس کے حسن کو مزید دو بالا کر رہی تھی اوپر سے گہرا گلا اور سلیو سلیس بازوؤں کی وجہ سے وہ قیامت برپا کر رہی تھی وہ باسل کو دیکھتی بے ساختہ اپنے قدم پیچھے کو اٹھانے لگی تھی۔۔۔۔۔ زمین پر گرے اپنے ہی ساری کے پلو میں وہ پھنس کر زمین بوس ہونے لگی ہی تھی کہ باسل نے تیزی سے آگے بڑھ کر اسے کمر سے پکڑ کر تھاما تھا۔۔۔۔۔

آہ۔۔۔۔۔ انفال کی آنکھیں زمین پر گرنے کے خوف سے بے ساختہ بند ہوئی تھیں مگر جب خود کو اس نے زمین پر گرتے ہوئے محسوس نہ کیا اس نے اپنی بند کی ہوئی آنکھیں آہستہ سے کھولی تھی۔۔۔۔۔

انفال کی گرے آنکھیں باسل کی کالی گہری آنکھوں سے ٹکرائیں تھیں۔۔۔۔۔

باسل مبہوت سے اسے دیکھ رہا تھا اسے تو انفال کے پاس آنے کا مقصد بھی بھول گیا تھا باسل نے مدہوش ہوتے جھک کر اس کے نرم بالوں میں اپنا منہ دیا تھا اور گہرا سانس لے کر آہستہ سے اپنے دہکتے لب اس کی شہ رگ پر رکھے تھے۔۔۔۔۔

انفال نے اس کا لمس محسوس کر کے اپنی آنکھیں زور سے میچ لیں تھیں جب کہ اس کا تنفس بگڑنے لگا تھا۔۔۔۔۔

باسل نے جھک کر شدت سے اس کی گردن کو چوما تھا اور وہاں پر ہلکے سے اپنے دانت گاڑھے تھے۔۔۔۔۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

آہ۔۔۔ بے ساختہ انفال کراہی تھی اور اس کی شرٹ کو زور سے اپنی مٹھی میں دبوچا تھا۔۔۔ اس کے سخت ہاتھ اپنی کمر پر محسوس کر کے اس کا دل اچھل کر حلق میں آگیا تھا

میری بات اگنور کرنے کی تم نے ہمت بھی کیسے کی؟ اس کے سردی سے ٹھنڈے پڑتے ہونٹوں کو اپنے انگلیوں سے رگڑتے اس نے ایک ایک لفظ پر زور دے کر پوچھا تھا

م۔۔۔ مجھے سردی لگ رہی تھی۔۔۔ دوسری طرف چہرہ موڑتے اس نے اپنے نچلے ہونٹ کو دانتوں تلے دبا کر کہا تھا

باسل نے اس کی ایک ایک حرکت کو بغور دیکھا تھا

اپنے ہاتھ سے انفال کا چہرہ موڑتے باسل نے اس کے ہونٹوں کو شدت سے چوما تھا اس حرکت پر بے ساختہ انفال نے باسل کی شرٹ مٹھی میں پکڑی تھی

اس کی بند آنکھوں کو دیکھتے باسل کی آنکھوں میں جو خمار اتر رہا تھا وہ ایک جھٹکے میں غائب ہوا تھا

جاؤ جا کر فریش ہو جاؤ۔۔۔ اسے خود سے دور کرتے سرد آواز میں بولتا باسل اسے روم میں اکیلا چھوڑ کر جا چکا تھا

باسل کے جانے کے بعد وہ بھی پیر پٹھکتی واشروم میں چلی گئی تھی ورنہ اس طرح اپنی ذات کی توہین برداشت کرنا اب اس کے بس سے باہر ہوتا جا رہا تھا

READERS CHOICE

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

تمہیں زرا بھی عقل ہے اگر کل دلاور تمہیں نشے میں دھت دیکھ لیتا تو ہمارے لیے کتنی مشکل ہو سکتی تھی۔۔۔ آویزہ جو ابھی اپنا دکھتا سر تھا مے بیٹھی تھی اس کے روم میں آتے زباریہ نے اسے کھڑی کھڑی سنانا شروع کی تھی

پلیز موم بس کریں پہلے ہی میرا سر درد سے پھٹ رہا ہے۔۔۔ اپنا سر دباتے اس نے التجائیہ زباریہ سے کہا تھا اوہ میرا بچہ ایسی حرکتیں نہ کیا کرو۔۔۔ اس کو پانی کا گلاس پکڑا تے زباریہ نے اسے پیار سے کہا تھا وہ موم فرینڈز نے ضد کی تھی اس لیے تھوڑی پی لی ورنہ میں ایسے ڈرنک نہیں کرتی۔۔۔ اور یہ بتائیں میں گھر کیسے پہنچی؟ اس نے حیرانی سے پوچھا تھا کوئی اعظم نامی شخص تھا اسے تم سڑک کے درمیان میں گانا گاتی ملی تھی۔۔۔ زباریہ نے اسے بتایا تھا ہم۔ آپ میرے لیے کافی بنو ادیس میں فریش ہو جاؤں۔۔۔ بیڈ سے اٹھتے اس نے زباریہ سے بول کر وہ فریش ہونے چلی گئی تھی

وہ فارغ بیٹھی حیان کو گٹار بجاتے دیکھ رہی تھی جب اس کے موبائل پر ان ناؤن نمبر سے کال آئی اس نے ایک نظر حیان کو دیکھتے کال اٹینڈ کرتے وہ فون کان سے لگائے باہر آگئی تھی

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

دوسری طرف سے اپنے ہونے والے شوہر فیاض کی آواز اور بات سن کر اس کا خوشگوار موڈ پل میں غارت ہوا تھا
فیاض نے اسے انگریجمنٹ کی شاپنگ کے لیے فون کیا تھا وہ اسے پک کرنے کے لیے اس کو آنے والا تھا حیان کے گھر
کا ڈرائیو بتاتے وہ واپس اندر گئی تھی

حیان مجھے میرے فیاضی لینے آنے والا ہے اس لیے تھوڑی دیر میں چلی جاؤں گی۔۔ اس نے اپنا سامان سمیٹتے
حیان کو مصروف سے انداز میں بتایا تھا

تمہارا "فیاضی" تمہیں کہاں لے کر جانے والا ہے؟ اس نے فیاضی لفظ پر خاص زور دیتے سنجیدگی سے عافیہ کو دیکھتے
پوچھا تھا

انگریجمنٹ کی شاپنگ لے لیے۔۔ عافیہ نے مختصر سا جواب دیا تھا

اوہ۔۔۔ ہونٹوں کو گول کرتے اس نے سمجھنے والے انداز میں سر ہلایا تھا

وہ اٹھ کر اپنے روم میں جا کر پانچ منٹ بعد واپس آ کر صوفے پر بیٹھی عافیہ کے پاس بیٹھا تھا

کب تک آئے گا تمہارا یہ سو کوئلہ آئی مین لاکھوں میں ایک فیاضی؟ اس نے اپنے ہاتھ میں پکڑی ہٹ کو گھوماتے

ہوئے پوچھا تھا

وہ بس آنے ہی والا ہو گا۔۔ حیان کو گھورتے اس نے جواب دیا ہی تھا جب اس کے فون پر فیاض کا پیج موصول ہوا

تھا

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

یہ دیکھو آگیا ہے۔۔۔ اسے مسج دکھاتی وہ اپنا بیگ اٹھا مریا چل دی تھی جب پیچھے ہی حیان بھی اس کے ساتھ باپ پر آیا تھا

فیاض گاڑی میں بیٹھا عافیہ کا انتظار کر رہا تھا اسے دیکھتے ہی فیاض بولا تھا

جلدی آ جاؤ عافیہ۔۔۔ فرنٹ سیٹ کی طرف اشارہ کرتے وہ بولا تھا

عافیہ سر ہلا کر دوسری طرف سے جا کر گاڑی میں بیٹھنے والی تھی جب تیزی سے اس کے آگے سے گزرتا حیان جا کر

گاڑی میں فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گیا تھا

کون ہو تم؟ نکلو میری گاڑی سے باہر۔۔۔ فیاض حیان کو غصے سے بولا تھا عافیہ بھی حیان کی اس حرکت پر اپنی حیرانی

چھپاتی بیک سیٹ پر بیٹھ کر اب اشتیاق سے حیان کو دیکھ رہی تھی

میں مس عافیہ کا باڈی گارڈ ہوں اور ان کی حفاظت کے لیے ساتھ ہی رہتا ہوں۔۔۔ اپنے چہرہ کو ماسک لگائے سر کو

ہیٹ سے چھپائے وہ بھاری آواز میں بولا تھا

فیاض کی سوالیہ نگاہیں عافیہ کی طرف گئی تھیں

ج۔۔۔ جی جی فیاض ڈیڈ نے اسے میرے لیے ہائر کیا ہے۔۔۔ وہ حیان کو گھورتی اپنی مسکراہٹ چھپا کر فیاض سے بولی

تھی

جی پیاز جی میڈم سچ بول رہی ہیں۔۔۔ حیان مسکرا کر بولا تھا

شٹ اپ میرا نام فیاض ہے اور تم مجھے سر بولاؤ گے۔۔۔ حیان کے نام بگاڑنے پر وہ مزید تپ اٹھا تھا

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

فیاض جلدی کریں پھر شاپنگ میں بھی دیر ہو جائے گی۔۔۔ وہ آنکھیں پٹپٹا کر بات بگڑتی دیکھتے معصومیت سے گویا ہوئی تھی

ایک ناگوار نظر حیان پر ڈالتے فیاض نے گاڑی سٹارٹ کی تھی

جازی گاڑی روکیں۔۔۔ عانیہ کو باہر سے لہجہ کروا کر وہ واپس گھر لارہا تھا جب اچانک باہر پارک میں سونگ دیکھتی وہ چیخی تھی

آر کو اوکے؟ کیا تم ٹھیک ہو؟ اس نے پریشانی سے پوچھا تھا

مجھے جھولا لینا ہے اس سونگ پر۔۔۔ وہ پارک کی طرف اشارہ کرتی بچوں کی طرح چمکتی آنکھوں سے جزیل سے بولی تھی

پلیز۔۔۔ جزیل کی طرف سے کوئی جواب نہ سن کر وہ چیخی تھی

اچھایا ر دو منٹ ر کو گاڑی پارک کرنے دو۔۔۔ جزیل اس کو خوش دیکھ کر مسکرایا تھا ایک جگہ گاڑی پارک کرتے وہ اسے اپنے ساتھ لے کر نکلا تھا

سونگ کے پاس پہنچتے وہ فوراً اس پر بیٹھ گئی تھی اس وقت پارک تقریباً خالی تھی ان دونوں کے علاوہ وہاں کوئی نہ تھا مجھے جھولا دیں جازی۔۔۔۔ عانیہ مزے سے جا کر سونگ پر بیٹھتی بولی تھی

اس کی ریکوسٹ پر جزیل اس کے پیچھے جا کر اسے جھولا دینے لگا تھا

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

زور سے دیں جازی بچوں کی طرح یہ آہستہ آہستہ نہ دیں۔۔۔ وہ گردن موڑ کر جزیل سے بولی تھی جس نے فوراً
تابع داری سے گردن ہلاتے اب کی بار اسے تھوڑا زور سے جھولا دیا تھا
کھکھلا کر ہنستی ہلکی سی دھوپ میں کھلے بالوں کے ساتھ وہ جزیل کو اپنے دل میں اترتی محسوس ہو رہی تھی
شام ہوتے ہی آہستہ آہستہ بچے پارک میں آنے لگے تھے جنہیں دیکھتے ہی وہ دونوں وہاں سے نکل آئے تھے ایک
خوشگوار شام بتا کر وہ دونوں واپس گھر آچکے تھے
بات سنو عانیہ۔۔۔ ام۔۔۔ میں تم سے کچھ کہنا چاہتا ہوں۔۔۔ اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا وہ خاصا نروس لگ رہا تھا وہ
عانیہ کو کمرے تک چھوڑنے آیا تھا جب اچانک اس سے بولا تھا
جی؟ اس نے جزیل کی طرف دیکھا تھا
کیا تم مجھ سے شادی کرو گی؟ (کیا تم مجھ سے شادی کرو گی؟) وہ اتنی تیزی سے بولا تھا کہ عانیہ کو ایک لفظ بھی اس کا سمجھ
نہیں آیا تھا
کیا؟ مجھے سمجھ نہیں آئی؟ اس نے کنفیوز نظروں سے جزیل کو دیکھا تھا
کیا تم مجھ سے شادی کرو گی؟ ایک گہرا سانس لیتے وہ ٹھہر ٹھہر کر بولا تھا
اس کی بات سنتے عانیہ نے اپنی پلکیں بے یقینی سے کئی بار جھپکائی تھیں
م۔۔۔ م۔۔۔ میں سوچ کر جواب دوں گی۔۔۔ وہ تیزی سے بولتی اپنے کمرے کے اندر جاتی زور سے دروازہ بند کر چکی
تھی

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

اس کے جواب پر جزیل مایوس ہوتا اپنے کمرے میں چلا گیا تھا دوسری طرف روم کے دروازے سے ٹیک لگائے
کھڑی عانیہ کی دھڑکن دو سو کی سپیڈ سے چل رہی تھی
نہیں یہ کلر بہت ڈارک ہے پیاز سر۔۔۔ نیوی بلو کلر کی
نگینوں سے مزین فراک دیکھ کر وہ جھٹ سے فیاض کو زچ کرنے کے لیے بولا تھا دو گھنٹے ہو گئے تھے انھیں مال میں
گھومتے ہوئے جو چیز فیاض کو پسند آرہی تھی اس پر بار بار حیان اعتراض کر رہا تھا اب فیاض کا ضبط جواب دینے لگا تھا
وہ جب بھی حیان کو کچھ بولنے لگتا عافیہ اس کا غصہ ٹھنڈا کر دیتی تھی
شٹ اپ۔۔۔ اڈیٹ۔۔۔

فیاض یہ ڈریس دیکھیں۔۔۔ حیان کو فیاض سے بچانے کے لیے عافیہ نے ایک گرے رنگ کا فرل والے فراک کی
طرف اس کا دھیان بھٹکایا تھا

نہیں یہ بہت زیادہ ڈل کلر ہے۔۔۔ حیان نے ناک چڑھاتے اس ڈریس پر بھ اعتراض اٹھایا تھا
مجھے سمجھ نہیں آرہی میری انگلیجمنٹ تم سے ہو رہی ہے یا تمہارے باڈی گارڈ سے جو ہر ڈریس پر ایسے منع کر رہا ہے
جیسے اس نے یہ ڈریس پہنی ہے۔۔۔ فیاض نے تنگ آتے عافیہ سے کہا تھا جو دھیرے سے ہنس پڑی تھی
ویسے لگ ایسے ہی رہا تھا کہ وہ لوگ حیان کو ڈریس پسند کروا رہے تھے۔۔۔
یہ میری میڈم کی انگلیجمنٹ ہے اور میں نہیں چاہتا وہ کسی سے کم لگیں۔۔۔ حیان سنجیدگی سے دانت پیستے بولا تھا

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

واٹ ایور۔۔ تم باہر جا کر گاڑی کے پاس ویٹ کرو۔ اسے ہاتھ کے اشارے سے باہر جانے کا بولتا فیاض عافیہ کو ہاتھ سے پکڑ کر لے جانے لگا تھا جب ان کے درمیان میں زبردستی گھستے حیان نے عافیہ کا ہاتھ فیاض سے آزاد کر دیا تھا۔ عافیہ نے اس کی حرکت پر اپنی مسکراہٹ چھپائی تھی۔

آریو آؤٹ آف یور مائنڈ؟ غصے سے فیاض کا چہرہ سرخ پڑ گیا تھا

آئندہ کے بعد میڈم جی کو بنا اجازت کے چھو اتو تمہارا یہ ہاتھ توڑ دوں گا۔۔ اڈیٹ۔ ڈفر۔۔ حیان غصے سے ایسے بولا کہ فیاض گھبرا گیا تھا۔

حیان۔۔۔ معاملہ بگڑتے دیکھ کر عافیہ نے اسے ٹھنڈا کیا تھا۔ ایک گہرا سانس لیتے اس نے گھور کر فیاض کو دیکھا تھا۔ وہ ڈریس اچھی لگ رہی ہے۔۔ ڈسپلے میں لگی پیچ کلر کی آگے سے اوپن میکسی کی طرف حیان نے اشارہ کیا تھا۔ نہیں یہ کلر مجھے پسند نہیں۔۔ منہ بگاڑتے فیاض نے عافیہ سے کہا تھا۔

تم سے کسی نے پوچھا؟ یا تم نے پہننی ہے؟ حیان نے آنکھیں چھوٹی کرتے بھرپور سنجیدگی سے استفسار کیا تھا۔ دلاور انکل سے میں تمہاری شکایت کروں گا تم جیسے مڈل کلاس لوگوں کی اوقات کیا ہے پھر میں بتاؤں گا۔ فیاض بھڑک اٹھا تھا

حیان نے اس کی باتوں پر آنکھیں گھمائی تھی وہ اس سے کئی گنا زیادہ امیر تھا اور وہ اسے میڈل کلاس سمجھ رہا تھا۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

عافیہ پریشان نظروں سے دونوں کو دیکھ رہی تھی حیان کو تو وہ جتنا سمجھالے اس نے اپنی مرضی ہی کرنی ہوتی تھی لیکن فیاض پر اس کا کنٹرول نہ تھا وہ ان دونوں کو دیکھتی بس لب بھینچے کھڑی وقفے وقفے سے حیان کی باتوں پر مسکا رہی تھی۔

ہاہاہاہا۔۔۔ اس کا تم سے بدلہ بعد میں لوں گا مسٹر پیاز عرف دو نمبر فیاض۔۔۔ قہقہہ لگاتا حیان فیاض کو مزید سلگا گیا تھا

تم نے جو خریدنا ہو خرید لینا میں جا رہا ہے تمہارے اس باڈی گارڈ کو تو بعد میں پوچھوں گا۔۔۔ فیاض عافیہ سے بولتا انگلی اٹھا کر حیان کو وارن کرتا چلا گیا تھا ہاہاہا۔۔۔ یہ تمہارا فیانسی بڑا بزدل ہے۔

سٹوپڈ۔۔۔ چلو اب جلدی سے ڈریس لے لیں پھر کچھ کھاتے ہیں مجھے بھوک لگ رہی ہے۔ عافیہ کے کہنے کے بعد ان دونوں نے پیچ رنگ کی میسکی ہی خریدی تھی ساتھ میچنگ جیولری اور جو تا خریدتے کھانا کھا کر وہ دونوں گھر چلے گئے تھے۔

وہ اعظم سے مل کر واپس آیا تھا اس کی کل کراچی میں فائٹ تھی وہ جانے سے پہلے ایک بار انفال سے سکون سے بات کرنا چاہتا تھا۔

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

انفال باہر لان میں بیٹھی موبائل استعمال کرتی کافی پی رہی تھی کھلی بلیک رنگ کی شرٹ اور ٹراؤزر پہنے وہ جازبِ نظر لگ رہی تھی بالوں کا میسی سا جوڑا بنائے کچھ آوارہ لٹیں اس کے چہرے پر جھوم رہی تھیں ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کے ساتھ موسم کافی خوشگوار تھا۔

انفال کو تنگ کرنے کا سوچتا وہ دھیرے دھیرے قدم اٹھاتا آرام سے بنا آواز پیدا کیے اس کے پیچھے جا کر کھڑا ہوا تھا۔ اس کی بے اختیار نظر انفال کے موبائل پر پڑی تھی وہ کسی جے۔ بی نامی شخص کے ساتھ باتیں کر رہی تھی باسل کے ماتھے پر تیوری چڑھی تھی اس نے پیچھے سے انفال کے اوپر جھکتے اس کا موبائل کھینچا تھا۔ انفال بوکھلا کر کھڑی ہوئی تھی۔

جے بی نامی شخص کے ساتھ انفال کے میسجز دیکھ کر اس کی رگیں تن گئی تھی۔ اس نے غصے سے سرخ ہوتی آنکھوں سے انفال کو گھورا تھا۔

کون ہے یہ؟ اس کی آواز کی سختی سے انفال کانپ اٹھی تھی۔
میرا دوست۔۔ وہ دھیمی آواز میں منمنائی تھی۔

کیسا دوست؟ اس نے آگے بڑھتے انفال کے بالوں کو دبوچ کر پوچھا تھا۔

میں نے پوچھا جیسا دوست؟ اس کے بالوں پر مزید گرفت مضبوط کرتے وہ کوئی جواب نہ ملنے پر دھاڑا۔
یونیورسٹی فرینڈ۔۔ اپنے بالوں کو اس کی گرفت سے چھڑوانے کی کوشش کرتی اس کی آنکھیں تکلیف سے نم ہونے لگی تھیں۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

یونیورسٹی فرینڈ؟ مائی فٹ؟ انفال کا موبائل دیوار پر مارتے وہ توڑ چکا تھا۔

باسل تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ تمہاری سوچ کتنی گھٹیا ہے یہ مجھے آج معلوم ہوا ہے۔ وہ اپنا ٹوٹا موبائل دیکھ کر چیخی تھی۔

تیج تیج۔ اس سے بھی زیادہ میری گھٹیا سوچ ہے۔ وہ بولتا اس کے بالوں کو چھوڑتا بازو سے پکڑ کر کھینچتا ہوا اندر لے

گیا تھا گیسٹ روم کے قریب پہنچتے اسے اندر پھینکتے وہ باہر سے روم لاک کر چکا تھا۔

باسل یہ کیا حرکت ہے؟ نکالو مجھے یہاں سے۔ وہ دروازہ کولا کڈ دیکھ کر چیخی تھی۔

دودن اب ایسے ہی چیختی رہو میں کراچی جا رہا ہوں تب تک اچھی بیوی بننے کی پریکٹس کرو۔

کیا بکواس ہے یہ باسل؟ مجھے نکالو یہاں سے پلیز۔ وہ اس کی منتیں کرنے پر اتر آئی تھی دودن بند کمرے میں رہنے کا سوچتے ہی اس کے رونگٹھے کھڑے ہو گئے تھے۔

باسل اس کی باتوں پر بناکان دھرے فریش ہو کر اپنے کپڑے ایک بیگ میں ڈال کر اپنی چیزیں لیتا کراچی کے لیے نکل گیا تھا بنا اس کی پرواہ کیے کہ کیسے وہ دودن بھوک پیاسی اس کمرے میں بند رہے گی؟

حیان بیڈ پر مزے سے سویا ہوا تھا جب آہستہ سے کوئی اس کے کمرے میں داخل ہوا تھا ہاتھوں میں کوئی سپرے ٹائپ بوٹل پکڑے وہ شخص دھیرے دھیرے چلتا حیان کے قریب آیا تھا جو اوندھے منہ لیٹا خواب خرگوش کے مزے لوٹ رہا تھا۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

اس شخص نے جیب سے کوئی پنکھ نکال کر حیان کے کان میں دھیرے سے پھیرا تھا جس سے وہ اپنے کان پر ہاتھ مارتا سیدھا ہو کر لیٹ گیا تھا اپنے مقصد میں کامیاب ہونے کے بعد اس شخص نے جیب سے ایک پیکٹ نکال کر اس میں موجود لال رنگ کا پاؤڈر پانی کے جگ میں ڈالا تھا جس سے وہ مکمل سرخ ہو گیا تھا۔

حیان کے سوئی ہوئی معصوم شکل دیکھ کر اپنی ہنسی روکتے اس نے وہ جگ اٹھا کر حیان کے منہ پر ڈالا تھا وہ ہڑبڑا کر اٹھا ہی تھا جب سنو سپرے اس کے منہ پر پڑا تھا وہ بوکھلا کر اپنے اوپر کمفرٹر لے کر خود کو بچا رہا تھا جب اس شخص نے ایک ہاتھ سے کمفرٹر کھینچتے زمین پر پھینک کر اپنی جیکٹ سے دوسرا سپرے نکال کر اس پر کیا تھا حیان بچتا ہوا کھڑا ہوا تھا جب زمین پر پھسل کر نیچے دھرام سے گرا تھا۔

ہائے اللہ میری کمر۔۔۔۔۔

اس کی دہائی سن کر اس شخص نے جان دار قہقہہ لگایا تھا جانی پہچانی آواز محسوس کرتے حیان نے اپنا منہ صاف کرتے سامنے دیکھا تھا جہاں جزیل کھڑا اسے دیکھ کر ہنس رہا تھا۔

جزیل کو دیکھ کر اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی تھیں۔ اپنی آنکھیں جھپکتے اس نے بے یقینی سے جزیل کو دیکھا تھا۔

کیسا لگا میرا پرینک؟ اس نے ہنستے ہوئے حیان کے پاس جاتے ہاتھ بڑھاتے پوچھا تھا۔

اس کے جواب نے حیان نے آنکھیں چھوٹی کر کے اسے گھورتے ہوئے اس کے بازو سے پکڑتے زمین پر اپنے ساتھ گرایا تھا۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

کھوتے انسان تو نے میری بھی کمر توڑ دی ہے۔۔ زمین پر گرنے سے جزیل نے اس کے بالوں کو بچوں کی طرح کھینچا تھا۔

جاہل انسان تو نے مجھے ایسے جگایا ہی کیوں؟ جزیل کے بالوں کو پکڑتے اس کا سر آگے پیچھے ہلاتے حیان نے بھی حساب برابر کیا تھا۔

کس نے کہا تھا تجھے گدھے گھوڑے بیچ کر سو؟ حیان کی گردن دبوچتے اس سے پوچھا تھا۔

کس نے کہا تھا چوروں کی طرح میرے کمرے میں داخل ہو؟ اس کی کمر میں مکہ جڑتے حیان نے بھی بدلہ لیا تھا۔ ایک دوسرے کے چہرے کو سنجیدگی سے دیکھتے دونوں ہنس پڑے تھے۔

میں نے تمہیں بہت یاد کیا۔ کھڑے ہوتے جزیل کے گلے ملتے وہ نم لہجے میں بولا تھا۔

چل چل اب زیادہ اداس معشوقہ نہ بن۔۔ اس کا موڈ ٹھیک کرنے کے لیے جزیل ہلکے پھلکے لہجے میں بولا تھا۔

موم ڈیڈ کیسے ہیں؟ اس نے جزیل سے علیحدہ ہوتے عمر صاحب اور فرزانہ بیگم کا پوچھا تھا۔

وہ تمہیں بہت یاد کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ بیڈ پر بیٹھتے جزیل نے بتایا تھا۔

آج مجھ سے ملنے کیسے آنا ہوا؟ حیان نے پوچھا تھا۔

تیری رخصتی کروانے آیا ہوں گدھے تجھے اپنے ساتھ واپس گھر لے جانے کے لیے آیا ہوں اور بھی بہت سی باتیں ہے جو مجھے تم سے کرنی ہے پہلے فریش ہو جاؤ راستے میں کریں گے۔

تمہیں ایسے کیوں لگتا ہے میں تمہارے ساتھ جاؤں گا؟ حیان نے اپنی دائیں انڈر واٹھاتے سوال کیا تھا۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

میں جانتا ہوں میری غلطی ہے مجھے تب تمہارے ساتھ ایسا نہیں کرنا چاہیے تھے آئی ایم سوری۔۔

شٹ اپ۔۔ اپنا بھاشن اپنے پاس رکھو میں چل رہا ہوں۔۔ اس کی بات کاٹتے حیان نے کہا تھا۔ اسے کہاں گوارا تھا جزیل کو اپنے آگے شرمندہ ہوتے دیکھے بے شک ان کے درمیان دوریاں ضرور تھی مگر دونوں نے ایک دوسرے کی پل پل کی خبر رکھی ہوئی تھی۔

مجھے تم سے یہی امید تھی میری جان۔۔۔ اسے زچ کرنے کے لیے بیڈ پر لیٹتے جزیل نے اسے فلائنگ کس پاس کی تھی۔

ابی یو۔۔۔ حیان نے گند اسامہ بنایا تھا پھر ہنستا ہوا وہ فریش ہونے چلا گیا تھا۔

عائشہ یہ جزیل نظر نہیں آرہا ہے؟ فرزانہ نے عائشہ سے پوچھا تھا آج سنڈے کا دن تھا جو جزیل عائشہ اور ریحان صاحب فرزانہ اور عمر صاحب کی طرف گزارتے تھے تاکہ انھیں حیان کے بعد زیادہ اکیلا پن محسوس نہ ہو۔ عانیہ جزیل کے بغیر مشکل سے ہی کمرے سے نکل کر گھر میں گھومتی تھی اس لیے وہ یہاں نہیں آتی تھی۔ پتا نہیں صبح صبح کا گھر سے نکلا ہوا ہے کہہ رہا تھا کوئی ضروری کام سے جا رہا ہے۔ آجائے گا تھوڑی دیر تک۔ عائشہ نے جواباً کہا تھا۔

عائشہ آپ اب عانیہ مل گئی ہے تو آگے کا کیا ارادہ ہے؟

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

میں نے جزیل سے کہا ہے اس سے نکاح کر لے پر ائی بیجی ہے ایسے اس کے ساتھ گھومتی اچھی نہیں لگتی کہہ رہا تھا کہ بات کروں گا۔ عائشہ نے اسے تفصیلات بتائی تھیں۔

یہ تو اچھی بات ہے پھر شادی کی شاپنگ کرنا سٹارٹ کرتے ہیں۔ فرزانہ نے خوش ہوتے کہا تھا ایک کسک تھی جو اسے حیان کو یاد کر کے اپنے دل میں محسوس ہوئی تھی۔

کیا باتیں ہو رہی ہیں؟ ان کے سامنے عمر صاحب کے ساتھ براجمان ہوتے ریحان صاحب نے استفسار کیا تھا۔ جزیل کی شادی کی شاپنگ کی۔۔ عائشہ نے جواب دیا تھا۔

ہممم۔۔۔ ریحان صاحب نے اپنا سر ہلایا تھا

اسلام علیکم! ان کے گھر داخل ہوتے جزیل نے سلام کیا تھا

ارے وہاں کیوں کھڑے ہو گئے ہو آؤ بیٹھو۔۔۔ اس کے سلام کا جواب دیتے دروازے کے پاس کھڑا دیکھ کر عمر صاحب نے کہا تھا۔

آپ لوگوں سے ملنے کوئی آیا ہے۔ وہ بولتا پیچھے ہٹا تھا جہاں اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے پریشان سے حیان کو دیکھ کر فرزانہ خوشی اور حیرانی کے ملے جلے تاثرات لیے کھڑی ہوئی تھی۔

اسلام علیکم! اس کے ہونٹوں سے بمشکل لفظ ادا ہوئے تھے جب تیزی سے اس کے قریب آتی فرزانہ نے اسے زور سے خود میں بھینچا تھا اپنی شرٹ گیلی ہوتی محسوس کر کے اس نے اپنے لب بھی سختی سے پیوست کیے تھے۔

عمر صاحب سپاٹ سا چہرہ لیے کھڑے اسے دیکھ رہے تھے ریحان صاحب نے ان کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

اب معاملہ کو مزید مت بگاڑنا بچہ خود آیا ہے معاف کر دینا۔۔۔ ریحان صاحب نے ہلکی آواز میں سمجھایا تھا۔
جی بھائی جان۔۔۔ عمر صاحب نے سر ہلایا تھا۔

موم بس کریں کتنا پانی جمع کیا ہوا ہے آپ نے۔۔۔ فرزانہ کو خود سے الگ کرتے اس نے نرمی سے اپنی ماں کے آنسو صاف کیے تھے۔

تمہیں کونسا ہماری فکر ہے ہم جیسے یا مریں۔ فرزانہ نے نم آنکھوں سے اسے دیکھتے اس کے سر کو پکڑتے ماتھے پر محبت سے بوسہ دیا تھا۔

ایسی باتیں نہ کریں موم۔۔۔ اس نے تکلیف سے کہا تھا۔

اب ڈیڈ سے مل لوں ابھی انھوں نے کچا چبانا ہے میری سلامتی کی دعا کریں۔۔۔ فرزانہ کے کان میں جھکتے اس نے ہلکے پھلکے لہجے میں بولتے اپنی ماں کا سر چومتے وہ آگے بڑھ کر عائشہ سے ملتا ریحان صاحب سے ملا تھا پھر اپنے باپ کے قریب جا کر نظریں جھکا کر کھڑا ہو گیا تھا۔

ڈیڈ۔۔۔ اس نے ابھی پکارا ہی تھا جب ٹیبل پر پڑی میگزین کو فولڈ کرتے عمر صاحب نے اس کی دھلائی کرنی شروع کی تھی۔۔۔

ہائے ڈیڈ نہ کریں بڑی زور سے لگ رہا ہے۔۔۔

نکے انسان اب یاد آئی ہے تجھے ہماری؟ حیان کی دہائیاں اگنور کرتے اس کی کمر پر میگزین مارتے انھوں نے پوچھا تھا۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

سوری ڈیڈ۔۔ آئندہ کے بعد کہیں نہیں جاؤں گا۔۔ خود کو بچاتے ہوئے وہ بولا تھا۔

میگزین پھینکتے عمر صاحب نے زور سے اسے گلے لگایا تھا اپنی اولاد اپنی ہی ہوتی ہے جزیل چاہے جتنی مرضی کوششیں کرتا رہا ہے مگر انھیں حیان کی کمی ہمیشہ محسوس ہوتی رہی تھی وہ اس گھر کی رونق تھا اس کے چلے جانے کے بعد ان کا گھر ویران ہو گیا تھا۔

آئی ایم سوری ڈیڈ۔۔ حیان ہلکی آواز میں بولا تھا اپنے والدین سے ملنے کی خوشی میں اس کی آنکھیں نم ہو گئی تھی۔ ایک سکون تھا جو اسے کئی سالوں بعد اپنے گھر واپس آ کر محسوس ہوا تھا۔

آویزہ زباریہ سے جھوٹ بول کر کراچی میں ایلینگ فائنٹس دیکھنے اپنی دوست راین کے ساتھ آئی تھی یہ ایک انڈر گراؤنڈ رینگ کا منظر تھا جہاں ارد گرد کئی لوگ بیٹھے فائینگ دیکھ رہے تھے منچلوں کی ایک بڑی تعداد سے لے کر کئی کالے پیسے کا کام کرنے والے لوگ یہاں بیٹھے تھے کڑوڑوں کی تعداد میں کھلاڑیوں پر جو الگایا جا رہا تھا۔ انھیں میں راین کے ساتھ سیکنڈ لاسٹ لائن میں بیٹھی آویزہ آدھ کھلی آنکھوں سے میچ کو دیکھ رہی تھی پاس پڑی مہنگی بنیر کی کین وہ کب کی خالی کرچکی تھی نشہ اس کے سر چڑھ کر بول رہا تھا۔ راین نے اسے بنیر کو لڈ ڈرنک بول کر دی تھی اگر آویزہ کو اندازہ ہوتا کہ وہ شراب ہے تو شاید وہ یہاں پینے سے گریز کرتی اپنی ماں کی ڈانٹ کے بعد وہ شراب پینے سے پرہیز کر رہی تھی۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

آویزہ کا سر زور و شور سے چکرار ہاتھ اپنے ارد گرد بیٹھے لوگ اسے گھومتے ہوئے لگ رہے تھے۔ اس نے دھندلی آنکھوں سے راین کو دیکھا تھا جو سگریٹ پیتی کافی سوہلگ رہی تھی

راین تم نے ڈرنک میں کیا ڈالا تھا؟ اس نے بڑی مشکل سے مکمل الفاظ ادا کیے تھے اس کے جواب میں راین ہنس پڑی تھی۔۔۔

جسٹ چل ڈارلنگ۔۔۔ ابھی تمہیں لینے میرا کلائنٹ آہی رہا ہو گا مزے سے اس کے ساتھ رات گزارنا۔۔۔

انگلش میں اسے کوئی گالی نکالتی آویزہ نے اس کے منہ پر ایک زوردار تھپڑ مارا تھا انہیں دیکھتے ہی دیکھتے ساری عوام ایک دوسرے سے لڑنے لگی تھی۔

آویزہ وہاں سے نکل کر بھاگنے والی تھی جب پیچھے سے اسے پکڑتے راین نے اسے زمین پر گرایا تھا۔ اونڈھے منہ زمین پر گرتے اس کا ہونٹ پھٹ گیا تھا۔

چکراتے سر اور اپنے چہرے پر ہوتی تکلیف محسوس کرتے وہ ہوش و حواس سے بیگانہ ہو گئی تھی۔

دو دن سے بھوک پیاس سے وہ نڈھال ہو گئی تھی پانی اس نے مجبوراً نل سے پی لیا تھا مگر بھوک سے اس کی حالت خراب ہو گئی تھی اس نے باسل کو کافی برا بھلا کہا تھا اب نڈھال سے بیڈ پر لیٹی وہ تقریباً بے ہوش ہونے کے درپر تھی اس دن بھی اس نے صرف ناشتے میں ایک ٹوسٹ کھایا تھا اب بھوک اس کی برداشت سے باہر ہو گئی تھی

بھاری قدموں کی آواز سنتے اسے باسل کے آنے کی امید ملی تھی۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

تیزی سے دروازہ کھولتا باسل روم میں داخل ہوا تھا اس کی حالت دیکھتے اسے سخت ملال ہوا تھا۔

ب۔۔ باسل۔۔ کمزوری سے وہ بے ہوش ہو گئی تھی۔ اسے جلدی سے سیدھا کرتے باسل نے ڈاکٹر کو کال کی تھی۔

آئی ایم سوری۔۔ وہ ہلکی آواز میں بولا تھا ڈاکٹر نے اسے چیک کرتے ڈرپ میڈسن دیتے کمزوری کا ہی بتایا تھا۔

دو گھنٹے بعد انفال کو ہوش آیا تھا باسل نے خاموشی سے اسے کھانا کھلایا تھا دونوں کے درمیان گہری خاموشی تھی

سوری۔۔ مجھے تمہارے ساتھ ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔ اس خاموشی کو باسل نے پہلے توڑا تھا

انفال نے اسے کوئی جواب نہیں دیا تھا وہ بس اپنے سامنے والی دیوار کو گھور کر دیکھ رہی تھی اس نے دودن کیسے

گزارے تھے یہ بس وہ ہی جانتی تھی۔

میں چاہتا ہوں ہم دونوں دوبارہ سے سب کچھ سٹارٹ کریں جہاں ہم دونوں کے درمیان بدلے نام کی کوئی چیز نہ ہو

بلکہ ایک نارمل کپل کی طرح خوشگوار لمحات ہوں۔ انفال کے ہاتھ تھامتے باسل نرم لہجے میں گویا ہوا تھا۔

ٹھیک ہے لیکن اگر آئندہ کے بعد تم نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا یا پھر مجھے کوئی سزا دی تو میں یہاں سے چلی جاؤں گی پھر

چاہے تم اس کنٹریکٹ کو ختم کر دیا کچھ بھی مجھے فرق نہیں پڑے گا یہ آخری موقع ہے باسل میں نے تمہارے

ساتھ اچھا نہیں کیا تھا اور تم بھی اپنا حساب برابر کر چکے ہو۔ انفال اس کی آنکھوں میں دیکھتی سنجیدگی سے بولی تھی

اس روز روز کی اذیت، بے عزتی اور سزا سے اب وہ تھک گئی تھی۔

ہممم اب میں ایسا کچھ نہیں کروں گا جس سے تمہیں تکلیف ہو۔ باسل نے ہلکا سا مسکرا کر اس کے ہاتھوں کو چوما

تھا۔ اس کے ردِ عمل میں انفال بھی ہلکا سا مسکائی تھی۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

دن تیزی سے گزر گئے تھے عافیہ نے دلاور صاحب کی وجہ سے اپنے کام سے بھی چھٹیاں لی ہوئی تھیں وہ کچھ دنوں سے حیان سے نہیں ملی تھی۔

آج اس کی منگنی تھی زباریہ بیگم کے ساتھ وہ پار آئی ہوئی تھی اس کی نام نہاد بہن آویزہ زباریہ بیگم کے مطابق کراچی میں کچھ دنوں کے لیے قیام پزیر تھی۔

پیچ رنگ کی میکسی پہنے لائٹ میک اپ اور کھلے بالوں جن میں کرل ڈال کر کھلق چھوڑا گیا تھا کچھ بال کندھے سے آگے کیے گئے تھے جبکہ کچھ پچھلی طرف تھے ہاتھوں میں چوڑیاں پہنے اس کے بازو پر دوپٹہ سلیقے سے سیٹ کیا گیا تھا۔ پاؤں تک چھوتی آگے سے اوپن میکسی پر نفاست سے کام کیا گیا تھا لائٹ گولڈن کلر کی ہیلز پہنے وہ چاند کی طرح چمک رہی تھی۔ اس کے چہرے کی اداسی اس کی خوبصورتی کو مزید بڑھا رہی تھی۔

وہاں پر زیادہ زبان چلانے کی ضرورت نہیں ہے چپ چاپ ہاں ہوں میں جواب دینا ورنہ اپنے باپ کو تو تم جانتی ہی ہو۔ اس کے سراپے کو دیکھتے زباریہ بیگم نے زہر خند لہجے میں کہا تھا۔

اگر میری جگہ آپ کی بیٹی ہوتی تو تب بھی کیا اسے یہی کہتی؟ اس نے اداسی سے ان سے پوچھا تھا اپنی ماں کی یاد اسے شدت سے آرہی تھی۔

اپنی منحوس زبان سے میری بیٹی کا نام بھی مت لو۔ اپنی بیٹی کا سن کر زباریہ آگ بگولہ ہو گئی تھی۔

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

ہا ہا ہا۔۔۔ جس بیٹی کے بل بوتے پر آپ دندناتی پھر رہی ہیں وہی آپ کو رسوا کرے گی یاد رکھیے گامیری بات۔
استہزایہ لہجے میں بولتی اپنا پرس اٹھاتی دائیں ہاتھ میں پکڑتی وہ زباریہ کو آگ لگا کر باہر چل دی تھی جہاں گاڑی ان کا انتظار کر رہی تھی۔

شہر کے مہنگی ترین مارکی میں انلیجمنٹ کا انتظام کیا گیا تھا عافیہ کو برائڈل روم میں کچھ دیر کے لیے بیٹھایا گیا تھا لڑکے والوں کے آتے ہی اس کی کزنز اسے لے کر سیٹیج کی طرف جانے لگی تھی۔
چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اس کی نظر سیٹیج پر ہی مرکوز تھی جہاں فیاض اپنے ماں باپ سمیت دلاور صاحب اور زباریہ بیگم کے ساتھ کھڑا تھا۔
ایک منٹ میم یہاں پرویٹ کریں۔ ان کو سیٹیج سے کچھ قدم کے فاصلے پر ایک ویٹرنے کہا تھا۔ وہ لوگ عافیہ کی کچھ سپیشل انٹری کا سوچ کر رک گئی تھیں۔

سب ان کے درمیان پررک جانے پر حیرانی سے انھیں دیکھ رہے تھے جب ایک آواز نے انھیں متوجہ کیا تھا۔

1،2،Let's begin the party with the count of 3

کونٹنگ کے ختم ہوتے ہی ٹھنڈا برف جیسا کالے رنگ کا پانی فیاض اس کے ماں باپ سمیت زباریہ بیگم اور دلاور صاحب کو بھگو گیا تھا۔

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

ابھی وہ اس افتاد پر سنبھلے بھی نہ تھے جب سفید رنگ کے پنکھ ان پر گرانے کے ساتھ ہی ابھی تو پارٹی شروع ہوئی ہے گانا سٹارٹ ہوا تھا۔

عافیہ یہ منظر دیکھ کر جہاں حیران ہوئی تھی وہاں پی ہنسی فوارے کی صورت میں اس لے منہ سے چھوٹی تھی ارد گرد موجود سارے لوگ ان کی حالت دیکھ کر ہنسنے لگے تھے۔

یہ کیا مزاق ہے بند کرو! کس نے کیا ہے یہ؟ دلاور صاحب کی غصہ سے بھری آواز سن کر سب خاموش ہو گئے تھے اب کی بار وہ لوگ تیزی سے سیٹج سے اتر کر اپنا منہ صاحب کر رہے تھے۔ زبانیہ بیگم اپنا حال دیکھ کر شعلہ جوالا بنی خود کو صاف کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

گڈ ایوننگ لیڈیز اینڈ جینٹل مین۔۔ ایک خوبصورت آواز نے ان سب کو اپنی طرف متوجہ کیا تھا۔
لٹس سٹارٹ دافنکشن و دسم میموریل پیکیجز۔۔۔ انا و سمنٹ کے ساتھ ہی لائٹس آف ہو گئی تھی۔ سیٹج کے پچھلی دیوار پر کچھ تصویریں شو ہونا سٹارٹ ہوئی تھیں۔

وہ فیاض کی تصویریں تھیں مختلف لڑکیوں کے ساتھ، مختلف جگہوں پر ان میں سے کچھ تصویریں نازیبا تھی جنہیں دھندھلا کیا گیا تھا۔

بند کرو یہ۔ تم لوگوں کو سنائی نہیں دے رہا بند کرو اسے۔۔ فیاض تصویریں دیکھتا چیخنے لگا تھا۔ فیاض کے ماں باپ اس کی تصویریں دیکھتے شرم سے سر جھکا گئے تھے۔

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

تم تو کہہ رہے تھے تمہارا بیٹا بہت شریف ہے کیا یہ ہے اس کی شرافت؟ تصویریں دیکھتے دلاور صاحب کا چہرہ سرخ پڑ گیا تھا انھیں لگا تھا فیاض اچھا انسان ہے تبھی انھوں نے جھٹ سے عافیہ کا رشتہ کر دیا تھا۔
عافیہ تو منہ کھلے حیرت سے اور کچھ دکھ سے سب دیکھ رہی تھی۔

کول ڈاؤن ڈر فرینڈز۔۔۔ ابھی ایک اور اینٹری باقی ہے۔۔۔ دوبارہ انھیں وہی آواز سنائی دی تھی ساتھ ہی سپاٹ لائٹ اینٹرس پر پڑی تھی جہاں سے ایک لڑکی آہستہ آہستہ چلی آرہی تھی۔
اس کے ہاتھ میں ایک سٹک پکڑی ہوئی تھی فیاض آنکھیں پھیلائے اس لڑکی کو دیکھ رہا تھا۔
دو نمبر شخص تم نے کیا سوچ کر اس لڑکی سے منگنی کرنے کا سوچا۔۔۔ غصے سے جا کر فیاض سے استفسار کرتے وہ لڑکی اسے مارنے کے در پر تھی۔

ی۔۔۔ یہ میری انگلیجمنٹ نہیں ہو رہی۔۔۔ فیاض منمنایا تھا۔ پھر کیا تھا اس لڑکی نے پلاسٹک کی سٹک سے فیاض کی دھلائی کرنی شروع کی تھی۔

تم۔ تم اسی قابل ہو بیچ چور ہے میں تمہیں مارنا چاہیے۔ اپنا غصہ نکالتی وہ ٹھنڈا ہونے کی کوشش کر رہی تھی ارد گرد کھڑے اس کے ماں باپ حیرت سے اس لڑکی کو دیکھ رہے تھے۔ دلاور اور زبار یہ پریشانی سے سب کچھ دیکھ رہے تھے۔ عافیہ کھڑی اپنی ہنسی چھپا رہی تھی۔

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

سیکیورٹی۔۔۔ مینجر۔۔۔ نکالو اس پاگل کو باہر۔۔۔ اپنے بیٹے کو مار پڑتی دیکھ فیاض کی ماں چیخی تھی۔ پھر واقعی سیکیورٹی آکر اس لڑکی کو لے گئی تھی۔ فیاض کی ماں اپنے بیٹے کو دیکھ رہی تھی جس کا منہ سو ج گیا تھا جب دوبارہ سے ان کے کان میں آواز پڑی تھی۔

لٹس گو آہینڈ آف اپلو ز ٹوڈیٹ بریو گرل۔۔۔ اینڈ ویلکم دا گروم آف دی برائیڈ۔۔۔ اب کی بار لائٹس آف ہوتے ہی سپاٹ لائٹ حیان پر پڑی تھی۔

بلیک پرنس کوٹ میں نفاست سے بال سجائے چہرے پر شرارتی مسکراہٹ کے ساتھ وہ انتہا کاہینڈ سم لگ رہا تھا۔ عافیہ منہ کھلے اب کی بار حیان کو دیکھ رہی تھی جو چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا اس کے پاس آ رہا تھا۔

" Will you be my love of life & give me the honor of your husband to be ? "

بھری محفل میں سب کے سامنے ایک گھٹنے کے بل زمین پر جھکتے اس نے آنکھیں پھاڑ کر دیکھتی عافیہ کو دیکھ کر بمشکل اپنا قہقہہ روکتے پر پوز کیا تھا۔

سب حیرت سے اب یہ منظر دیکھ رہے تھے خوشی سے منہ پر ہاتھ رکھتے عافیہ نے ایک نظر اپنے ماں باپ کے سنجیدہ چہروں پر ڈال کر اپنا سر ہلکے سے ہاں میں ہلایا تھا۔

اپنی پاکٹ سے ایک رنگ نکال کر عافیہ کو اس نے پہنائی تھی۔ جب غصے سے شیشے کا گلاس اٹھا کر فیاض نے اس کے سر پر مارنا چاہا تھا جب حیان کے سامنے کھڑے ہوتے جزیل نے اسے بچایا تھا۔

تم ٹھیک ہو؟ عافیہ نے پریشانی سے پوچھا تھا حیان نے جزیل کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے اپنا سر ہاں میں ہلایا تھا۔

پیار لفظوں میں کہاں ز نور را میثس

چہرہ ماسک کے پیچھے چھپائے گن پکڑے ساتھ آٹھ سکیورٹی گارڈز کو لیے وہ سب حیان اور عافیہ کے گرد کھڑے ہو گئے تھے۔

جزیل نے غصے سے فیاض کو گھورا تھا جو گن دیکھ کر گھبرا اٹا اپنی ماں کے پیچھے چھپ رہا تھا۔

کون ہے یہ لوگ عافیہ؟ دلاور صاحب نے غصے سے سرخ پڑتے عافیہ سے سختی سے استفسار کیا تھا۔

یہ آپ کا ہونے والا ہے داماد ہے انکل جی اور ہم اس کے باراتی ہیں۔ گن انگلی میں گھماتے بھاری آواز میں بولتے وہ کوئی پہنچا ہوا گنڈ الگ رہا تھا۔

عافیہ نور ایہاں آؤ۔ جزیل کی بات کو انگور کرتے دلاور صاحب نے عافیہ کو اپنے پاس بلایا تھا جو بت بنی اپنی جگہ پر کھڑی تھی۔

عافیہ اب یا کبھی نہیں؟ تمہیں ابھی اور اسی وقت فیصلہ کرنا ہو گا۔ حیان نے کھڑے ہوتے سنجیدگی سے کہا تھا۔

ڈیڈ آئی ایم سوری۔ وہ دھیمی آواز میں نظریں جھکائے دلاور صاحب سے بولی تھی۔ جن کا چہرہ غصے سے لال بھبھو ہو گیا تھا۔

میری رضامندی اس میں کبھی نہیں ہوگی۔ دلاور صاحب کی بات پر عافیہ کی آنکھیں نم پڑی تھیں۔

آہہ۔۔۔ دلاور۔۔۔ جزیل کے اشارہ کرنے پر ایک گارڈ نے زبار یہ بیگم پر گن تانی تھی۔

انکل جی اب بھی آپ کی رضامندی نہیں ہے؟ جزیل نے چڑاتے لہجے میں پوچھتے دلاور کو سلگایا تھا۔

دلاور پریشانی سے زباریہ بیگم کو دیکھ رہا تھا جب ایک گارڈ مولوی صاحب کو لے کر آیا تھا۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

جلدی بتائیں زیادہ ٹائم نہیں ہے ہمارے پاس انکل جی۔ جزیل نے بے صبری سے پوچھا تھا۔

دلاور ہاں بول دیں کوئی بات نہیں یہ فیاض واقعی عافیہ کے لائق نہیں ہے۔ زبار یہ بیگم بھی اپنی جان خطرے میں محسوس کرتی فوراً پٹری پر واپس آگئی تھیں۔

مجھے منظور ہے۔ سوچتے ہوئے دلاور صاحب نے ہارمانتے لہجے میں عافیہ کے چہرے پر خوشی دیکھتے رضا مندی دی تھی۔

چلیں مولوی صاحب شروع ہوں۔ جزیل کے بولتے ہی ان دونوں کا نکاح شروع ہوا تھا۔ سب کی موجودگی میں عافیہ دلاور سے وہ عافیہ حیان ملک بن گئی تھی۔ اس کا یہ دن ایسا ہو گا اسے اس بات کی بالکل بھی خبر نہ تھی۔

مبارک ہو جانم۔ حیان کے بولنے پر اس کے چہرے پر شرمیلیں مسکراہٹ نے احاطہ کیا ہوا تھا۔

چلیں انکل جی اپنی بیٹی کو دعاؤں کے سائے میں رخصت کریں۔ جزیل کی بات پر دلاور صاحب نے صرف اس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔

دعائیں؟

اللہ تمہیں خوش رکھے۔ جزیل کے زور دینے پر انھوں نے دعا دی تھی۔

چلیں۔۔ حیان نے جزیل کی طرف دیکھا تھا۔ وہ عافیہ کو اپنے حصار میں لیے کھڑا تھا۔

ایک منٹ۔۔۔ چٹاخ۔۔ حیان کو جواب دیتے جزیل نے فیاض کے پاس جاتے اسے تھپڑ مارا تھا۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

یہ میرے دوست کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرنے کے لیے۔۔۔ ایک مکا مزید اس کے جڑتے وہ بولتا حیان کو اشارہ کرتا ان سب کو ہکا بکا چھوڑ گئے تھے۔

کیسی لگی میری اینٹری چڑیل؟ حیان اسے زچ کرنے کے لیے لٹے نام سے پکارتا اپنی بتیسی دکھا رہا تھا عافیہ نے اسے گھور کر دیکھا تھا۔

زیادہ شوخا ہونے کی ضرورت نہیں ہے اصلی اینٹری جزیل نے ماری تھی۔ اسے چڑانے کے لیے اس نے ڈرائیو کرتے جزیل کی طرف اشارہ کیا تھا۔

تم بالکل اچھی بیوی نہیں ہو اپنے شوہر کی بجائے اس گنڈے کی تعریف کر رہی ہو۔ وہ منہ بگاڑ کر بولی تھی۔
بلا۔۔۔ بلا۔۔۔ بلا۔۔۔ ویسے یہ تم دونوں کی کب صلح ہوئی چھپے رستموں۔ ان دونوں کو گھورتے اس نے پوچھا تھا۔

جزیل نے پاؤں پکڑ کر معافی مانگی تھی میں نے معاف کر دیا۔ حیان اپنے بالوں میں ہاتھ چلاتا بولا تھا۔
تم دونوں کا کبھی منہ بند نہیں ہو سکتا بہت فضول بکواس کر رہے ہو۔۔۔ جزیل نے دونوں کو دیکھ کر مسکراہٹ چھپاتے منہ بگاڑا تھا۔

یہ ہم کہاں جا رہے ہیں؟ عافیہ نے حیان کے گھر سے مختلف راستہ دیکھ کر پوچھا تھا۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

اسلام علیکم

ہمارے ارد گرد بہت سے کردار ہیں جو کہ ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے۔۔ اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو لکھ رہے ہیں تو ریڈرز چوائس آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہے ہیں جہاں آپ ان کہانیوں نہ صرف اچھے سے بیان کر سکیں گے بلکہ آپ کی صلاحیتوں کا لوہا بھی منوا سکتے ہیں۔ ریڈرز چوائس کا حصہ بنئے اور اپنی صلاحیتوں کو اجاگر کرتے ہوئے ہم کو اپنی تحریر (ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، مضامین، کوکنگ ریسیپی) اردو میں لکھ کر ہم کو بھیجیں۔ ہم آپ کی ان تحریروں کو ایک ہفتے کے اندر اپنے ویب بلاگز (ویب سائٹس)، سوشل میڈیا گروپس، اور پیجز پر پبلش کریں گے انشاء اللہ۔ مزید تفصیلات کے لیے رابطہ کریں۔

Email Address: mobimalik83@gmail.com

Facebook ID: <https://web.facebook.com/mubarra1>

Instagram: <https://www.instagram.com/mobi8741/?hl=en>

Facebook Groups: READERS CHOICE, NOVELS FOR YOU ALL IN

ONE, REQUEST NOVEL ONLY READERS CHOICE

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

موم ڈیڈ سے میں نے معافی مانگ لی ہے اب وہاں ہی جا رہے ہیں تین دن سے میں اپنا سارا سامان ان کے گھر شفٹ کر رہا تھا تبھی تم سے مل بھی نہیں سکا تھا۔ حیان نے وضاحت دی تھی۔

واؤ یہ تو بہت اچھی خبر ہے تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا؟ عافیہ نے مسکرا کر پوچھا تھا۔

اب بتانا تھا اس لیے پہلے نہیں بتایا چڑیل۔۔۔ اور ویسے بھی میں خود آج آفیشلی واپس گھر جا رہا ہوں۔ حیان نے مسکرا کر اسے بتایا تھا۔

تم دونوں کے لیے ایک سرپرائز بھی ہے۔ جزیل نے عافیہ کے بارے میں سوچتے کہا تھا ابھی تک اس نے عافیہ کے زندہ ہونے کی خبر ابھی تک حیان کو بھی نہیں بتائی تھی۔

ہم پہنچ گئے ہیں بیسٹ آف لک حیان۔ عمر صاحب کے بارے میں سوچتے اس نے حیان سے کہا تھا جو واقعی اپنے باپ کے رد عمل کا سوچ کر ہی گھبرا گیا تھا۔

آریو آ لرائیٹ۔ حیان کو پریشان دیکھ کر عافیہ بھی پریشان ہو گئی تھی۔

یس۔ اس نے جواب دیتے محبت سے عافیہ کا سر چوما تھا۔

آؤ چلیں جانم۔ اس کا ہاتھ پکڑے وہ گھر میں داخل ہوا تھا جہاں لاؤنچ میں بیٹھے عمر صاحب اور فرزانہ بیگم ٹی وی دیکھ رہے تھے۔

اسلام علیکم! حیان نے اونچی آواز میں سلام لیا تھا۔ اس کی آواز پر وہ دونوں اس کی طرف متوجہ ہوئے تھے مگر اسے عافیہ کے ساتھ دیکھ کر دونوں کے چہرے پر حیرت ابھری تھی۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

برخوردار کچھ کہنا چاہیں گے؟ ان دونوں کو دیکھ کر ہی عمر صاحب کو پتا چل گیا تھا کہ وہ شادی کر چکے ہیں۔ عافیہ چھپ کر حیان کے پیچھے کھڑی تھی۔

ڈیڈ۔۔۔ امم۔۔۔ ڈیڈ جزیل آپ کو اس بارے میں بتائے گا۔ اپنے پیچھے گھر میں داخل ہوتے جزیل کو دیکھتے حیان نے کہا تھا۔ خود کو پھنسانے پر جزیل نے دانت پیسے تھے۔

چاچو یہ دونوں ایک دوسرے کو پسند کرتے تھے لیکن انکل دلاور کو کوئی ان کا ساتھ ہی بلیک میل کرتے عافیہ کا زبردستی رشتہ کروا رہے تھے وہ ان دونوں کی پسندیدگی سے واقف تھے اس لیے انھیں بلوا کر آج انھوں نے دونوں کا نکاح پڑھوا دیا۔ جھوٹی کہانی بنا کر سناتے جزیل نے ان سے پہلی بار جھوٹ بولا تھا۔ چلیں چھوڑیں عمر بات کو ابھی بچے تھکے ہوئیں ہیں صبح کو بات کر لیں گے۔ جاؤ شاہاباش تم دونوں روم میں جا کر آرام کرو۔ عمر صاحب کے غصے سے بچانے کے لیے فرزانہ بیگم بیچ میں بولی تھی۔

ماشا اللہ بہت پیاری لگ رہی ہو عافیہ۔ اللہ تم دونوں کی جوڑی سلامت رکھے۔ باری باری دونوں کا سر چومتے انھوں نے دعائیں دی تھیں۔ فرزانہ بیگم کے اشارے پر عمر صاحب نے بھی عافیہ کو سر پر پیار دیتے زور سے حیان کو گلے لگایا تھا۔

اس کی تفصیلات میں بعد میں فرصت سے سنوں گا حیان۔ اس سے دھیمی آواز میں بولتے عمر صاحب نے زور زور سے اس کی کمر تھپکی تھی حیان بچا را بس اپنی مسکراہٹ قائم کیے کھڑا تھا ورنہ عمر صاحب کے ایک ہی دھمو کے نے اس کے چودہ طبق روشن کر دیے تھے۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

تم دونوں کو صبح سر پر انڈروں گا۔ جزیل ان دونوں سے بولتا ان کو مبارک باد دیتا واپس لوٹ گیا تھا۔

وہ حیان کے ساتھ روم میں داخل ہوئی تھی جب تازہ گلاب کی خوشبو اس کے نتھنوں سے ٹکرائی تھی گلاب کے تازہ پھولوں سے کمرے کی ہلکی پھلکی سجاوٹ کی گئی تھی۔

عافیہ نے حیرت سے حیان کی طرف دیکھا تھا۔ جزیل کی ہیلپ سے بڑی مشکل سے تھوڑی بہت ہی تیاری کر پایا ہوں۔ روم کا دروازہ بند کرتے اس نے نروس سا مسکراتے بتایا تھا۔

اٹس بیوٹیفل۔ وہ کمرے کے گولڈن براؤن تھیم اور سجاوٹ کو دیکھتی بولی تھی۔

یس اٹس ریئلی بیوٹیفل۔۔ پیچھے سے اس کو حصار میں لیتے اس نے معنی خیزی سے کہا تھا۔
ج۔۔ حیان۔

ج۔۔ جی؟ اس کی نقل اتارتے وہ گویا ہوا تھا اس کا لہجہ شرارتی تھی۔

پیچھے ہٹو نہ۔ اس نے نچلا لب دانتوں تلے دباتے ہانپتی آواز میں کہا تھا۔

کیوں؟ اس کے گال پر اپنے تشنہ لب رکھتے اس نے گھمبیر لہجے میں پوچھا تھا۔

مجھے ڈریس چینج کرنی ہے گرمی لگ رہی ہے۔ عافیہ نے اپنے گال تپتے محسوس کر کے جھٹ سے کہا تھا۔

جھوٹ بول رہی ہو جانم؟ اس کے دائیں گال کو اپنے دانتوں میں لے کر ہلکا سا کاٹتے ہوئے اس نے پوچھا تھا۔

آہ۔۔ حیان پلیز۔۔ اس نے بگڑتے تنفس سے کہا تھا۔

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

میں نے تو ابھی کچھ کیا بھی نہیں ہے۔ وہ معنی خیزی سے بولتا اس کی گردن سے بال ہٹاتے وہاں پر اپنے لب رکھ چکا تھا۔

ابھی اور کیا کرنا ہے؟ اس نے لب دبا کر پوچھا تھا۔

ابھی تو پارٹی شروع ہوئی ہے۔ وہ بول کر دھیرے سے ہنسا تھا جبکہ عافیہ کا تنفس مزید بگڑ گیا تھا اسے حیان کے ارادوں کا پتا چل گیا تھا تبھی اس کی گرفت میں کپکپانے لگی تھی۔

سورج کی کرنیں خود پر پڑنے سے وہ کسمسا کر اٹھی تھی گھومتے سر کو پکڑتے اپنے خشک حلق کو محسوس کرتی اس نے سائیڈ ٹیبل سے پانی کا گلاس اٹھا کر اپنے ہونٹوں سے لگایا تھا۔

پانی پیتے وہ تھوڑا بہتر محسوس کرتے اسے رات کی ساری باتیں یاد آگئی تھیں اس نے پریشانی سے ارد گرد دیکھا تھا وہ اس وقت کسی ہوٹل کے کمرے میں تھی بیڈ کے سامنے موجود کھڑکی سے سورج کی روشنی اس پر پڑ رہی تھی۔ اس کے ہونٹ پر خون جما ہوا تھا۔ اپنے زخمی ہونٹ کو چھوتے اس نے سسکی روکی تھی۔

اس نے اٹھنے کی کوشش کی تو اسے محسوس ہوا کہ اس کا ایک پاؤں ہتھکڑی سے بیڈ سے لاک کیا ہوا ہے خوف اور گھبراہٹ سے اس نے کمرے پر نظر ڈالتے اپنا پاؤں آزاد کرنے کی کوشش کی تھی مگر مایوسی کے سوا اسے کچھ حاصل نہیں ہوا تھا۔

دروازہ کھلنے کی آواز پر وہ ڈر کر سیدھی ہوئی تھی۔ انجان آدمی کو دیکھتے اس کا دل لرزنے لگا تھا۔

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

شکر ہے بگ بے بی کو بھی ہوش آیا۔ اعظم آویزہ کو دیکھتے طنزیہ لہجے میں بولا تھا۔ آویزہ نے غور سے اسے دیکھا تھا لیکن کہاں یہ اسے یاد نہیں آرہا تھا۔ مجھے آزاد کرو۔ وہ دانت پیس کر بولی تھی۔

محترمہ آپ کو میں قید نہ کرتا مگر کچھ لوگ آپ کے خون کے پیاسے بن بیٹھے ہیں۔ وہ اپنے ہاتھ میں موجود شاپنگ بیگ بیڈ پر پھینکتا جیب سے ہتھکڑی کی چابی نکالنے لگا تھا۔ آویزہ کی وجہ سے وہاں لڑائی شروع ہوئی تھی جس کی وجہ سے ساری فائنس کینسل ہو گئی تھیں۔ اعظم نے اسے گرا ہوا دیکھ کر پہچان لیا تھا تبھی وہاں سے بچا لیا۔ مگر اسے بعد میں معلوم ہوا تھا کہ اب سارے سپانسر فائنس نہ ہونے کے نقصان کے بعد آویزہ کو ڈھونڈ رہے ہیں تبھی اس نے آویزہ کو باندھ دیا تھا تاکہ وہ بھاگ نہ سکے۔

ک۔۔ کیا؟ کون؟ اس کے چہرے سے پریشانی چھلک رہی تھی۔

بگ بے بی نے جو اپنی دوست کو مار کر فائنٹ سٹارٹ کروائی تھی اس سے کچھ لوگوں کو کافی نقصان ہوا ہے۔ وہ اس کے پاؤں کو آزاد کرتا سنجیدگی سے بولا تھا۔

ل۔۔ لیکن اس میں میرا کیا قصور سب خود ہی لڑنے لگ گئے تھے۔ وہ لب دباتی رو دینے کو تھی۔

مجھے اس بارے میں نہیں پتا لیکن فلحال تم یہاں ہی محفوظ ہو ورنہ شہر کے چپے چپے میں تمہیں اور تمہاری ساتھی کو کھوجا جا رہا ہے۔ وہ اس کے پریشان چہرے کو تکتے بولا تھا۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

مجھے ابھی کہ ابھی واپس اسلام آباد جانا ہے۔ وہ گھبراتی تیزی سے بیڈ سے اٹھی تھی پریشانی سے اس کے حواس سلب ہو گئے تھے۔

مجھے یہاں آنا ہی نہیں چاہیے تھا میں تھی ہی پاگل جو راین کی باتوں میں آکر یہاں آگئی وہ کمرے میں چکر کاٹتی اضطرابی سے بول رہی تھی۔

فلحال تم یہاں ہی رہو گی یہ جگہ سیف ہے۔ اعظم کی بات پر خود کو پرسکون کرتے اس نے سوال کیا تھا۔
ہم کہاں ہیں؟

ہوٹل میں۔ یہ میرے دوست کا ہے اس لیے یہاں سکیورٹی کا کوئی مسئلہ نہیں ہو گا تم جا کر فریش ہو جاؤ میں مے ناشتہ آرڈر کر دیا ہے۔ وہ اسے شاپنگ بیگ پکرا چکا تھا۔ وہ مارے باندھے سر ہلاتی فریش ہونے چلی گئی تھی۔
ایک ہفتے سے وہ کمرے میں بند تھی عافیہ کی انگیجمنٹ میں بھی نہیں جاسکی تھی زبار یہ بیگم سے وہ بات کر چکی تھی۔
ایک ہفتے سے کمرے میں بند رہتے اب اس پر بزاریت طاری ہو گئی تھی۔ اعظم صرف ایک بار اس سے ملنے آیا تھا اس کے سوا وہ دوبارہ نہیں آیا تھا کھانا اسے وقت پر مل رہا تھا جس پر وہ مطمئن تھی۔

عافیہ کا رخ اپنی طرف موڑتے حیان نے بے ساختہ اس کے ہونٹوں کو چوما تھا۔ وہ آنکھیں میچیں اس کی گردن میں باہیں ڈالے کھڑی تھی۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

اس کے ہونٹوں کو آزادی بخشتے حیان نے اس کے دونوں گالوں کو محبت سے چوما تھا۔ کمرے کی معنی خیزی خاموشی میں ان دونوں کی رقص کرتی دھڑکنیں سنائی دے رہی تھیں۔

اس کی ٹھوڑی کو چومتے وہ اس کے وجود میں گوم ہو چکا تھا۔ قطرہ قطرہ گزرتی رات ان کی زندگی میں ایک خوبصورت باب لکھ چکی تھی۔

شرمائی گھبرائی چہرے پر قوس قزاح کے رنگ بکھیرے عافیہ اپنے گیلے بالوں کو کنگھی کر رہی تھی۔ گزری رات کے لمحات سوچ کے بار بار اس کے گال جلنے لگتے تھے۔

گیارہ بجے کا وقت دیکھتے اس نے حیان کو اٹھانے کا سوچا تھا۔ لیکن وہ جانتی تھی حیان آسانی سے نہیں اٹھے گا۔ کچھ سوچتی ہوئی وہ کمرے میں ادھر ادھر دیکھتی کوئی چیز ڈھونڈنے کی کوشش کر رہی تھی۔ مگر کچھ نہ ملنے پر وہ ہولے ہولے قدم اٹھاتی اس کے پاس آئی تھی۔

حیان کے چہرے سے کمفر ٹرہٹاتے اس نے گھبراہٹ سے کانپتے اپنی دو انگلیوں سے اس کی ناک کو دبا کر سانس روکا تھا۔ ایک شرارتی سی مسکراہٹ اس کے چہرے کو چمکا رہی تھی۔

اس کی حرکت پر جھٹ سے حیان کی آنکھیں کھلی تھی عافیہ تیزی سے پیچھے ہٹنے لگی تھی جب اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے حیان نے اسے اپنے اوپر گرایا تھا۔

لوگ محبت سے اپنے شوہر کو اٹھاتے ہیں تم نے تو مجھے مارنے کا ارادہ کیا ہوا تھا جانم۔ اس کے ہونٹوں کو چومتے اس نے عافیہ کے سرخ چہرے کو دیکھتے اس کے گیلے بالوں میں منہ دیا تھا۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

حیان ہم لیٹ ہو گئے ہیں۔ وہ لب دبا کر کانپتے لہجے میں بول رہی تھی۔

آئندہ کے بعد ایسے جگایا تو پھر تمہیں بھی اٹھنے نہیں دوں گا۔ اس کے دائیں گال کو چومتے وہ اٹھ بیٹھا تھا۔

اب پلیز اٹھ جاؤ۔ وہ آنکھیں پٹیٹاتے التجائیہ لہجے میں بولتی اسے بے حد کیوٹ لگی تھی۔ اس کا سر چومتا وہ اٹھ کر

فریش ہونے چلا گیا تھا۔

مجھے جزیل کی کال آئی تھی اس نے بتایا ہے حیان کی شادی ہو گئی ہے وہ چاہتا ہے ہم ان سے ملنے آج رات کو ڈنر پر

آئیں میں نے اسے کہہ دیا تھا تم سے پوچھ کر بتاؤں گی۔ باسل کے گلے کے گرد ٹائی باندھتی انفال خالص جھنجھلائی

ہوئی لگ رہی تھی۔

ہممم میں جلدی آ جاؤں گا۔ اس کو ٹائی باندھنے میں مشکل دیکھتے وہ مسکرا رہا تھا اس کی کمر کے گرد بازو باندھے وہ غور

سے اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھ رہا تھا۔

مجھ سے نہیں ہو رہا یہ۔۔ وہ ٹائی کو کھولتی غصے سے بولی تھی۔

اٹس اوکے میں خود باندھ لیتا ہوں۔ اس کا گال چومتے باسل نے اسے اپنی گرفت سے آزاد کیا تھا۔

ہاں ہاں باندھ لو دوبارہ مجھے ایسا کام نہ کہنا۔ وہ اس کا لمس محسوس کرتی آنکھیں ادھر ادھر گھماتی بول رہی تھی۔

انفال کے گالوں پر سرخی دیکھتے باسل کی مسکراہٹ گہری ہوئی تھی وہ دومنٹ میں ٹائی باندھ چکا تھا۔

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

پلیز کوئی اچھا سا ڈریس پہننا جس کے ساتھ دوپٹہ بھی ہو۔ اس کے دوبارہ قریب جاتے باسل نے نرم لہجے میں کہا تھا۔

پہلے کونسا میں برے ڈریس پہنتی ہوں۔ اس نے باسل کو گھورا تھا۔
میں یہ نہیں کہہ رہا تنہا ری ڈریسنگ سینس بری ہے بس مجھے میری بیوی ڈھکی چھپی پسند ہے۔ وہ اس کے سراپے کو اپنی نظروں میں بند کر تا گھرے لہجے میں بولا تھا۔
اچھا اچھا ٹھیک ہے۔۔ وہ ناک چڑھا کر بولی تھی اس دن کے بعد ان کے درمیان سب کچھ کافی حد تک نارمل ہو گیا تھا۔

اپنا خیال رکھنا۔ اس کا سر محبت سے چومتے اپنا والٹ اور پرس اٹھاتے وہ باہر چلا گیا تھا۔ ایک بے ساختہ مسکراہٹ انفال کے چہرے پر آئی تھی۔ جس سے وہ خود بھی انجان تھی۔ باسل کا ساتھ اب اس کو کچھ کچھ اچھا لگنے لگا تھا۔

عانہ تم نے ابھی تک مجھے جواب نہیں دیا۔ اس کو اپنے ساتھ باہر لے جاتے ہوئے جزیل نے اچانک پوچھا تھا۔
و۔۔ وہ میں ابھی سوچ رہی ہوں رات کو آپ کو جواب دوں گی۔ وہ سر جھکائے سرگوشی نما آواز میں بولی تھی۔
مجھے بے صبری سے انتظار رہے گا۔ وہ اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا اس کے صبح چہرے کو اپنی آنکھوں کے حصار میں لیے گویا ہوا تھا۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

میں تمہیں اپنے دو دوستوں سے ملوانا چاہتا ہوں ہم لوگ بچپن سے ساتھ ہیں تمہیں یاد نہیں لیکن وہ ہمارے ساتھ ہی کالج میں تھے۔ اس کو یاد کرواتے وہ عمر صاحب کے گھر داخل ہو چکے تھے عائشہ اور ریحان صاحب صبح ہی حیان کا کارنامہ سن کر ان کے گھر چلے گئے تھے۔

ک۔۔ کون؟ عانیہ نے پریشانی سے پوچھا تھا۔

حیان اور عافیہ ان دونوں کی کل ہی شادی ہوئی ہے۔ وہ کل کا اپنا عظیم کارنامہ یاد کرتا ہنس پڑا تھا۔ اس کی ہنسی کو دیکھتی عافیہ کھوسی گئی تھی جزیل کے اچانک گلا کھنگارنے پر وہ شرمندہ ہوتی تیزی سے اندر چلی گئی تھی۔

وہ جا کر جزیل سے چہرہ موڑتی عائشہ بیگم کے پہلو میں گھس گئی تھی۔

وہ سب لوگ بیٹھے باتیں کر رہے تھے جب عافیہ اور حیان انہیں آتے دکھائی دیے تھا جزیل نروس سا عانیہ کو دیکھ کر آگے بڑھتا حیان سے گلے ملا تھا۔

عافیہ اور حیان اس سے مل کر آگے بڑھنے لگے تھے جب صوفے پر بیٹھی عانیہ کو دیکھتے دونوں کارنگ فق ہوا تھا۔ ان کے چہرے کی مسکراہٹ سمٹ گئی تھی۔

تم لوگ یقین نہیں کرو گے عانیہ زندہ تھی تم دونوں سے کسی نے جھوٹ بولا تھا۔ جزیل ان کا ریکشن دیکھتا مسکرا کر بولا تھا۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

عافیہ کو کچھ یاد نہیں ہے اس لیے وہ اجنبی لوگوں سے ملتی ڈر جاتی ہے۔ عافیہ کے عائشہ کے پیچھے چھپنے پر وہ دونوں سے گویا ہوئے تھے جو مورت بنے ساکت کھڑے تھے۔

ہمیں خوشی ہوئی تم مل گئی عافیہ۔ حیان سنجیدگی سے ایک ایک لفظ پر زور دیتا بولا تھا جزیل ان کو دیکھ کر پریشان ہوا تھا جو بالکل خوش دکھائی نہیں دے رہے تھے۔

عافیہ نے بے ساختہ حیان کی بازو دبا کر اسے کچھ کہنے سے روکا تھا۔ وہ گہرا سانس بھرتا چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ سے دوبارہ بولا تھا

واقعی یہ بہت اچھا سر پرانز ہے۔ عافیہ بھی آگے بڑھتی عافیہ سے ملی تھی جس نے صرف ہاتھ ملانے پر ہی اکتفا کیا تھا۔ اتنے ٹھنڈے رد عمل پر جزیل نے ان دونوں کو مشکوک نظروں سے دیکھا تھا ضرور وہ دونوں اس سے کچھ چھپا رہے تھے مگر کیا؟

جزیل وہاں کیوں کھڑے ہو یہاں آ جاؤ۔۔۔ اسے سوچوں میں ڈوبے دیکھ کر حیان نے کہا تھا جسے بد قسمتی سے عمر صاحب کے ساتھ جگہ ملی تھی۔

بیٹا جی ابھی ہم نے آپ سے تفصیلات بھی پوچھنی ہے زرا ایک گھنٹے بعد مجھ سے سٹڈی میں ملنا۔۔۔ اس کا کندھے کو زور سے تھپتھپاتے عمر صاحب نے حیان کی حالت خراب کر دی تھی۔

وہ مجھے عافیہ کو لے کر اس کے گھر جانا یہ ڈیڈ۔۔۔ فوراً بہانہ بناتے اس نے اپنی جان کی خلاصی کروانی چاہی تھی۔ اگر مجھے پتا چلا تم اور جزیل نے مجھ سے جھوٹا بولا ہے تو میرے قہر سے تم دونوں کو کوئی نہیں بچا سکے گا۔

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

عمر صاحب ویسے ہی اسے تنگ کر رہے تھے۔ ورنہ اسے خوش دیکھ کر وہ خود بھی بے حد خوش تھے۔

اللہ اللہ ڈیڈ آپ مجھ معصوم پر الزام لگا رہے ہیں۔ میں دنیا کا سب سے شریف لڑکا ہوں۔ وہ تابعداری سے نظریں جھکا تا ڈراما کر رہا تھا۔

تم جیسے اللہ دو تین معصوم بچے مجھے مزید دے دیتا تو اب تک میرے سارے بال جھڑ جھانے تھے اور اس شریف بچے کی شرافت سے مجھ سے بہتر کون واقف ہے۔ وہ اس کا کان مڑوڑتے اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔ حیان نے ہنس کر ان کے گھنے بالوں کو دیکھا تھا جواب ریحان صاحب کے ساتھ کام پر چلے گئے تھے۔

حیان کیا کوئی ایسی بات ہے جو اب تک تم نے مجھے نہ بتائی ہو۔ حیان کے ساتھ بیٹھتے عانیہ کی طرف دیکھتے اس نے استفسار کیا تھا۔

نہیں۔ سپاٹ سے لہجے میں اس نے جواب دیتے کوئی دوسری بات شروع کر دی تھی۔ مگر جزیل اس کے اس طرح بات موڑنے پر مزید مشکوک ہو گیا تھا۔

عانیہ کی جعلی موت بھی اب جزیل کے لیے ایک پہیلی بن گئی تھی۔

آویزہ بیڈ پر لیٹی موبائل پر کوئی مووی دیکھ رہی تھی جب دھاڑ سے اس کا دروازہ کھولتا سنجیدہ سا اعظم اس کے کمرے میں داخل ہوا تھا۔ اس کو دیکھتے ہی وہ جھٹ سے سیدھی ہو بیٹھی تھی۔

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

ہمیں ابھی نکلنا ہو گا انھیں تمہارے یہاں رہنے کی خبر مل گئی ہے۔ وہ تیز لہجے میں گویا ہوا تھا۔ آویزہ کا چہرہ فق ہوا تھا۔

تم میری مدد کیوں کر رہے ہو؟ آویزہ نے اچانک پوچھا تھا۔

انسانیت کے ناطے۔ وہ لب بھینچے بولا تھا۔ جو رونے والی شکل لیے بیڈ پر جمی پڑی تھی۔

محترمہ اٹھ جائیں ٹائم نہیں ہے ہمارے پاس۔ ہم بائی روڈ جا رہے ہیں۔ لیکن پہلے تم یہ ڈریس پہنو۔ وہ آویزہ کو ایک سندھی جوڑا دیتا بولا تھا جو پریشان نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

میرا چہرہ کیا دیکھ رہی ہو جاؤ جا کر چیخ کر دو۔ وہ اونچی آواز میں بولا تھا۔ آویزہ ڈر کر تیزی سے اس سے سوٹ جھپٹتی واشر و م بھاگی تھی۔

اڈیٹ۔۔ وہ منہ میں بڑبڑاتا کسی کو کال ملانے لگا تھا۔

انفال بالکونی میں کھڑی تھی جب پیچھے سے آتے باسل نے اسے اپنے حصار میں لیا تھا۔ اس کا لمس محسوس کرتے

انفال نے اپنا سر اس کے سینے سے ٹکایا تھا جس نے شدت سے اس کا ٹھنڈ سے سرخ ہوتا گال چوما تھا۔

یہاں اکیلی کیا کر رہی ہو؟ اس کے کندھے پر چہرہ رکھتے اس نے نرم لہجے میں پوچھا تھا۔

میرا دل باہر جانے کو کر رہا ہے۔ وہ اپنا چہرہ اوپر کرتی باسل کے چہرے پر نظریں ٹکائے بولی تھی جس نے جھک کر دھیرے سے اس کا ناک چوما تھا۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

اس میں کیا بڑی بات ہے تیار ہو جاؤ چلتے ہیں۔ وہ اس کی فرمائش پر بولا تھا جواب خوش ہو گئی تھی۔
انفال تیزی سے کپڑے چیلنج کرتی اپنے بالوں کو پونی میں قید کر کے تیار ہو گئی تھی۔ کالی پینٹ شرٹ کے ساتھ ریڈ جیکٹ اور ریڈ ہی مفلر لیے وہ گلابی گالوں کے ساتھ بے حد کیوٹ لگ رہی تھی۔
باسل نے اسے دیکھتے ہی جھک کر اس کے دونوں گالوں کو زور زور سے کھینچا تھا۔
باسل۔۔ چھوڑو کیا کر رہے ہو۔ اس سے مشکل سے اپنے گال آزاد کرواتی وہ سخت نظروں سے اسے گھور رہی تھی جس نے ہنس کر اسے اپنے حصار میں لیا تھا۔ کبھی کبھی اس کی کچھ حرکتیں انفال کو بے حد ناگوار گزرتی تھی مگر وہ خاموشی کا گھونٹ بھر جاتی تھی کیونکہ پہلے والے باسل سے لاکھوں گنا بہتر شوخ باسل تھا۔

عانیہ کے جزیل کو مثبت جواب دیتے ساتھ ہی ملک ویلا میں شادی کی تیاریاں شروع ہو چکی تھیں۔ وہ جو پہلے سہیل فنکشن کرنے کا سوچ رہے تھے حیان کی شادی ہونے کے بعد اب سارے ارمان جزیل پر پورا کرنا چاہتے تھے۔ جزیل بھی ان کی خوشی دیکھ کر خاموش ہو گیا تھا۔
شادی کی شاپنگ بھی زور و شور سے جاری تھی۔ عانیہ بھی ان سب سے گھلنے ملنے لگ گئی تھی۔ عافیہ اور حیان اس سے کم ہی بات کرتے تھے۔ وہ اس شادی پر زیادہ خوش نہ تھے مگر جزیل کی خوشی دیکھ کر خاموش ہو گئے تھے کیونکہ انھیں بھی ایک دوسرے کا ساتھ جزیل کی مدد سے ملا تھا۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

ایک مہینے بعد کی شادی کی ڈیٹ سے سارے گھر میں افراتفری کا سماں تھا۔ گھر میں ڈھولک بجا شروع ہو گئی تھی عانیہ کو فراز نہ شادی تک جزیل کی نظروں سے دور اپنے گھر لے گئی تھی۔ حیان کو تنگ کرنے کے لیے عافیہ بھی زیادہ تر سب کے ساتھ ہی رہتی تھی۔

حیان کی سنگنگ پر عمر صاحب نے اسے کچھ نہیں کہا تھا جس پر وہ اب اپنے گانے کی پروموشن میں مصروف تھا تبھی عافیہ کو کچھ بول نہیں رہا تھا۔

جزیل کے تو خوشی سے پاؤں زمین پر نہیں پر رہے تھے۔ اپنے شادی کا ہر انتظام وہ بہترین طریقے سے کروا رہا تھا۔ باسل اور انفال سب سے ایک بار آکر مل چکے تھے۔ باسل کے اچھے طریقے سے سب سے ملنے سے اور انفال کو خوش دیکھتے وہ لوگ اس سے مطمئن ہو گئے تھے۔ ان کی زندگی کے حسین دن چل رہے تھے۔ جسے وہ لوگ بھرپور خوش نظر آرہے تھے۔

آویزہ۔۔۔ آویزہ۔۔۔ کہاں گم ہو؟ میں نے جو بتایا ہے وہ سنا بھی ہے؟ زبار یہ بیگم کے ہلانے پر وہ اپنی سوچوں کی دنیا سے باہر آئی تھی۔

سوری موم آپ کیا کہہ رہی تھیں؟ آویزہ اپنا سر جھٹکتے ان کی طرف متوجہ ہو چکی تھیں جنہوں نے پہلے تو اسے اچھی طرح ڈانٹا اور پھر اپنے مدعے کی بات پر آئی تھی۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

اعجاز واپس آرہا ہے کل بھابھی کا فون آیا تھا وہ اب شادی کی ڈیٹ فکس کرنا چاہتے ہیں تاکہ آتے ہی اعجاز اور تمہاری شادی ہو جائے۔ زباریہ بیگم کو سنتی وہ اپنے ہونٹوں کو کاٹنے لگی تھی۔ عجیب سی بے قراری ہونے لگی تھی۔

موم میں ابھی شادی نہیں کرنا چاہتی۔ آویزہ نے اعتراض اٹھایا تھا۔ آویزہ اور اعجاز کا رشتہ کافی دیر سے پکا تھا۔ اس کی اعجاز سے کبھی بات نہیں ہوئی تھی مگر وہ اسے اچھا انسان لگا تھا تبھی وہ بنا چوچراں کے مان گئی تھی مگر اب اسے وہی اپنے گلے میں پھندے کے برابر لگ رہا تھا۔

آویزہ میں تمہارا کوئی انکار نہیں سنوں گی بھابھی کو میں نے ہاں بول دی ہے وہ آج یا کل آجائیں گی تم بھی اپنا ماسنڈ سیٹ کر لو۔ میں جو کر رہی ہوں وہ تمہارے اچھے کے لیے ہی کر رہی ہوں۔ دلاور پہلے ہی عافیہ سے بدگمان ہو چکا ہے وہ تو اس کا چہرہ بھی نہیں دیکھنا چاہتا مگر میں نہیں چاہتی وہ تمہیں بھی برا سمجھے۔ اس کے سر کو چومتی زباریہ نے اسے سمجھایا تھا۔ مگر وہ ساکت سی بیٹھی خالی خالی نظروں سے دیوار کو تکتی رہی تھی۔ موم کم سے کم مجھے ایک مہینے کا وقت تو دیں۔ وہ منمنائی تھی۔

اعجاز نے اب چار ماہ کی چھٹیوں پر آنا ہے تم تب تک اس کے ساتھ گھومنا پھرنا پھر دو ماہ بعد تمہاری شادی کر دیں گے اب خوش؟ زباریہ بیگم نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے پوچھا تھا جس پر وہ خاصی مطمئن نظر آنے لگی تھی۔ وہ جب سے واپس آئی تھی خاموش سی ہو گئی تھی۔ باہر جانا بھی اس نے کم کر دیا تھا۔ زباریہ بیگم نے اس کی خاموشی کی وجہ پوچھنا چاہی تھی مگر وہ تھکاوٹ کا بہانہ کرتی انھیں ٹال گئی تھی۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

حیان واپس سٹڈیو سے لوٹا تھا جب اسے لاؤنچ میں عانیہ بیٹھی ٹی وی دیکھتی نظر آئی اس کی آنکھوں میں پل میں ناگواریت اتر آئی تھی۔

تم یہ نائک کیوں کر رہی ہو؟ تیزی سے اس کے قریب جاتے حیان نے سختی سے پوچھا تھا۔
ج۔۔ جی؟ عانیہ نے نا سمجھ نگاہوں سے اسے دیکھا تھا۔

تم اچھے سے جانتی ہو میں کیا بات کر رہا ہوں تم جزیل کو تو بے وقوف بنا سکتی ہو مگر مجھے نہیں۔ وہ غصے سے دھیمی آواز میں بول رہا تھا۔

مجھے سمجھ نہیں آرہی آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ مجھے کچھ بھی یاد نہیں ہے۔ وہ اداسی سے بولی تھی۔
تمہاری اس ایکٹنگ کو آسکر آوارڈ دینا چاہیے مس عانیہ۔ اس کی بات پر عانیہ گھبرا گئی تھی۔ اس کے ماتھے پر پسینے کی بوندیں چمکنے لگی تھی۔

اگر جزیل کی خوشی کا سوال نہ ہوتا تو اب تک تمہیں اٹھا کر باہر پھینک دیتا۔ میری بات دھیان سے یاد رکھنا عانیہ اس بار جزیل کو تمہاری وجہ سے کوئی تکلیف یاد کھ ملا تو اپنے ہاتھوں سے تمہارا گلہ گھونٹ دوں گا۔ اس کے ایک ایک لفظ سے زہر ٹپک رہا تھا۔

حیان تم کب آئے؟ کیچن سے باہر نکلتی فرزانہ نے پوچھا تھا اس کے ساتھ ہی عافیہ باہر نکلی تھی۔
ابھی آیا ہوں موم۔ فرزانہ کے ماتھے پر بوسہ لیتے اس نے محبت سے جواب دیا تھا۔
کیا باتیں کر رہے تھے تم دونوں؟ فرزانہ نے اس سے مسکراتے ہوئے پوچھا تھا۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

بھابھی جی کو کچھ باتیں بتا رہا تھا۔ اپنے لفظوں پر زور دیتا وہ استہزاء یہ لہجے میں بولتا بیٹھ گیا تھا۔
عافیہ روم میں کچھ کھانے کو لے کر آؤ۔ عافیہ کو دائیں آنکھ مارتا وہ مسکرایا تھا۔ عافیہ نے اسے گھور کر اپنا سر دائیں بائیں ہلایا تھا۔

سبز لہنگا نازک نگینوں سے سجا پہنے ساتھ پنک رنگ کی کرتی پہنے جس کے گلے اور بازوؤں پر تاڑی سے کام کیا گیا تھا
انفال بالوں کی مانگ نکالے اس میں بندیا گائے بالوں کو کھلا چھوڑتے ان میں ہلکے ہلکے کرل ڈالے وہ قیامت خیز
سراپے کے ساتھ لائٹ میک اپ اور ہلکی پھلکی جیولری میں دل موہ لینے والی لگ رہی تھی۔
پاس کھڑا اپنے کرتے کو کف لٹکس لگاتے باسل کی نظریں بھٹک بھٹک کر اس کے نازک سراپے میں الجھ رہی
تھی۔ وہ کالے رنگ کی شلوار قمیض پہنے اوپر وائٹ واسکٹ پہنے اس کی پرسنالٹی شاندار لگ رہی تھی۔
باسل کی آنکھوں کی تپش محسوس کرتے انفال نے نظریں اٹھا کر دیکھا تھا۔ باسل نے بے اختیار اس کے چہرے پر
جھکتے اس کا سر محبت سے چوما تھا۔

میری نیت خراب ہو رہی ہے جانِ جگر۔ جلدی تیار ہو جاؤ ورنہ ساری رات اس کمرے میں بند رکھوں گا۔ اس کے
کانوں میں دھیمے لہجے میں سرگوشی کرتے باسل نے اس کی ٹھوڑی پکڑ کر اس کا چہرہ اوپر کرتے شدت سے اس کے
ہونٹوں کو چوما تھا۔ اس کی سانسوں کو اپنے لمس سے معطر کرتے وہ اس کے چہرے پر جا بجا اپنا لمس چھوڑنے لگا تھا۔
انفال کی سانس اٹکنے لگی تھی باسل کا پر تپش لمس محسوس کرتے اس کے پسینے چھوٹ پڑے تھے۔

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

باسل ہم لیٹ ہو جائیں گے۔ وہ منمنائی تھی۔

تمھاری غلطی ہے یہ۔ کس نے کہا تھا اتنی پیاری لگو۔ وہ اس کی ٹھوڑی پر لب رکھتا اس کو سمٹنے پر مجبور کر رہا تھا۔ انفال کا سارا کنفڈنس جھاگ کی طرح بیٹھ گیا تھا۔

کچھ دیر بعد انفال کے وجود سے سکون حاصل کرتے وہ دور ہٹا تھا اس کے شرم سے گلابی چہرے کو دیکھ کر وہ مسکرا اٹھا تھا۔

میری جانِ جگر۔ اس نے بے ساختہ دوبارہ اسکا ماتھا چوما تھا۔

باسل تم باہر جاؤ میں پانچ منٹ میں آئی۔ اسے زبردستی کمرے سے باہر نکالتے انفال نے اپنے میک اپ کو دوبارہ ٹچ اپ دینے لگی تھی اس کی ساری لپ اسٹک باسل خراب کر گیا تھا۔
اف۔۔ اپنے عکس کو دیکھتی وہ تپتے گالوں پر ہاتھ رکھ کر دل سے مسکرائی تھی۔

اور بیچ رنگ کے شرارے کے ساتھ شارٹ اور بیچ کرتی پہنے ساتھ نیٹ کا اور بیچ کلر کا ہی دوپٹہ لیے جس پر گوٹی کنارے کا کام کیا گیا تھا عافیہ من موہنی لگ رہی تھی۔ سارے شرارے اور کرتی پر نفیس سا گوٹی کنارے سے کام کیا گیا تھا۔ بالوں کو سٹریٹ کر کے کھلا چھوڑے آگے سے بالوں کو سائیڈ پف بنائے ایک طرف ٹیکا لگائے وہ چہرے پر مسکراہٹ سجائے بھاگ بھاگ کر سب کے کام کرتی حیان کا دل بے قابو کر رہی تھی۔ وہ خود بھی سفید کرتا اور اور بیچ واسکٹ پہنے ہینڈ سم لگ رہا تھا۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

اس کو کافی دیر سے دیکھتے حیان نے عافیہ کے راہداری میں آتے ہی اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر پہلے کمرے کا دروازہ کھول کر اندر کھینچا تھا۔

حیان پاگل کیا کر رہے ہو؟ وہ اس کی لودیتی نگاہوں کو دیکھتی نظریں جھکا گئی تھی۔

جانم تمہیں کچھ دینا تھا لیکن تم صبح سے ہاتھ ہی نہیں لگ رہی۔ اس کی بالوں کی لٹ کو اپنی انگلی پر لپیٹے اس نے اس کا چہرہ اوپر کی طرف کرتے اپنے چہرے کے قریب تر کر لیا تھا۔

کیا؟ اس نے پلکیں جھپکتے معصومیت سے پوچھا تھا۔

تمہارا چڑیل جیسا منہ میں بچپن سے دیکھتا آ رہا ہوں پھر تم میری جانم بن گئی لیکن تمہارے اس سالوں دیکھے چہرے کی منہ دکھائی دینا میں بھول گیا تھا۔ اس کی پلکوں پر پھونک مارتے وہ عافیہ کی سانس روک رہا تھا۔

حیان۔۔ اس کے چڑیل پکارنے پر وہ دبا دبا سا چیخنی تھی حیان نے اس کے اور بیچ لپ اسٹک لگے ہونٹوں کو شدت سے چوما تھا۔

شش۔۔ رات کو ٹائم سے روم میں پہنچ جانا ورنہ سب کے سامنے اٹھا کر لے جاؤں گا۔ اسے دھمکی دیتے حیان نے اپنی پاکٹ میں سے ایک لاکٹ نکالا تھا۔

یہ میری طرف سے میری اور بیچ چڑیل عرف جانم کے لیے۔۔ آہستہ سے نازک گولڈ کی چین جس پر نزاکت سے کام کیا گیا تھا حیان نے عافیہ کے گلے میں پہنائی تھی اس کے درمیان میں ایک دل بنا ہوا تھا جس پر باریکی سے حیان اور عافیہ لکھا گیا تھا۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

تھینک یو۔ وہ لاکٹ کو چھوٹی مسکرائی تھی

شکریہ ادا کرنا ہے تو مضحک کس کرو۔ وہ اپنے گال کی طرف اشارہ کرتا شیر لہجے میں گویا ہوا تھا۔
عافیہ نے مسکراہٹ دباتے اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں سے تھامتے اس کے دائیں گال کو اپنے انگوٹھے سے محبت سے سہلاتے ہلکا سا تھپتھپایا تھا ایڑھیوں کے بل اوپر اٹھتے اس نے ایک نظر حیان کی پر ڈال کر آنکھیں بند کر کے اس کے گال پر اپنے لب رکھے تھے۔

آئے ہائے بے شرموں اپنے کمرے میں جا کر یہ کام کرو۔ کسی بزرگ عورت نے اچانک دروازہ کھول کر ان کو دیکھ کر کہا تھا وہ دونوں جھٹکے سے ایک دوسرے سے دور ہوئے تھے۔

سوری آنٹی جی۔ عافیہ شرمندہ سی ہوتی حیان کو گھورتی جھٹ سے حیان کو چھوڑتی بھاگ گئی تھی۔

آنٹی جی بندہ خود لحاظ کر لے میاں بیوی کو دوپل چین کے بھی آپ نے گزارنے نہیں دیے اس کا الگ حساب ہو گا۔ وہ حیان اس عورت کو دیکھتا ہوا سر دائیں بائیں ہلا کر بولتا وہاں سے نکل گیا تھا۔ آنٹی کے آنے سے اس کا سارا مزہ اکر کر اہو گیا تھا۔ اس نے ابھی عافیہ کو مزید چھڑنا تھا مگر اس کی جلدی جان خلاصی پر وہ من ہی من میں کڑھتا اسے یہاں وہاں ٹہلتا دیکھ رہا تھا۔

حیان بات سنو۔ عمر صاحب کے بلانے پر وہ جھٹ سے ان کے قریب گیا تھا۔

جی ڈیڈ؟

جزیل کو دیکھو کہاں گیا ہے اسے لے کر آؤ بھائی صاحب نے رسم شروع کرنے کا کہا ہے۔ عمر صاحب نے کہا تھا۔

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

اوکے ڈیڈ۔۔

رکو۔ وہ جانے لگا تھا جب عمر صاحب نے اسے روکا۔

اپنا گال صاف کر لو میرے شریف بیٹے۔ حیان کی گال پر لپ اسٹک کا نشان دیکھتے انھوں نے طنزیہ کہا تھا۔ ان کی بات سمجھتے حیان نے بے ساختہ اپنا ہاتھ گال پر ٹکایا تھا۔

میں نے بھی کل آپ کے گال پر ایسا ہی نشان دیکھا تھا ڈیڈ۔ وہ تیز سے بولتا بھاگ گیا تھا پیچھے عمر صاحب نے اسے ہزاروں گالیوں سے نوازا تھا۔

جزیل وائٹ کے کرتے ساتھ گہرے سبز رنگ کی واسکٹ پہنے نفاست سے بال سجائے کئی لڑکیوں کے دل دھڑکا رہا تھا۔ لیکن اس کی نگاہیں سامنے ٹکی تھی جہاں سے عانیہ عافیہ اور انفال کے ساتھ سہج سہج کر قدم رکھے آرہی تھی۔ پیلے رنگ کا پاؤں کو چھو تا گھیر دار فراک پہنے ساتھ بالوں کو سائیڈ رول بنا کر کھلا چھوڑے بندیا لگائے وہ جزیل کو بے چین کر گئی تھی۔ اس کے چہرے کو جالی دار دوپٹے سے ڈھانپا گیا تھا۔

عانیہ کو لا کر سٹیج پر جزیل کے ساتھ بیٹھایا گیا تھا۔ انفال عانیہ کے پاس سے گزرتے جزیل کے پاس گئی تھی جس نے اٹھ کر اسے گلے لگا کر اس کا سر چوما تھا۔ دو لوگوں نے یہ منظر نفرت سے دیکھا تھا۔ انفال نے آہستہ سے کوئی بات جزیل سے کی تھی جس پر وہ بے ساختہ ہنس پڑا تھا باسل نے انفال کو جزیل کے ساتھ دیکھ کر اپنی مٹھیاں بھینچی تھی۔ انفال کا کسی کے ساتھ بات کرنا کہاں اسے برداشت تھا۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

انفال ایک دو باتیں مزید کرتی سیٹج سے اتر آئی تھی جہاں رسم سٹارٹ ہو چکی تھی۔ کچھ کنزنان کے سیٹج پر بھنگڑا ڈال رہے تھے جبکہ کچھ لوگ کھڑے ان کی حوصلہ افزائی کر رہے تھے۔

یہاں اکیلے کیوں کھڑے ہو باسل؟ انفال نے سپاٹ چہرہ لیے کھڑے باسل سے پوچھا تھا۔ کچھ نہیں تم رسم کر لو اور اپنے موم ڈیڈ سے مل لو پھر گھر چلتے ہیں میں کافی تھک گیا ہوں۔ باسل اس کے چہرے کو تکتے بولا تھا۔

تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی آنکھیں بھی سرخ ہو گئی ہیں۔ میں رسم کر چکی ہوں چلتے ہیں۔ وہ عمران صاحب اور زارا بیگم کا انتظار کر رہی تھی جو لیٹ ہو گئے تھے مگر باسل کی طبیعت دیکھ کر وہ پریشان ہو گئی تھی۔

ہمم میں باہر ویٹ کر رہا ہوں سب سے مل کر باہر آجانا۔ وہ گہرا سانس لیتا اس کے سر پر ہونٹ رکھتا باہر نکل گیا تھا۔ سب سے مل کر وہ جلدی واپس آ گئے تھے۔ جزیل انفال کو جانے نہیں دے رہا تھا مگر وہ بڑی مشکل سے جزیل سے جان چھڑواتی نکلی تھی۔ سارا سفر خاموشی سے طے کرتے وہ لوگ گھر پہنچے تھے۔

باسل می۔۔۔ کمرے میں آتی وہ جو باسل سے میڈسن لانے کا پوچھنے لگی تھی باسل نے جھٹکے سے اس کے گرد حصار ڈالتے اس کے ہونٹوں کو سختی سے اپنے ہونٹوں کی گرفت میں لیا تھا۔

باسل کی شرٹ کو مٹھیوں میں بھینچے وہ آنکھیں بند کر کے اس کا لمس محسوس کر رہی تھی جو اسے اپنے لمس سے سزا دینے کی کوشش کر رہا تھا۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

مجھے پسند نہیں تم جزیل کے پاس جاؤ۔ اس کے ہونٹوں کو آزادی بخشے وہ سخت لہجے میں گویا ہوتا اس کے ہونٹوں کو دوبارہ چوم گیا تھا۔

وہ کچھ بولنا چاہتی تھی مگر باسل اسے اجازت نہیں دے رہا تھا اس کی بندیا اتارتے باسل نے اس کا ماتھا شدت سے چومتے اس کے دونوں گالوں پر باری باری اپنا لمس چھوڑتے باسل نے اس کے کانوں سے جھمکے نکالتے کانوں کی لو کو چومتے اس کی ٹھوڑی سے گلے تک کا سفر کرتے اس کی کرتی کی ڈوری کو کھینچ کر توڑا تھا۔ اس کی گرفت میں آنکھیں بند کیے کھڑی انفال گہرے گہرے سانس لے رہی تھی۔ شرم و حیا سے اس کے گال دہک اٹھے تھے جب باسل نے کندھے سے اس کی شرٹ سرکاتے وہاں اپنے ہونٹ رکھے تھے۔

وہ باسل کو روکنا چاہتی تھی مگر اس میں ہمت نہیں تھی باسل نے آہستہ سے اسے اپنی گود میں اٹھایا تھا بیڈ پر لے جا کر اسے لٹاتے وہ اس پر پوری طرح حاوی ہو گیا تھا کبھی اس کے حال چومتا کبھی اس کے ہونٹوں کو وہ کوئی دیوانہ لگ رہا تھا۔ اس کے وجود کی خوشبو سے خود کو سراب کرتا وہ اس کا وجود پر اپنے نام کی مہر لگا گیا تھا۔

عافیہ حیان کی دھمکی کے باوجود بھی فنکشن ختم ہونے کے بعد بھی روم میں نہیں گئی تھی حیان منہ بگاڑتا کچھ دیر بیٹھ کر اس کا انتظار کرنے کے بعد کچھ سوچتا مسکرا کر روم سے نکلتا کیچن میں گیا تھا۔

فریج سے کیچپ نکالتا وہ واپس کمرے میں آیا تھا وہاں سے بینڈیج نکال کر اپنی ہتھیلی پر باندھتے اچھے سے اس پر کیچپ گراتے وہ اپنا ہاتھ ایسے کرچکا تھا جیسے اس پر کوئی گہرا زخم لگ گیا ہو۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

عافیہ۔۔۔ عافیہ۔۔۔ کمرے سے باہر نکلتے اس نے زور سے عافیہ کو آواز دی تھی۔ وہ اچانک حیان کی اونچی آواز سن کر کمرے سے نکلی تھی اس کی نگاہ حیان کے ہاتھ پر پڑتے ہی اس کا رنگ فق ہو گیا تھا۔

ی۔۔۔ یہ کیا ہوا؟ چلو جلدی اس پر بینڈ تاج کریں۔ وہ جلدی سے اس کا ہاتھ پکڑتی خود اسے کمرے میں لے گئی تھی۔ تم روم میں نہیں آئی تھی غصے میں میں نے خود پر کیچپ گرا لی۔ وہ بے دھیانی سے بات سنتی فرسٹ ایڈ باکس نکال رہی تھی جیسی حیان کی بات پر غور نہیں کر پائی تھی۔

حیان کے بچے۔ عافیہ جو اس کا ہاتھ پکڑ کر بینڈ تاج کرنے لگی تھی اس کو غور سے دیکھنے سے اور حیان کے ہنسنے سے اس کی شرارت کا علم ہوا تھا۔

ابھی میرے بچے آئیں گے پھر کہنا۔ وہ اس کی گال پر چٹکی کاٹتے شرارت سے گویا ہوا تھا۔ عافیہ پل میں سرخ ہوئی تھی۔

بہت بد تمیز ہو تم میری جان نکال دی۔ وہ دھیمے لہجے میں اپنی گود میں دھرے ہاتھوں سے کھیلتی بولی تھی۔

اس کے اداس چہرے پر نظر پڑتے وہ شرمندہ ہوا تھا مگر اس کی اگلی حرکت پر وہ ہکا بکارہ گیا تھا۔

تم نے آئینہ کے بعد ایسا مزاق کیا تمہیں گنجا کر دوں گی۔ اس کے بالوں کو اپنی گرفت میں لیتی ہلکا سا کھینچتی وہ ایک ایک لفظ پر زور دے رہی تھی۔

اچھا اچھا سوری یار چھوڑ دو مجھ معصوم کے بالوں کو۔ وہ اپنے بالوں کو چھڑوانے کی کوشش کرتا میسنی شکل بنا چکا تھا۔ جاؤ معاف کیا ملکہ عالیہ نے۔ وہ اس کے بالوں کو آزاد کرتی نرمی سے سنوارنے لگی تھی۔

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

شکریہ اس ناچیز کو معاف کرنے کے لیے۔ وہ اس کے گال پر لب رکھتا ہنستی ہوئی عافیہ کے اوسان خطا کر گیا تھا۔
بچ۔۔ چھوڑو مجھے کام ہے۔ وہ اس سے جان چھڑواتی بھاگنے لگی تھی جب اسے خود پر گراتے اس کی خراب ہوتی
حالت کو دیکھ کر اس نے قہقہہ لگایا تھا۔

آج کل کیا کر رہی ہو؟۔ بے تکلفانہ انداز میں اس سے اعجاز نے سوال کیا تھا۔ وہ زبانیہ بیگم کے اسرار پر آج اعجاز
کے ساتھ ڈنر پر آئی تھی۔ وہ ایک ہفتے پہلے پاکستان آیا تھا تب سے اب وہ ملے تھے۔
فری رہتی ہوں۔ وہ سادہ لہجے میں بولتی میز کے ڈائیزائن پر نظریں گاڑھے غور سے اسے تک رہی تھی۔
پھپھو بتا رہی تھی تم کافی زندہ دل لڑکی ہو۔ وہ اس کے منہ سو جا کر بیٹھنے پر طنزیہ لہجے میں بولا تھا۔
سوری میرے سر میں درد ہے۔ وہ شرمندگی سے بولی تھی اس کا من یہاں بیٹھنے کا بالکل نہیں کر رہا تھا۔ تبھی وہ
خاموش تھی۔

اوکے آرڈر کرو۔ ویٹر کے مینیولے کر آنے پر وہ بولا تھا۔ وہ اپنے لیے جوس آرڈر کرتی اعجاز سے اکیسکیوز کرتی
واشر روم گئی تھی۔

اپنے منہ پر چھینٹے مارتی وہ اپنا عکس دیکھنے لگی تھی۔ اپنا چہرہ ٹیشو سے صاف کرتی وہ واشر روم سے باہر نکلی تھی جب
دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑے سگریٹ پیتے اعظم کو دیکھتی وہ ٹھٹھک کر رکی تھی۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

ڈیٹ پر آئی ہو؟ اس نے سرد لہجے میں پوچھتے اس پر گہری نگاہ ڈالی تھی۔ ہیزل براؤن آنکھوں کی چمک ماند پڑ گئی تھی۔ کھلے سلکی بال پونی میں قید تھے کچھ آوارہ لٹیں اس کی پونی سے نکلتی اس کے چہرے کا احاطہ کیے ہوئے تھی۔ ہاں۔ اس نے لب بھینچ کر جواب دیا تھا۔ اس بے مہر کو دیکھتے آنکھوں میں ہلکی سی چمک آئی تھی جس سے وہ خود بھی بے خبر تھی۔

ایک سوٹا لگاتے اعظم نے غصیلی نظروں سے اسے گھورا تھا۔ جوزمین پر ناجانے کونسی چیز ڈھونڈ رہی تھی۔ ہم۔ پہلے ڈرگزیلیتی تھی اب لوگوں کی راتیں رنگین کرنے لگی ہو۔ اس نے اعظم کو بے یقینی سے دیکھا تھا۔ چٹاخ۔ تمہارے ساتھ وہ رات صرف و صرف ایک غلطی تھی۔ دوبارہ میرے سامنے مت آنا منہ توڑ دوں گی۔ اسے تھپڑ مارتے وارن کرتی وہ قریب سے گزرنے لگی تھی۔ جب اس کو بازو سے پکڑ کر کھینچتے زور سے دیوار سے لگاتے اعظم نے سگریٹ زمین پر پھینکی تھی۔ آہ۔

ہمارے راستے اب اکثر ملتے رہیں گے مس بگڑی نواب زادی۔۔۔ اس کے ارد گرد اپنے بازو جھاتے وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔ جس میں واضح خوف دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے چہرے پر نظریں ٹکائے اعظم نے اپنا والٹ نکالا تھا۔ لب بھینچے کھڑی وہ اس کی ایک ایک حرکت کو غور سے دیکھ رہی تھی۔ اپنے والٹ میں موجود ساری رقم نکالتے اعظم نے استہزایہ نظروں سے آویزہ کو دیکھتے اس کا ہاتھ پکڑا تھا۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

یہ اس رات کی قیمت۔ اس کی ہتھیلی میں زبردستی پیسے تھمتے وہ آنکھوں میں آنسو لیتی آویزہ کو گزشتہ ماہ کے کچھ لمحے یاد کرواتا اذیت میں مبتلا کر گیا تھا۔

اگر دوبارہ سروسز دینی ہوئی تو اسی ہوٹل کے روم نمبر 106 میں مل جاؤں گا۔ اس کو آنکھ مار کر بولتا وہ لمبے لمبے ڈھگ بڑھتا چلا گیا تھا۔ آویزہ نے نم آنکھوں سے اس کی پشت کو دیکھتے اپنے ہاتھ میں موجود پیسوں کو زور سے پکڑتے اس نے ایک فیصلہ کیا تھا۔

آنکھ کھلتے ہی اس کی نظر اپنی شرٹ پہنے پہلو میں لیٹی انفال پر پڑی تھی۔ اس کو دیکھ کر باسل مسکرا اٹھا تھا۔ آہستہ سے اس کے چہرے سے بال ہٹاتے باسل نے اس کے سر کو چوما تھا۔ انفال اس کا لمس محسوس کر کے کسمپائی تھی۔

اٹھ جاؤ انفال۔۔ گیارہ بجے کا ٹائم دیکھتے اس نے انفال کو جگانا چاہا تھا۔ انفال اس کی آواز پر ناک چڑھاتی دوسری طرف کروٹ لیتی سو گئی تھی۔

ہم جزیل کے نکاح کے لیے لیٹ ہو جائیں گے۔ اس کے گالے پر لب رکھتے باسل نے سرگوشی کی تھی۔ انفال نے جھٹ سے اپنی آنکھیں کھولتے ٹائم دیکھا تھا۔

اففف۔۔ مجھے پہلے کیوں نہیں جگایا۔ ہم لیٹ ہو جائیں گے۔ وہ ٹائم دیکھتی جھٹ سے اٹھ بیٹھی تھی۔

جاؤ جلدی فریش ہو جاؤ۔ اس کے چہرے کے نقوش پر اپنا نرم گرم لمس چھوڑتے باسل نے مسکرا کر کہا تھا۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

اگر میں لیٹ ہو گئی تو تمہیں چھوڑوں گی نہیں۔ وہ ٹائم دیکھتی جھٹ سے واشروم بھاگی تھی۔ باسل اس کو جاتے دیکھ کر گہری مسکراہٹ کے ساتھ لیٹ گیا تھا۔

کچھ ہی دیر میں گولڈن رنگ کی میکسی پہنے بالوں کو کھلا چھوڑے گلے میں نازک ساسیٹ پہنے ڈارک میک اپ کیے وہ باسل کے ساتھ تیار کھڑی تھی۔ سفید رنگ کی شلوار قمیض کے اوپر گولڈن واسکٹ پہنے ماتھے پر بکھرے سلکی بالوں کے ساتھ وہ وجح لگ رہا تھا۔ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ مکمل لگ رہے تھے۔ باسل کو دیکھ کر انفال کے چہرے پر انوکھے رنگ کھلے تھے۔

دونوں آدھے گھنٹے میں موجودہ مار کی میں پہنچے تھے جہاں پہلے ہی سارے مہمان تقریباً موجود تھے۔ حیان انہیں باہر کھڑا مل گیا تھا۔

وہ باسل کو چھوڑ کر خود برائیڈل روم کی طرف چلی گئی تھی۔

عافیہ۔ سرخ کامدار لہنگا اپنے ڈارک میک اپ میں گولڈن جیولری پہنے وہ بے حد پیاری لگ رہی تھی۔
سکن گولڈن نیٹ کافراک پہنے کھڑی عافیہ لائٹ میک اپ میں اپنے حسین سراپے کے ساتھ اس کے پاس مارے باندھے کھڑی تھی۔

میری بات سنو۔ عافیہ کی نظریں خود پر پڑنے سے وہ منمنایا تھا۔ جوبل بھیجے سنجیدگی سے اسے دیکھ رہی تھی۔
مجھے تمہاری کوئی فضول بکواس نہیں سننی عافیہ دعا کرو جزیل کو تمہاری حقیقت کا پتہ نہ چلے ورنہ تمہارے لیے اچھا نہیں ہو گا۔ عافیہ کی بات پر عافیہ خاموش ہو گئی تھی۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

اچانک دروازہ کھول کر انفال اندر آئی تھی جس پر عافیہ مسکرا کر انفال سے ملتی باہر چلی گئی تھی۔ کچھ دیر اس کے پاس بیٹھتے انفال بھی اسے چھوڑ کر باہر مہمانوں سے ملنے چلی گئی تھی۔

جزیل گولڈن رنگ کی شیر وانی پہنے سیٹج پر بیٹھا تھا۔ اس کے ساتھ ہی حیان پرنس کوٹ پہنے بیٹھا تھا۔ نکاح کا وقت ہو گیا تھا۔ مولوی صاحب نکاح پڑھوانے کے لیے عانیہ کی طرف گئے تھے۔ جزیل بے صبری سے اپنے نکاح کا انتظار کر رہا تھا۔

"دلہن بھاگ گئی ہے۔" سارے ہال میں یہ خبر پھیلی تھی۔ حیرانی و پریشانی سے جزیل خبر ملتے ہی کھڑا ہوا تھا۔ رکو میں دیکھ کر آتا ہوں۔ حیان سنجیدگی سے بولتا سیٹج سے اتر اٹھا۔ مگر جزیل اس کی بات کو انور کر تا خود تیزی سے برائیڈل روم کی طرف بھاگا تھا۔

عانیہ کہاں ہے؟ جزیل نے روم میں داخل ہوتے ہی پوچھا تھا جہاں سب پریشان کھڑے تھے۔ ایک خط عائشہ نے خاموشی سے جزیل کو تھمایا تھا۔ جزیل نے سب کو دیکھتے وہ خط کھولا تھا جس میں گنتی کے صرف چند حروف لکھے تھے۔

"آئی ایم سوری میں تم سے شادی نہیں کرنا چاہتی۔"

اس لائن نے سے وہ جھٹکوں کی زد میں آیا تھا۔ خط کو اس نے مڑوڑ دیا تھا۔ غصے اور تکلیف کے ملے جلے تاثرات میں وہ دیوار پر زور سے مکا مارتا سب کے دکھی چہروں کو دیکھتا تیزی سے باہر نکل گیا تھا۔ حیان نے اسے روکنے کی کوشش کی تھی مگر وہ بنا کسی کی بات سنے چلا گیا تھا۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

حیان اور عافیہ نے پریشانی سے ایک دوسرے کو دیکھا تھا۔ عائشہ بیگم اور ریحان صاحب پریشان کھڑے تھے۔ عمر صاحب اور فرزانه سمیت زارا اور عمران صاحب ان دونوں کے پاس کھڑے حوصلہ دے رہے تھے۔ انفال تو ابھی تک عافیہ کے ایسے بھاگنے پر حیران اور جزیل کے لیے پریشان تھی۔

حیان عائشہ بیگم کو تسلی دیتا جزیل کے پیچھے بھاگا تھا۔ جونا جانے پل میں کہاں غائب ہو گیا تھا۔

مجھے کسی بھی حال میں دو گھنٹے کے اندر اندر اس لڑکی کا پتا چاہیے۔ عافیہ کی تصویر کسی کو سینڈ کرتا جزیل بولا تھا۔ منہ مانگی قیمت دوں گا۔ جزیل نے بات ختم کر کے فون ڈیش بورڈ پر پھینک دیا تھا۔ عافیہ کے انکار نے اس کی انا پر چوٹ لگائی تھی اب اتنی آسانی سے وہ اسے جانے نہیں دے سکتا تھا۔ ساری دنیا کے سامنے وہ اسے رسوا کر کے بھاگی تھی۔ کیا تھا اگر وہ پہلے ہی انکار کر دیتی شاید وہ اسے سمجھنے کی کوشش کرتا۔

شادی تو میں تم سے آج ہی کروں گا مس عافیہ۔۔۔ وہ خود سے وعدہ کر تا گھر جانے کی بجائے فارم ہاؤس چلا گیا تھا۔ حیان کو ایک میسج کر کے اس نے پرسکون کر دیا تھا۔

وہ فریش ہو کر واشروم سے نکلا تھا جب دروازے پر دستک ہوئی تھی۔ ٹاول پھینکتا اپنا باتھ روب ٹھیک کرتا وہ دروازے کے پاس گیا تھا۔ آج کل اس کا گھر رینویٹ ہو رہا تھا تبھی وہ ہوٹل میں سٹے کر رہا تھا۔ باسل نے اسے اپنے گھر آنے کی دعوت دی تھی مگر وہ آرام سے انکار کر گیا تھا۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

دروازہ کھولتے ہی اس کی نظریں آویزہ سے ٹکرائی تھی بے ساختہ اس کی نگاہیں اس کے پورے سراپے پر پڑی تھیں۔ سیلو لیس پنڈلیوں تک ٹائیٹ سرخ رنگ کی ڈریس ساتھ ڈارک میک اپ کیے کھڑی وہ ہو کر لگ رہی تھی۔ اس کو سائیڈ پر کرتی آویزہ سپاٹ چہرے کے ساتھ روم میں داخل ہوئی تھی۔ اعظم نے اپنے جڑے بھینچ کر اسے دیکھا تھا جو بیڈ پر بیٹھ کر پیچھے کو ہوتی دونوں بازو بیڈ پر رکھے اس کو دیکھ رہی تھی۔

یہاں کیا کرنے آئی ہو؟ اعظم کے پوچھنے پر وہ مسکرائی تھی۔ اپنے ہونٹوں پر زبان پھیرتے وہ اٹھی تھی اعظم کے قریب جا کر اس نے طنزیہ نگاہوں سے اس کا چہرہ دیکھا تھا ہیل پہنے وہ اس کے کندھے تک آرہی تھی۔

آپ کی رات رنگین کرنے آئی ہوں۔ باتھ روب سے جھانکتے اس کے سینے پر اپنی انگلی پھیرتی وہ اعظم کو سخت زہر لگ رہی تھی۔ اس کا دل کر رہا تھا اس کو باہر اٹھا کر پھینک دے یا اس کی اس بے ہودہ ڈریس کو آگ لگا دے۔ اس کی پینتیس سالہ زندگی میں کبھی اسے کسی لڑکی نے اتنا تپایا نہیں تھا۔

مس آویزہ زیادہ جلدی نہیں آگئی تم۔۔۔ اس کی کلائی زور سے تھامتے اس نے طنزیہ کہا تھا۔

آپ نے بلایا اور میں نہ آتی ایسا ہو سکتا تھا۔ ایک بار پہلے بھی تو آپ کے ساتھ رات گزار چکی ہوں اب دوبارہ گزارنے سے کچھ نہیں ہوگا۔ وہ اس کو غصے سے پاگل کر رہی تھی۔

نکلو یہاں سے۔۔ مجھے تمہاری شکل بھی دوبارہ نہیں دیکھنی۔ اسے دروازے کی طرف دھکیلتے اعظم غصے سے بولا تھا۔

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

ٹھیک ہے جیسی آپ کی مرضی ویسے ساتھ والے روم میں موجود شخص نے بھی مجھے انوائٹ کیا تھا آپ نہ سہی وہی سہی۔ وہ بولتی باہر کی طرف بڑھ رہی تھی۔ جب اس کو پکڑتے اعظم نے پیچھے کھینچا تھا۔

کہیں جانے کی ضرورت نہیں ہے تمہاری یہ خواہش میں ہی پوری کر دوں گا۔ اسے بیڈ پر دھکا دیتے وہ سپاٹ لہجے میں بول رہا تھا۔ غصے سے اس کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔

ارے ابھی آپ نے بتایا نہیں کتنے پیسے دیں گے۔ وہ بولتی مزید اسے بھڑکا گئی تھی۔ اعظم نے غصے سے بیڈ پر جھکتے اس کے ہونٹوں کو بے دردی سے اپنی گرفت میں لیتے خاموش کروا دیا تھا۔ ایک آنسو اس کی آنکھ سے نکلتا بالوں میں جذب ہو گیا تھا۔

عانیہ خود پر چادر اوڑھے دلہن کے لباس میں ٹرین اسٹیشن پر بیٹھی اپنی مطلوبہ ٹرین کا انتظار کر رہی تھی۔ وہ بہت مشکل سے وہاں سے بھاگی تھی۔ بہت سوچنے کے بعد بھی وہ خود کو جزیل سے شادی کرنے کے لیے راضی نہیں کر پائی تھی۔ وہ بے شک اسے بہت چاہتی تھی مگر وہ خود کو یہ قدم اٹھانے نہیں دے سکتی تھی۔

وہ اپنے ہاتھوں کی لکیروں کو بنا پلکیں جھپکے دیکھ رہی تھی۔ جب دو آدمی اس کے سامنے آکر کھڑے ہوئے تھے۔ اس نے حیرت سے آنکھیں اٹھا کر انھیں دیکھا تھا۔ جب ایک نے جلدی سے رومال عانیہ کے منہ پر رکھ دیا تھا۔ وہ ہلکی پھلکی مزاحمت کرتی ایک منٹ میں بے ہوش ہو گئی تھی۔

وہ خاصی سنسان سائیڈ پر بیٹھی تھی تبھی کوئی انھیں یہ کرتا دیکھ نہ پایا تھا۔

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

وہ لوگ اسے لے کر جزیل کے فارم ہاؤس پہنچے تھے۔ اسے وہاں روم میں بند کرتے وہ جزیل کے کہنے پر کہیں جانے کی بجائے وہاں ہی رک گئے تھے۔

دو گھنٹے بعد عانیہ کو ہوش آ گیا تھا۔ آنکھیں کھلتے ہی اس کی نظر جزیل پر پڑی تھی۔ سرخ آنکھیں لیے جزیل سپاٹ چہرے کے ساتھ اسے ہی گھور رہا تھا جو اس کو دیکھتی ڈر گئی تھی۔

ہمارا نکاح آج ٹائم پر ہو نہیں پایا تھا میں چاہتا ہوں آج ہی ہمارا نکاح ہو اس لیے ابھی ہمارا نکاح ہو گا اور انکار کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ جزیل کی بات پر اس نے اپنا سر نفی میں ہلایا تھا۔

میں تم سے نکاح نہیں کروں گی۔ وہ صاف انکار کر رہی تھی۔

اوائے تم دونوں اندر آؤ۔۔ جزیل نے باہر کھڑے آدمیوں کو اندر بلایا تھا۔

جب تک یہ نکاح کے لیے ہاں نہیں کر دیتی تم دونوں نے مجھے مارنا ہے۔ گھبرانے کی ضرورت نہیں اس کے اضافی پیسے دوں گا۔ نظریں عانیہ پر گاڑھے وہ گویا ہوا تھا اپنے لیے عانیہ کی فکر اور پسندیدگی سے وہ خوب واقف تھا۔

ی۔۔ یہ کیا پاگل پن ہے جزیل۔۔ وہ گھبرا گئی تھی۔

وہ دونوں آدمی جزیل کے اشارے پر اسے مارنے لگے تھے۔

ابھی بھی وقت ہے عانیہ ہاں بول دو ورنہ میری موت کی ذمہ دار تم ہو گی۔۔ جزیل کی بات پر وہ دہل گئی تھی۔

مجھے منظور ہے م۔۔ میں نکاح کروں گی پلیز اب یہ سب روک دو۔۔ وہ روتی ہوئی بولی تھی۔۔ اپنا زخمی وجود لیے وہ کھڑا ہوا تھا۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

مولوی صاحب اور گواہوں کو بلاتے اس نے زبردستی آج کے دن ہی عانیہ سے نکاح کر کے اپنا خود سے کیا گیا وعدہ پورا کیا تھا۔

سب لاؤنچ میں بیٹھے جزیل کا انتظار کر رہے تھے جس نے انھیں آنے کی خبر پہلے ہی دے دی تھی۔ حیان پریشانی سے ٹہل رہا تھا۔ جب جزیل عانیہ کے ساتھ گھر میں داخل ہوا تھا۔ عانیہ کو سب نے حیران اور ناگوار نظروں سے دیکھا تھا اس کی وجہ سے اتنے لوگوں کے سامنے ان کی عزت پر بات بن آئی تھی۔ یہ کہاں سے ملی؟ عانیہ کہ طرف اشارہ کرتے عائشہ بیگم نے حیرت سے پوچھا تھا سب سوالیہ نگاہوں سے ان دونوں کو دیکھ رہے تھے۔

کچھ لوگوں نے عانیہ کو کیڈنیپ کر لیا تھا۔ وہ خط بھی اس نے نہیں لکھا تھا۔ اور ہم دونوں نکاح کر چکے ہیں۔ جزیل نے سب سے نظریں چراتے جھوٹ بولا تھا۔ عانیہ نے اپنے بے ساختہ لب کاٹے تھے۔ اچھا۔۔ حیان نے عانیہ کو مشکوک نظروں سے دیکھتے پوچھا تھا۔ ہم۔۔ میں تھک گیا ہوں صبح بات کریں گے۔ وہ عانیہ کا بازو پکڑتا اسے اپنے روم میں لے گیا تھا۔ باقی سب بھی ان کے جانے کے بعد اپنے اپنے کمروں میں لوٹ گئے تھے۔

کمرے میں داخل ہوتے تازہ گلاب کے پھول کی مہک نے ان کا استقبال کیا تھا۔ اسے دروازے کے پاس چھوڑتے جزیل نے غصے سے پھولوں سے سچی بیڈ شیٹ اتار کر زمین پر پھینکتے۔۔ کمرے میں جلتی کینڈلز کو بھی زمین پر پھینکتے

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

وہ سارے کمرے کا نقشہ بگاڑ چلا تھا۔ عانیہ کانوں پر ہاتھ رکھے خوف سے اسے دیکھ رہی تھی۔ اس کا کمرہ ساؤنڈ پروف تھا تبھی کوئی بھی آواز باہر نہیں جا رہی تھی۔

مجھ سے اچھے کی امید مت رکھنا۔۔۔ اسے سپاٹ لہجے میں بولتا اپنا غصہ ٹھنڈا کرنے کے لیے وہ فریش ہونے چلا گیا تھا۔ عانیہ نے لب دبا کر اپنی سسکی مشکل سے روکی تھی۔

جاؤ جا کر فریش ہو کر سو جاؤ۔۔۔ اپنے بال ٹاول سے سکھاتا ڈاؤن شرٹ پہنے جزیل نے تب سے بت بنے ایک ہی جگہ کھڑی عانیہ سے بولا تھا۔

عانیہ کے پہلے ہی کپڑے اس کے روم میں شفٹ کر دیے تھے۔ تبھی وہ نائٹ ڈریس نکالتی فریش ہونے چلی گئی تھی۔

جب وہ کپڑے چینج کر کے واپس کمرے میں آئی تو جزیل لائٹس آف کر کے پہلے ہی بیڈ پر ایک طرف اس کی جگہ چھوڑتا آنکھوں پر بازو رکھے لیٹا ہوا تھا۔

تم نے میرے ساتھ ایسا کیوں کیا؟۔ عانیہ کے اپنے پہلو میں لیٹنے پر جزیل نے سر دلہجے میں سوال کیا تھا۔ آئی ایم سوری۔۔۔ وہ دھیمی آواز میں بولی تھی۔

دوبارہ یہ الفاظ اپنے منہ سے مت نکالنا۔ تمہاری اس سوری سے میری اتنے لوگوں کے سامنے ہوئی بے عزتی کا ازالہ نہیں ہو سکتا۔ عانیہ کا رخ اپنے طرف موڑتے وہ اونچی آواز سے بولا تھا۔ عانیہ اسے سہمی نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

اسے جھٹکے سے چھوڑتا وہ دھکتے سر سے کمرے سے ہی چلا گیا تھا۔ اگر تھوڑی دیر وہ مزید روکتا تو شاید عانیہ کو غصے میں نقصان پہنچا دیتا۔

آویزہ کے ہونٹوں کو آزاد کرتے اعظم نے اس کے کندھے سے ڈریس کھسکاتے وہاں پر اپنا لمس چھوڑا تھا۔ اس کی پکڑ کے ساتھ لمس میں بھی سختی تھی۔

یہی چاہتی تھی نہ تم؟ اس کی گردن پر اپنے لب رکھتا وہ بھاری لہجے میں بول رہا تھا۔

مجھے اکسانا؟ غصہ دلانا؟ اور بہکانا؟ اس کے دوسرے کندھے سے بھی ڈریس نیچے کرتے اس نے غصے سے پوچھا تھا۔ اس کے اعصاب غصے سے سلب ہو چکے تھے۔

ہاں۔۔ آویزہ نے خالی خالی نظروں سے اسے دیکھا تھا۔ اس کے ایک لفظی جواب نے ہی اعظم کو مزید بھڑکایا تھا۔ وہ جو پہلے کبھی اتنا غصے میں پاگل نہیں ہوا تھا جتنا آج ہو گیا تھا۔

پیمنٹ ٹائم پر کر دیجیے گا۔ وہ سپاٹ سے لہجے میں بولی تھی۔

مجھے خوش کر دو۔ منہ مانگی رقم دوں گا۔ اعظم اس پر سے ہٹا ایک ایک لفظ پر زور دیتا بیڈ سے ٹیک لگاتا بولا تھا۔

آویزہ نے اٹھتے اس کی طرف دیکھا تھا پھر ہلکا سا مسکرا کر اس کا ہاتھ روب کھلتے اس نے اعظم کے دل کے مقام پر لب رکھے تھے۔ اس کا لمس محسوس کرتے اعظم کے دل کی ایک بیٹ مس ہوئی تھی۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

اس کی آنکھوں میں دیکھتے آویزہ نے اس کی دونوں آنکھوں پر باری باری اپنے لب رکھے تھے۔ اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے اعظم نے زور سے اسے اپنے ساتھ لگایا تھا۔

اعظم کے رخساروں پر اپنا لمس چھوڑتے وہ رک گئی تھی۔ جب اسے رکتے دیکھ اعظم نے پیش قدمی شروع کرتے اس کے ہونٹوں کو چوما تھا۔ آہستہ آہستہ گزرتی رات میں وہ دونوں ایک دوسرے میں گم ہو چکے تھے۔

اس وقت کہاں جا رہی ہو؟ آویزہ کو اپنا حولیہ درست کرتے اعظم نے صبح کے تین بجتے دیکھ کر پوچھا تھا۔ ایک ہاتھ میں سگریٹ دبائے وہ گہری نگاہوں سے اس کے سر آپے کو دیکھ رہا تھا۔

تم نے مجھے برباد کر دیا ہے۔ وہ اپنا حولیہ درست کرتی بکھرے لہجے میں بول رہی تھی۔

یہ مت بھولو اس بار تم خود چل کر میرے پاس آئی تھی۔ والٹ سے اپنا کریڈٹ کارڈ نکالتے وہ سگریٹ ختم کرتا اٹھا تھا۔

یہ لو جتنی چاہے رقم خرچ کر لینا۔ اسے کارڈز بردستی تھماتے اعظم بولا تھا۔
آئی ہیٹ۔۔

خبردار جو یہ جملہ مکمل کیا ورنہ اس کمرے سے کل تک باہر نکلنے نہیں دوں گا۔ اعظم نے اسے وارن کیا تھا۔

آئی ہیٹ یو۔۔ آئی ہیٹ یو۔۔ اس کی وارننگ کو انور کرتے اس کے سینے پر مکے مارتی وہ نم لہجے میں بول رہی تھی۔ اس کے ایک جملے نے ہی اعظم کو آگ لگادی تھی۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

شش۔۔ چپ بالکل چپ۔۔ تمھاری ہلکی سی آواز بھی میں سننا نہیں چاہتا۔ وہ غصے سے دھاڑا تھا۔ اس ڈرتی آویزہ فوراً خاموش ہو گئی تھی۔ اس کی ہچکیوں کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ مجھے و۔۔ واپس جانا ہے۔ وہ کارڈ بیڈ پر پھینکتی واپس جانے کے کیے مڑ گئی تھی۔ کل چلی جانا۔ اعظم کے لہجے میں انکار کی گنجائش نہ تھی۔ بنا اس کی بات پر کان دھرے وہ وہاں سے نکل گئی تھی۔ غصے سے اسے جاتے دیکھ کر اپنی شرٹ پہنتا اعظم بھی اس کے پیچھے گیا تھا۔

گاڑی میں بیٹھو۔ آویزہ کو پیدل روڈ پر چلتے دیکھ کر اس کے آگے گاڑی روکتے حکم دیا گیا تھا۔ آویزہ اس کی موجودگی انکور کرتی آگے بڑھ گئی تھی۔ غصے سے گاڑی سے نکلتا اعظم ایک ہی جست میں اس کے قریب گیا تھا۔ اسے اٹھا کر اپنے کندھے پر ڈالتے آویزہ کے احتجاج کو انکور کرتے اسے گاڑی میں زبردستی بیٹھا کر بیلٹ بندھ کرتے اعظم نے غصے سے اسے گھورا تھا جس پر وہ سٹل ہو کر بیٹھ گئی تھی۔ اسے گھر کے قریب چھوڑتے اعظم نے ایک کارڈ نکال کر پھر اس کی طرف بڑھایا تھا۔ میرا نمبر ہے اگر کبھی بات کرنی ہوئی تو اس نمبر پر کال کر لینا۔ وہ کارڈ جھپٹتی بنا اس کے طرف مڑی اندر چلی گئی تھی۔

READERS CHOICE

ڈیم اٹ۔۔ سٹیرینگ ویل پر غصے سے ہاتھ مارتا وہ بڑبڑایا تھا۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

یہاں کیا کر رہے ہو؟ جزیل کو لان میں بیٹھے دیکھ کر حیان نے حیرت سے پوچھا تھا۔

تم ساری رات سوئے نہیں؟ اس کی سرخ آنکھیں دیکھ کر حیان پریشان ہو گیا تھا۔

اس نے میرے ساتھ ایسا کیوں کیا حیان؟ وہ کیوں بھاگی تھی؟ سپاٹ تاثرات سے حیان کو دیکھتے وہ پوچھ رہا تھا۔

جزیل عانیہ تمھاری سوچ سے برعکس ہے۔ وہ تمھیں بے وقوف بنا رہی ہے اسے سب کچھ یاد ہے۔ وہ کچھ نہیں

بھولی۔ حیان نے بھی عانیہ کا بھانڈا پھوڑا تھا۔

تمھیں کیسے پتا؟ جزیل نے حیرت سے اسے دیکھا تھا۔

جب وہ ہمارے گھر آئی تھی تب مجھے پتا چلا تھا۔ نظریں زمین پر گاڑھے حیان نے جواب دیا تھا۔

تم نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا؟ بلکہ تم دونوں نے مجھ سے عانیہ کی موت کا جھوٹ کیوں بولا تھا؟ سیدھے ہوتے

جزیل نے حیان سے سوال کیا تھا۔

جزیل۔۔۔ آئی اہم ریٹلی سوری مجھے تمھیں تب ہی بتا دینا چاہیے تھا مگر مجھ میں ہمت نہیں تھی کچھ عانیہ نے بھی ہم

سے التجا کی تھی۔ وہ کسی اور کو پسند کرتی تھی اور تمھاری پسندیدگی سے واقف تھی۔ تبھی جھوٹ بول کر اس نے شہر

بدل لیا تھا۔ حیان کی نظریں جزیل کے چہرے پر ہی تھیں۔

کیوں؟ کیوں؟ اس نے ایسا کیا۔۔۔ مجھے صاف صاف بتا دیتی۔۔۔ میں خاموشی سے اپنی زندگی میں آگے بڑھ جاتا۔

میرے اتنے سال اس بے وفا کی جھوٹی موت پر غم مناتے گزرے۔۔۔ جزیل نے سپاٹ نظروں سے اسے دیکھتے

زور سے اپنے بال پکڑے تھے۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

جزیل پلیزیار سنبھالا خود کو۔۔ حیان نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر تسلی دینی چاہی تھی۔
میں اس کی زندگی حرام کر دوں گا۔۔ ایک ایک لمحہ وہ پچھتائے گی۔ اپنے منہ پر ہاتھ پھیرتے جزیل بڑبڑایا تھا۔
ہال میں موجود لوگوں کی تمسخراتی نگاہیں دیکھتے مجھے شدید ذلت کا احساس ہوا تھا۔ جزیل کا چہرہ سرخ پڑ گیا تھا۔
تمہیں فلحال آرام کی ضرورت ہے جزیل اٹھو۔۔ اسے زبردستی اٹھا کر حیان اپنے گھر کی طرف لے گیا تھا۔ وہاں
اسے ایک کمرے میں نیند کی گولی کھلا کر وہ سلا چکا تھا۔

باسل حیان کا صبح فون آیا تھا اس نے بتایا ہے عانیہ مل گئی ہے۔۔ اس کو ٹائی باندھنے میں مدد کرتے انفال نے بتایا
تھا۔
کیسے ملی؟۔۔

پتا نہیں بس حیان نے بتایا ہے وہ جزیل کو ملی ہے دونوں نکاح کر کے ہی واپس گھر لوٹے ہیں۔ ٹائی باندھنے کے بعد
باسل کی شرٹ کا کالر درست کرتے اس نے کہا تھا۔

اچھی بات ہے ان دونوں نے نکاح کر لیا بائی داوے کل صبح ہماری فلائٹ ہے سرد موسم کے لحاظ سے ایک ہفتے کی
پیکنگ کر لینا۔۔ باسل نے اسے کل کے پروگرام سے آگاہ کیا تھا۔

ہم کل کہاں جا رہے ہیں؟ اس نے کچھ حیرت سے پوچھا تھا۔

ہنی مون منانے۔۔ جگہ فلحال سر پرانز ہے۔ اس کے ماتھے پر انگلی مارتے ہلکی مسکراہٹ سے باسل نے بتایا تھا۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

انفال کی پلکیں بے ساختہ کانپنی تھی۔

لیکن پھر بھی بتائیں نہ ہم کہاں جائیں گے؟ وہ بضد ہوئی تھی۔

یہ کل بتاؤں گا۔۔۔ اس کے سر کو چوم کر باسل الوداعی کلمات کہتا انفال سے مل کر چلا گیا تھا۔

آویزہ۔۔۔ اعجاز نے مجھے سب بتا دیا ہے جو تم نے اس کے ساتھ ڈنر پر کیا تھا۔ میں نے تمہیں کہا بھی تھا اپنا موڈ ٹھیک کر لینا مگر مجال ہے جو کبھی اپنی ماں کی بات مان لو۔۔۔ زباریہ صبح ہی صبح سوئی ہوئی آویزہ کے سر پر پہنچ گئی تھی۔۔۔
موم فار گاڈ سیک مجھے اکیلا چھوڑ دیں میرا سر درد سے پھٹ رہا ہے۔۔۔ کمفرٹر میں منہ چھپاتی وہ بھاری آواز میں بول رہی تھی۔

میں چلی جاؤں گی پہلے یہ بتاؤ ساری رات کہاں گزار کر آئی تھی۔۔۔ زباریہ کے سوال نے اس کا رنگ فق کر دیا تھا۔
دوست کی برتھ ڈے پارٹی میں گئی تھی۔ منہ چھپائے ہی اس نے جھوٹ بولا تھا۔

ابھی ریسٹ کر لو جب اٹھو گی پھر میں تم سے پوچھوں گی۔۔۔ زباریہ بیگم آویزہ کے چھپے وجود کو دیکھتی چلی گئی تھیں۔
تھینک گوڈ۔۔۔ وہ دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز سنتی بڑبڑاتی دوبارہ سونے کی کوشش کرنے لگی تھی۔۔۔

READERS CHOICE *****

عانیہ سارا دن کمرے میں بند رہی تھی اسے عائشہ بیگم اور ریحان صاحبہ جے سامنے جانے پر شرمندگی محسوس ہو رہی تھی۔ جن لوگوں نے اسے مشکل وقت میں پناہ دی۔ اس نے انہی کی عزت کو داؤ پر لگا دیا تھا۔

پیار لفظوں میں کہاں ز نور را میث

ابھی تو جزیل کے ساتھ سامنے کا سوچ کر بھی وہ ڈر رہی تھی۔ حیان کچھ دیر پہلے آکر اچھی خاصی اس کی انسٹ کر کے گیا تھا جسے منہ جھکائے اس نے بنا چوں چراں کیے سنا تھا۔

صوفے پر بیٹھے ابھی اس کی آنکھ لگی ہی تھی جب دھاڑ کی آواز سے دروازہ کھلنے پر جھٹ سے اس کی آنکھیں کھل گئی تھیں۔۔۔

اٹھو اور پیکنگ کرو ہم سوات جا رہے ہیں۔۔۔ کمرے میں آتے جزیل نے اسے حکم دیا تھا۔
کیوں؟ اس نے کانپتے لہجے میں اسفسار کیا۔

تمہیں قتل کر کے پھینکنے کے لیے۔۔ الماری سے اپنا سوٹ نکالتے اس نے لب بھینچ کر جواب دیا تھا۔

م۔۔ مجھے نہیں جانا۔۔ جزیل کی باتوں سے عانیہ کو خوف محسوس ہو رہا تھا۔

میں نے تم سے پوچھا۔۔ اس کی طرف قدم اٹھا کر بڑھتے جزیل بولا تھا۔۔۔

میں پیکنگ کرتی ہوں۔۔ وہ تیزی سے جزیل سے دور ہوتی کام میں مصروف ہو گئی تھی۔ اس پر نگاہ غلط بھی ڈالے بغیر جزیل فریش ہونے چلا گیا تھا۔

✱ ✱ ✱ ✱ ✱ ✱ ✱ ✱ ✱ ✱ ✱ ✱ ✱ ✱

جانم میرے پاس دو گھڑی بیٹھ جاؤ پھر میرے پاس ٹائم نہیں ہو گا۔ اس کے ہاتھوں کا پکرتے حیان اسے ٹریس پر لایا تھا۔ اس کا شیڈیول کافی بڑی ہونے والا تھا تبھی آج کل وہ عافیہ کے ساتھ زیادہ سے زیادہ ٹائم سپینڈ کر رہا تھا۔ اس نے بھی صافیہ کے ساتھ گھومنے جانا تھا مگر ابھی اس کے پاس بالکل ٹائم نہیں تھا۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

حیان کے شیڈیول کو مد نظر رکھتے عافیہ نے بھی کچھ نہیں کہا تھا۔

سارا دن تمہارے پاس ہی ہوتی ہوں۔۔ مجھے تو ڈریے ممانیہ نہ سمجھیں میں نے ان کے بیٹے کو اپنے پلو سے باندھ لیا ہے۔۔ اپنا دوپٹہ اس کے منہ پر مارتی وہ شریر لہجے میں بولی تھی۔

تم نے مجھے پلو سے نہیں اپنے دل سے باندھ کیا ہے۔۔ وہ عافیہ کا ہاتھ اپنے دل پر رکھتا بولا تھا۔

آج کل تم کچھ زیادہ ہی اوور نہیں ہو رہے۔۔ اس کے سینے پر ہلکی سے چپٹ مارتے وہ ہلکے بھلکے لہجے میں بول رہی تھی۔

اب تمہارے ساتھ فلرٹ نہیں کروں گا تو کیا ساتھ والوں کی بیٹی سے کروں گا؟ شرارتی لہجے میں بولتا حیان عافیہ کو تپا گیا تھا۔۔

بد تمیز۔۔ زکوٹا جن۔۔ فلرٹی۔۔ اس کے سینے پر وہ نرمی سے مار رہی تھی۔

اللہ کو مانو لڑکی اپنے نئے نویلے شوہر کو کون مارتا ہے۔۔ اپنی مسکراہٹ دباتا وہ مسکراتی آنکھوں سے عافیہ کے

چہرے کو دیکھ رہا تھا جب اس کا فون رنگ ہوا۔ عافیہ کو خاموش رہنے کا اشارہ کرتے اس نے کال اٹینڈ کی تھی۔

کال سنتے ہوئے وہ عافیہ کو مسکراتا ہوا تنگ کر رہا تھا جب مقابل کی بات سنتے اس کی مسکراہٹ سمٹی تھی۔ آنکھوں

میں سنجیدگی سی اتر آئی تھی۔ اس کے ایکسپریشنز دیکھتی عافیہ پریشان ہو گئی تھی۔

کیا ہوا حیان؟ حیان کے فون بند کرتے ہی عافیہ نے جھٹ سے پوچھا۔

ہماری شادی کی ویڈیو لیک ہو گئی ہے۔۔ اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا وہ پریشان لگ رہا تھا۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

اس میں کیا پریشانی والی بات ہے؟ عافیہ اس کا بازو سہلا رہی تھی۔

حیان نے چپ چاپ اس کے سامنے موبائل کی سکرین کر دی تھی۔ جہاں پر ایک ہیڈلائن لکھی آرہی تھی۔

"مشہور سنگر حیان ملک کی دن دیہاڑے گنڈا گردی زبردستی انھوں نے لڑکی سے نکاح کر لیا۔"

یہ کس نے کیا؟ عافیہ بھی پریشان ہو گئی تھی اس سے حیان کے کرئیر پر کافی برا اثر پڑ سکتا تھا۔

ابھی تک میرا شک پیاز عرف دو نمبر فیاض پر ہے۔ تم پریشان مت ہو میری مینجنگ کمپنی یہ سنبھال لے گی بس ہمیں

ایک پریس کانفرنس کر کے سب کچھ ککیر کرنا ہو گا۔

اس کے پریشان چہرے کو تھامتے حیان نے محبت سے اس کا گال سہلایا تھا۔

سب ٹھیک ہو جایاے گا نہ؟ اس نے امید سے حیان کو دیکھا۔

"ہاں لیکن ابھی کسی کو مت بتانا۔ اب نیچے چلتے ہیں ورنہ موم اوپر نہ آجائیں پھر تم پر الزام لگائیں گی تم نے ان کے

بیٹے کو پلو سے باندھ لیا ہے۔" وہ اس کا ہاتھ پکڑتا بات بدل کر نیچے لے گیا تھا۔

تقریبات کو وہ لوگ سوات پہنچ گئے تھے۔ جزیل عافیہ کو ہوٹل میں اکیلے چھوڑ کر غائب ہو گیا تھا۔ عافیہ نئی جگہ پر

ڈر رہی تھی جبکہ برے خیالات اس کے ذہن میں آرہے تھے۔

وہ کمبل میں منہ دیے زور سے آنکھیں بند کیے لیٹی ہوئی تھی۔ کھڑکی کی ہلکی سی کھڑکھڑاہٹ سے بھی وہ ڈر رہی

تھی۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

جرر کی آواز سے دروازہ کھولنے پر وہ سہمتی ہلکا ہلکا کانپنے لگی تھی۔

آہہ۔۔ اچانک خود پر سے کمبل کھینچے جانے پر وہ چیخ اٹھی تھی۔

جزیل نے اسے گھورتے ہوئے بازو سے پکڑ کر کھڑا کیا تھا۔

جزیل کیا کر رہے ہو؟ جزیل کے زبردستی کھینچنے پر وہ ڈر گئی تھی۔ اسے وہ ہوش میں نہیں لگ رہا تھا۔

مجھے سچ سچ کچھ بتاؤ ورنہ یہاں سے اٹھا کر باہر پھینک دوں گا۔ بالکونی کھول کر اسے گرل کے ساتھ لگائے

جزیل سرد لہجے میں گویا ہوا تھا۔

جزیل۔۔۔ مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔ وہ خوف سے بلندی دیکھتی کپکپانے لگی تھی۔

مجھے حقیقت جانی ہے عانیہ۔۔ وہ اسے پیچھے کودھکیل رہا تھا۔

م۔۔ میں بتاتی ہوں پلیز۔۔ اسے گرل سے ہٹاتے جزیل اب اس کے سچائی بتانے کا منتظر تھا۔

پانچ سال پہلے :

عانیہ کے سر میں مسلسل درد رہتا تھا اس کی گرتی صحت دیکھتے بلقیس بیگم اور عبد اللہ صاحب نے اس کا مکمل چیک

اپ کروایا تھا جس سے انھیں پتا چلا تھا عانیہ کو سٹیجیون کا برین ٹیو مر ہے۔ یہ خبر ان کے گھر پر قیامت بن کر ٹوٹ

پڑی تھی۔

اپنی بیٹی کی واحد نشانی کو موت کی طرف بڑھتے دیکھ کر بلقیس بیگم اور عبد اللہ صاحب کا دل بند ہونے لگا تھا۔

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

عانیہ جزیل کی اپنے لیے پسندیدگی سے واقف تھی تبھی اس نے جزیل سے بات کرنا کم کر دی تھی۔ انہی دنوں بلقیس بیگم اور عبد اللہ صاحب نے اپنا گھر بیچ کر عانیہ کا علاج کروانا شروع کیا تھا۔

انھیں اس کے لیے لاہور جانا پڑنا تھا گھر تو ان کا بک گیا تھا وہ لوگ ویسے بھی یہاں نہیں رہ سکتے اس لیے انھوں نے کچھ دیر کے لیے لاہور شفٹ ہونے کا سوچا۔

عانیہ کو اپنی زندگی کا بھروسہ نہ تھا تبھی اس نے حیان اور عافیہ سے جھوٹ بولا کہ وہ اپنے کزن کو پسند کرتی ہے اور ان کی بہت جلد شادی ہونے والی ہے۔۔ اس نے مزید انھیں کہا تھا جزیل اسے شروع سے نہیں پسند جزیل کو برا بھلا بولتے اس نے حیان اور عافیہ کو اپنی موت کی جھوٹی خبر جزیل کو دینے کے لیے منالیا تھا۔

وہ چاہتی تھی جزیل اسے بھول کر آگے بڑھ جائے۔ اگر اسے علم ہوتا کہ وہ پاگل اس سے محبت نہیں عشق کرتا تھا تو شاید یہ قدم اٹھانے سے پہلے ہزار بار سوچتی۔۔

وہ لوگ لاہور شفٹ ہو گئے تھے جہاں عانیہ نے دوبارہ اپنی سٹڈی سٹارٹ کر دی تھی۔ اس کا علاج کامیاب ہو گیا تھا وہ ایک سال بعد مکمل صحت یاب ہو گئی تھی زندگی اپنی ڈگر پر چلنے لگی تھی۔ وہ ایک چھوٹے مگر صاف ستھرے مکان میں رہتے تھے جو عبد اللہ صاحب نے بینک میں موجود رقم سے خریدا تھا۔ باقی بچنے والی رقم انھوں نے عانیہ کی پڑھائی کے لیے بینک میں ہی رہنے دی تھی۔

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

دو سال بعد عبداللہ صاحب کی ہارٹ اٹیک سے موت عانیہ اور بلقیس بیگم دونوں کو صدمے سے دوچار کر گئی تھی۔۔ عانیہ نے بے حد مشکل سے انھیں سنبھالا تھا۔ مگر بلقیس بیگم اپنے محبوب شوہر کے جانے کا صدمہ برداشت نہ کر پائی اور ایک مہینے بعد ان کا انتقال بھی ہو گیا۔

اپنے نانانی کو کھو کر عانیہ بہت مشکل سے سنبھلی تھی۔ اکیلا گھر اسے کاٹ کھانے کو دوڑتا تھا۔ وہ گھر فروخت کر کے وہ اپنی یونیورسٹی کے قریب ہو سٹل میں شفٹ ہو گئی تھی۔

اپنی پڑھائی مکمل کرنے کے بعد اس نے ایک لوکل سکول میں جو ب کرنا سٹارٹ کی تھی۔ وہ یونیورسٹی میں آگے ایڈمیشن لے چکی تھی۔۔ اسی دوران اپنے باپ مراد کے دھوکے باز بزنس مین ریاض حسین سے اپنا حق لینے کا سوچتی عانیہ نے ان پر کیس کیا تھا۔ لیکن اب تک وہ اتنے طاقت ور ہو چکے تھے کہ عانیہ کو آسانی سے غائب کر دیتے۔ ریاض حسین نے اسے وارن کیا تھا لیکن عانیہ نہ مانی جس کے نتیجے میں اس نے عانیہ کو کیڈنپ کر کے زبردستی ٹارچر کر کے کیس عدالت سے واپس لیتے اسے لاہور سے کراچی اپنے پرانے گھر میں قید کر دیا تاکہ وہ کوئی مشکل نہ کرے کہ کھڑی کر سکے۔ اسے مختلف دوائیاں دیتے اور کمرے میں بند رکھتے ریاض حسین اس کو آدھا پاگل کر چکا تھا۔

مگر عانیہ بھی سمجھدار تھی اس نے کبھی وہ میڈسن نہیں کھائی تھی۔ وہ جب بھی اسے زبردستی کھلاتے تھے عانیہ الٹی کرتی اسے باہر نکال دیتی تھی۔ چار ماہ قید رہنے کے بعد اس نے بھاگنے کی کوشش کی تھی مگر ناکامی کا سامنا کرنے کے ساتھ ریاض حسین نے اسے خوب مار پروائی تھی۔ جس کے بعد عانیہ نے پھر سوچ سمجھ کر چھ ماہ بعد دوبارہ

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

کوشش کی تھی جس میں کامیاب ہوتے اس کی ملاقات جزیل سے ہوئی وہ قسمت کے اس حسین اتفاق پر حیران و پریشان تھی۔ مگر اپنا جزیل سے بولا گیا جھوٹ یاد کرتے اس نے اپنی یادداشت بھول جانے کا ڈراما کیا تھا۔ حیان اور عافیہ کا جزیل سے علیحدہ ہونے کا سن کر اسے افسوس ہوا تھا۔

مگر اسے امید نہیں تھی کہ ان دونوں سے ملنے کے بعد وہ دونوں جان جائیں گے وہ ڈراما کر رہی تھی۔
حال :

میں ایسا کچھ نہیں کرنا چاہتی تھی جزیل مگر حالات کا تقاضا تھا میں تمہیں سچائی نہیں بتا پائی۔۔ اس کا لہجہ رندہ گیا تھا۔۔

تم نے مجھ پر یقین تو کیا ہوتا ایک بار صرف ایک بار بتاتی تو۔۔۔ جزیل کے دیکھنے پر اسے شدید شرمندگی ہوئی تھی۔۔

مبارک ہو تم نے مجھے کامیابی سے بے وقوف بنادیا تھا۔۔ اس ریاض حسین کو میں دیکھ لوں گا۔ مگر تم نے جو میرے ساتھ کیا وہ میں کبھی نہیں بھولوں گا۔۔

مجھے سب سمجھ آ گیا ہے لیکن ایک بات کلیر نہیں ہوئی تم شادی سے کیوں بھاگی تھی۔۔؟

جزیل۔۔۔ میں اس کا جواب نہیں دے سکتی۔۔ وہ نظریں چراگئی تھی۔

نہ دو مجھے شوق بھی نہیں ہے جاننے کا۔۔ وہ واپس اسے بازو سے پکڑ کر کمرے میں لاتا بالکونی کا دروازہ بند کر گیا تھا۔۔

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

آئی ایم سوری جزیل۔۔

شٹ اپ۔۔ منہ بند کر کے سو جاؤ عانیہ۔۔ بیڈ پر لیٹتے وہ لائٹس آف کر گیا تھا۔ عانیہ بھی لب کاٹتی دوسری طرف آکر لیٹ گئی تھی۔۔

سات گھنٹے کی تھکا دینے والی فلائٹ کے بعد وہ دونوں سوٹر لینڈ پہنچ چکے تھے۔۔ ائر پورٹ سے نکلتے ہی ٹھنڈی ہوا نے ان دونوں کا استقبال کیا تھا۔۔

اوہ مائی گاڈ باسل۔۔۔ تھینک یو سو مچ۔۔ میں ہمیشہ سے یہاں آنا چاہتی تھی۔۔ وہ پتا چلنے پر اچھل کر خوشی سے باسل کے گلے لگی تھی۔۔

اس کو خوش دیکھتے باسل بھی مسکرا اٹھا تھا۔

باسل نے یہاں موجود اپنے ایک دوست کے ویلا میں سٹے کر رہا تھا۔ جون سے اس کی ملاقات ایلینگ فائیٹنگ میں ہوئی تھی وہ دونوں ایک دوسرے کے اچھے دوست بن گئے تھے۔ جون کا ہی یہ ویلا تھا۔

واؤ باسل یہ بہت خوبصورت ہے۔ اس ویلا کو دیکھتے انفال کی آنکھیں چندھیا گئی تھی۔ وہ ویلا بے حد خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ وہاں پر ملازم بھی پہلے سے موجود تھے۔۔

ابھی یہ کچھ بھی نہیں ہے تم جا کر ہمارے روم کی بالکونی سے باہر کا منظر دیکھو۔ باسل اسے پکڑ کر وہاں لایا تھا۔۔

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

اوہ مائی گاڈ۔۔۔ با۔۔۔ باسل یہ بہت پیارا ہے۔۔۔ بالکونی سے سبز خوبصورت برف سے ڈھکے پہاڑوں کے درمیان سورج کو ڈوبتے دیکھ کر اس کی آنکھیں چمک اٹھی تھی۔

ریسٹ کر لو تھوڑی دیر بعد ہم باہر جائیں گے۔۔۔ اسے زبردستی بالکونی سے پکڑ کر باسل روم میں لایا تھا۔ لیکن ابھی میں تھوڑی دیر مزید وہاں کھڑی ہونا چاہتی ہوں۔۔۔ اس نے احتجاج کیا تھا۔ اس کے ہونٹوں پر شرارت کرتے باسل نے اسے خاموش کروا دیا تھا۔

زیادہ دیر وہاں ٹھنڈ میں کھرے رہنے سے بیمار ہو جاؤ گی۔ ابھی ہم نے بہت سی خوبصورت جگہوں پر جانا ہے۔۔۔ باسل کی بات پر وہ منہ پھولاتی سونے کے لیے بیڈ پر لیٹ گئی تھی۔۔۔ بالکونی کا گلاس ڈور بند کرتے باسل نے اس کے آگے سے پردے سائڈ پر کر دیے تھے تاکہ انفال باہر کا مناظر لیٹے ہوئے بھی دیکھ لے۔

اسے مسکرا کر دیکھتے انفال کو نے ساختہ اپنی قسمت پر رشک آیا تھا جب سے ان کے درمیان سے بدلہ نامی کی چیز ختم ہوئی تھی باسل نے اسے سوائے خوشیوں کے کوئی غم نہ دیا تھا۔

تم اچھا سا تیار ہو جاؤ بھابھی تمہاری شادی کی ڈیٹ فکس کرنے آرہی ہیں۔ آویزہ کے روم میں داخل ہوتے زباریہ نے کہا تھا۔ اپنی بیٹی کے بدلتے رویہ سے وہ پریشان ہو گئی تھی کہ کہیں وہ اس شادی سے انکار نہ کر دے۔۔۔ موم۔۔۔ آویزہ کا رنگ فق ہوا تھا۔

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

میں اعجاز سے شادی نہیں کر سکتی۔۔ وہ فوراً بولی تھی۔

کیا بکواس کر رہی ہو۔۔ زباریہ بیگم نے غصے سے پوچھا تھا

موم۔۔ میں اعجاز سے نکاح نہیں کر سکتی۔۔ اس نے زباریہ بیگم کی آنکھوں میں دیکھتے جواب دیا تھا۔

میں نے ہی تمہیں ڈھیل دے کر تمہارا دماغ خراب کر دیا ہے۔۔ تمہاری شادی اعجاز سے ہی ہوگی پھر مجھے تمہیں

زبردستی ہی اس سے نکاح کروانا پڑے۔ زباریہ بیگم سخت لہجے میں بولی تھی۔۔

موم میری بات سنیں پلیز مجھے سمجھنے کی کوشش کریں۔۔ میں۔۔

چٹاخ۔۔ زباریہ بیگم نے غصے سے اس کے جواب پر تھپڑ مارا تھا۔ پہلی بار تھا انھوں نے آویزہ سے غصے سے بات

کرتے اس پر ہاتھ اٹھایا تھا۔۔

آویزہ نے منہ پر ہاتھ رکھ کر بے یقینی سے زباریہ بیگم کو دیکھا تھا۔۔

جب تک تمہاری شادی نہیں ہو جاتی تم اس گھر سے میری اجازت سے بغیر ایک قدم بھی باہر نہیں نکالو گی۔ زباریہ

بیگم ایک غصیلی نظر اس پر ڈالتی چلی گئی تھی۔

آویزہ نے ہوش میں آتے اپنے آنسو روکتے تیزی سے اعظم کا دیا گیا کارڈ ڈھونڈنا شروع کیا تھا۔ وہ اسے اپنے بیڈ

سائیڈ ڈرامیں پڑا ملا تھا۔

کانپتے ہاتھوں سے موبائل اٹھا کر اس نے اعظم کو کال ملائی تھی۔ پہلی ہی بیل پر کال اٹھائی گئی تھی۔

ہیلو اعظم سپیکنگ۔۔ اعظم کی بھاری آواز اس کے کانوں سے ٹکڑائی تھی۔

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

میری بات سنو اعظم۔۔

کون؟۔۔ اس نے مصروف انداز میں نا سمجھی سے پوچھا تھا۔ شاید اس کی بھاری آواز کی وجہ سے وہ پہچان نہ پایا تھا۔
آ۔۔ آویزہ بات کر رہی ہوں۔

ہمم بولو سن رہا ہوں۔۔ وہ آویزہ کو مصروف لگ رہا تھا۔

میری موم میری شادی کی ڈیٹ فکس کر رہی ہیں۔۔ تم جانتے ہو نہ یہ ممکن نہیں۔ وہ میری بات نہیں سن رہی۔۔ آویزہ کی بات سننا اعظم ایک دم سیدھا ہوا تھا۔

مجھ سے کیا چاہتی ہو؟ اگر ڈیو اس چاہتی ہو تو پیپرزنوا کر بھیج دیتا ہوں۔۔ وہ سپاٹ لہجے میں بول رہا تھا۔۔
تم بہت برے ہو۔۔ آئی ہیٹ یو۔۔ آئی ہیٹ یو۔۔ وہ چیخی تھی۔

کوئی نئی بات ہو تو بتاؤ میرے پاس تمہارے اس ڈرامے کا ٹائم نہیں ہے اگر ڈیو اس کا مسئلہ ہے تو دو۔۔ اعظم کی بات آدھی سنتی وہ غصے سے موبائل سامنے دیوار پر مار چکی تھی۔ زمین پر بیٹھی اپنے بال کھینچتی وہ پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی تھی۔ اس کے کراچی جانے سے ساری زندگی بدل گئی تھی۔ نہ وہ اپنی ماں سے جھوٹ بول کر جاتی اور نہ ہی آج وہ اس حال میں ہوتی۔

READERS CHOICE

انفال باسل کو ڈنر کروانے کے بعد ایک خوبصورت لیک پر لایا تھا۔ چاند کی اور لیمپ کی روشنی میں، وہ صاف شفاف لیک چمک رہی تھی۔ ہلکی ہلکی ٹھنڈی ہوا میں گھلی پھولوں کی خوشبو نے فضا کو معطر کیا ہوا تھا۔

Page 231 of 343

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

انفال باسل کا بازو پکڑ کر چل رہی تھی۔ کچھ دیر وہاں وقت گزار کر وہ لوگ واپسی پر پیدل ہی ویلا کی طرف لوٹ پڑے تھے وہ لیک ویلا سے پندرہ منٹ کے فاصلے پر ہی تھی۔

سمنسان راستے پر چلتے وہ دونوں ہلکی پھلکی بات چیت کرتے مسکرا رہے تھے۔ جب روڈ پر ایک سائیڈ پر بائیک کے قریب کھڑے دو لڑکوں نے انفال کو دیکھتے سٹی ماری تھی۔

باسل نے غصے سے ان لڑکوں کو دیکھا تھا۔ انفال نے اس کے بازو پر زور دیتے تیز چلنا شروع کیا تھا۔ جب ایک لڑکے کے انفال پر کمٹ پاس کرنے پر باسل کا خون کھولا تھا۔ انفال کا ہاتھ اپنے بازو سے ہٹاتے باسل نے پہلے والے لڑکے کے منہ پر مکہ جڑتے اس کے پیچھے کھڑے لڑکے کے پیٹ میں ٹانگ ماری تھی۔

ہمت کیسے ہوئی تم لوگوں کی اپنے گندے منہ سے میری بیوی کو کچھ کہنے کی۔ پہلے والے لڑکا جو اس کے مارنے پر زمین گرا تھا باسل نے اس کے منہ پر اپنا پاؤں مارا تھا۔

انفال منہ پر ہاتھ رکھے خوف سے باسل کو دیکھ رہی تھی جس نے پانچ منٹ میں ہی دونوں کا نقشہ بگاڑ دیا تھا۔ باسل ان کے مردہ وجود کو چھوڑتا ہلکی ہلکی کانپتی انفال کے پاس آیا تھا جو ڈر سے پیچھے ہٹی تھی۔

اٹس او کے اب سب ٹھیک ہے۔ وہ اس کو گلے لگاتے بولا تھا۔ جبکہ انفال بس لب بھینچ کر اپنے سامنے اس خونی منظر کو دیکھتی یہ نہ کہہ سکی کہ اسے اس سے خوف محسوس ہو رہا تھا۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

اس نے اپنے ہونٹ سختی سے بھیج کر خوف سے نکلتی سسکی روکی تھی۔ باسل نے اپنے ہاتھوں پر لگے خون کی پرواہ کیے بغیر اس کا چہرہ تھامتے سرچوما تھا۔ انفال کو اپنے منہ پر کچھ گیلا محسوس ہوتے باسل کے ہاتھوں پر لگے خون کو دیکھتے اس کا دل خراب ہونے لگا تھا۔

پلیز مجھے گھر جانا ہے۔۔ وہ کانپتے لہجے میں بول رہی تھی۔ باسل اس کی بات سنتا اس کا کانپتا وجود اپنے حصار میں لیتا تیزی سے اسے وہاں سے لے گیا تھا۔

جزیل عانیہ کو لے کر گھومنے پھرنے باہر نکلا ہوا تھا۔ اس نے کل رات سے ہی عانیہ سے بات چیت بند کی ہوئی تھی۔ وہ اس بات پر خوش تھا کہ کم سے کم عانیہ کسی لڑکے کو پسند نہیں کرتی تھی۔

عانیہ نے اسے کئی بار بلانے کی کوشش کی تھی۔ مگر حیان اسے آنکھیں دکھاتا بار بار خاموش کروا دیتا تھا۔ مجھے ابھی واپس جانا ہے۔۔ وہ لوگ چھوٹے سے مقامی بازار میں موجود تھے جب اس کی خاموشی سے تنگ آتی عانیہ ایک جگہ کھڑی ہو گئی تھی۔

اپنے بازو باندھے منہ پھولائے کھڑی وہ بچی لگ رہی تھی۔ اس کی حرکت پر بے ساختہ امڈنے والی مسکراہٹ حیان نے چھپائی تھی۔

ہمم۔۔ اسے کوئی جواب دیے بغیر وہ چپ چاپ اس کا بازو پکڑے واپس مڑ گیا تھا۔

جزیل پلیز مجھے سمجھنے کی کوشش کرو۔ روم میں واپس آتے عانیہ نے کہا تھا۔

کیا سمجھنے کی کوشش کرو؟ جزیل اس کے روبرو آکر کھڑا ہوا تھا۔

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

اگر میری جگہ تم ہوتے اور تمہیں علم ہوتا کہ تم ایک جان لیوا بیماری میں مبتلا ہو تو کیا پھر بھی تم میرے ساتھ رہتے اس کے باوجود کہ تم صرف مجھے دکھ دو گے۔ وہ اسے اپنی جگہ کھڑے ہونے کا بول رہی تھی جزیل نے اسے دیکھا تھا واقعی اگر وہ بھی اس کی جگہ ہوتا تو یقیناً عانیہ کو زندگی میں آگے بڑھنے کا بولتا۔

ایک منٹ مان لیتے ہیں تم درست ہو مگر محبت کی پہلی سیڑھی ہی یقین اور اعتماد پر بنتی ہے۔ جزیل سنجیدگی سے بولا تھا۔

میں جانتی ہوں میں نے غلط کیا تمہارے ساتھ مگر مجھے صرف ایک موقع دو پلیز۔ وہ التجائیہ بولی تھی۔ اس کے معصوم چہرے کو دیکھتے جزیل نے ایک گہرا سانس لیتے دھیرے سے سر ہلاتے رضامندی ظاہر کی تھی۔ عانیہ خوش ہوتی تیزی سے اس کے گلے لگی تھی۔ مگر اپنی حرکت پر سرخ پڑتی وہ جھٹ سے حیران کھڑے جزیل سے علیحدہ ہوتی واشروم میں بھاگی تھی۔ پاگل۔ وہ عانیہ کی حرکت پر ساختہ مسکرا اٹھا تھا۔

حیان کو زرا باہر بھجو۔۔ رات کے وقت عشا کی نماز پڑھنے کے بعد عمر صاحب واپس گھر آئے تھے جب انھوں نے فرزانہ بیگم سے اسے بلانے کو کہا تھا۔
سب ٹھیک ہے؟ فرزانہ بیگم نے پریشانی سے عمر صاحب کو دیکھا تھا۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

ہاں بس حیان سے بات کرنے کو دل کر رہا ہے۔ اب اتنا تو میرا حق ہے نہ بیگم۔ وہ مسکرا کر بولتے فرزانہ بیگم کو مطمئن کر گئے تھے۔

حیان جاؤ تمہیں عمر باہر بلارہے ہیں۔ فرزانہ بیگم نے لاؤنچ میں بیٹھے حیان کو پیغام دیا تھا۔ کیوں بلارہے ہیں۔۔ ٹی وی بند کر تا وہ کھڑا ہو گیا تھا۔

تمہارے ساتھ دو گھڑی بیٹھ کر بات کرنا چاہتے ہیں۔ فرزانہ بیگم نے اسے تسلی دی تھی۔ جس کے پسینے چھوٹ پڑے تھے۔۔

امی دعا کریں آپ کا بیٹا سہی سلامت واپس آجائے۔۔ حیان نے گہرا سانس لیتے کہا تھا۔ چل جاؤ رامے باز۔۔ اس کو کان سے پکڑتے فرزانہ بیگم نے اسے باہر کی طرف جانے کا اشارہ کیا تھا۔ وہ فرزانہ بیگم کی طرف ملتجی نگاہوں سے دیکھنے کے بعد باہر کی طرف بڑھا تھا۔

یا اللہ پلیز ڈیڈ کو وہ نیوز نہ ملی ہو۔۔ جتنے کلمات آتے تھے وہ پڑھ کر خود پر پھونکتا باہر نکل گیا تھا۔ لان میں دور سنسان والی سائیڈ پر عمر صاحب کو کھڑے دیکھ کر اسے اپنی موت نظر آرہی تھی۔ وہ ان سے تھوڑے فاصلے پر کھڑا ہو گیا تھا۔

کتنی دیر یہاں کھڑے رہنے کا ارادہ ہے بیٹا جی؟ اس کی طرف مڑتے عمر صاحب نے مسکرا کر پوچھا تھا۔ ان کی مسکراہٹ دیکھتے حیان کا رنگ فق ہو گیا تھا اسے بچانے والا جزیل بھی آج موجود نہ تھا۔

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

آج جب میں جماعت پڑھ کر واپس آ رہا تھا تو ساتھ والوں کا فیضان مجھے ملا تھا۔ عمر صاحب نے ساتھ والے ہمسائے جاذ کر کیا تھا۔

اس نے مجھے ایک ویڈیو دکھائی اور یقین کرو وہ دیکھ کر مجھے بہت اچھی لگی۔ میں نے وہ ویڈیو جھٹ سے اپنے موبائل میں کروالی تاکہ تمہیں بھی دکھا سکوں۔۔ عمر صاحب کے ایک ایک لفظ نے اس کا خون خشک کر دیا تھا۔ اس کا شک یقین میں بدل گیا تھا۔

اللہ تجھے پوچھے منحوس مارے فیضان، تیری بیوی تیرے بال کھینچے تجھے گھر میں گھسنے نہ دے تیرے ابا تجھے بھی میری طرح مارے کینے انسان۔۔ من ہی من میں فیضان کو کوستا وہ اپنا خوف کم کر رہا تھا۔ یہ دیکھو تم بھی دیکھو۔۔ عمر صاحب نے اسے اس کی شادی کا ویڈیو کلپ دکھایا تھا۔ اوہ یہ۔۔ وہ آدھا کلپ تھا جس میں اس نے عانیہ کو پروز کیا تھا۔ اس نے شکر کا سانس لیا تھا۔ نکلے انسان تم کہہ رہے تھے اس کے ابا نے تمہارے شادی اس سے بلا کر کروائی ہے تو پھر تم یہ گھٹنے کے بل جھکے زمین صاف کر رہے ہو۔۔ حیان جو ابھی صحیح سے خوش بھی نہ ہوا تھا عمر صاحب کے گردن پکڑنے پر ہکا بکارہ گیا تھا۔ اس نے یہ سوچا بھی نہیں تھا عمر صاحب یہ پوچھیں گے۔

اب سچ سچ بتاؤ تم نے کیسے شادی کی اگر جھوٹا بولا نہ تو سب لوگوں کو جمع کرتے تمہارے دھلائی کروں گا اور پھر اس کی ویڈیو بنا کر وائرل کروں گا۔ عمر صاحب کی دھمکی پر مرتے کیانہ کرتے اس نے ساری سچائی بتادی تھی۔۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

شبابش بیٹا جی۔۔ اس کی گردن چھوڑتے عمر صاحب نے اپنی چپل سے پاؤں آزاد کیے تھے۔ ان کا ارادہ سمجھتا حیان آنکھیں پھیلا کر بھاگا تھا۔

ہائے اللہ جی۔۔ کمر میں بجنے والی چپل سے وہ کراہ اٹھا تھا۔

نکے انسان یہ سیکھایا تھا میں نے تمہیں۔۔ وہ جو جو تا پڑنے پر رکا تھا دوسرا جو تا بھی لگنے سے اپنا منہ بگاڑتا فوراً اندر آتا اپنے کمرے میں گھس گیا تھا۔

کیا ہوا حیان؟ عافیہ نے اسے اتنی تیزی سے داخل ہوتے دیکھ کر پوچھا تھا۔

تمہارا یہ معصوم شوہر شہید ہونے سے بمشکل بچا ہے۔۔ وہ اپنی کمر مسلتا تکلیف دہ چہرے کے ساتھ بول کر عافیہ کو تنگ کر رہا تھا۔

ہوا کیا ہے کچھ بتاؤ گے بھی؟ عافیہ نے اسے گھورا تھا۔

ڈیڈ نے چھتر پریڈ کی ہے شکر کرو بیچ گیا ورنہ آج میری کمر ڈیڈ نے ادھیڑ دینی تھی۔ وہ۔ شرٹ اتار کر بیڈ پر پھیل کر لیٹ گیا تھا۔

عافیہ اس کی بات پر ہنس پڑی تھی عمر صاحب سے شروع سے اس کی دھلائی ہوتے دیکھ کر اسے مزا آتا تھا عمر

صاحب بھی مزاق میں ہلکی پھلکی کمر میں تھپڑ مار دیتے تھے ورنہ زیادہ اسے کبھی نہ مارا تھا۔

تم۔۔ اس نے عافیہ کو گھورا تھا جو فوراً منہ پر ہاتھ رکھ گئی تھی مگر اس کی ہنسی کی جلت رنگ دوبارہ فضا میں بلند ہوتی حیان کے چہرے پر بھی مسکراہٹ بکھیر گئی تھی۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

ڈنریبل پر دلاور صاحب اور زباریہ بیگم کے ساتھ بیٹھی آویزہ کھانا کم کھا رہی تھی اس سے کھیل زیادہ رہی تھی۔۔ کھانے کی سمل سے اس کا جی متلانے لگا تھا۔

آویزہ بچے کھا کیو نہیں رہی؟ دلاور صاحب نے نرمی سے اس سے پوچھا تھا۔

کھانے لگی ہوں ڈیڈ۔۔ زباریہ بیگم نے اسے تیز نظروں سے دیکھا تھا۔

وہ دونوں کی نظریں خود پر محسوس کرتی نوالہ بنا کر منہ میں ڈال گئی تھی۔ مگر وہ اندر نہ اتر پایا تھا۔ اچانک قے آنے سے وہ کرسی سے اٹھتی واشروم میں بھاگی تھی۔

زباریہ جاؤ دیکھو کیا ہوا ہے آویزہ کو۔۔ اس کو ایسے اٹھ کر بھاگتے دیکھ کر دلاور صاحب نے کہا تھا۔

زباریہ بیگم بھی پریشان ہوتی اٹھ کر فوراً اس کے پیچھے گئی تھی۔

آویزہ بیسن پر جھکی منہ دھور رہی تھی جب زباریہ بیگم اس کے پاس آئیں۔

کیا ہوا ہے آویزہ؟ زباریہ بیگم نے اپنی پریشانی چھپاتے سر دلچے میں پوچھا تھا۔

موم وہ میرا معدہ کچھ دنوں سے خراب ہے آج ڈاکٹر کے پاس جانا تھا مگر آپ نے جانے نہیں دیا۔۔ من میں آتے

مختلف خیالوں کو دباتے اس نے جھوٹ کہا تھا۔

تم نے یہ پہلے کیوں نہیں بتایا چلو آؤ ڈاکٹر پاس چلیں۔۔ زباریہ بیگم نے کہا۔

نہیں موم کل چلی جاؤں گی۔۔ اس نے زباریہ بیگم کو ٹال دیا تھا۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

چلو جیسی تمھاری مرضی اب جاؤ جا کر ریٹ کرو۔۔ زبانیہ بیگم کے بولنے پر وہ تیزی سے روم میں بھاگ گئی تھی۔
زبانیہ بیگم نے مشکوک نگاہوں سے اسے جاتے دیکھا تھا۔

واپس آتے ہی انفال بھاگ کر واشروم میں گئی تھی اپنے چہرے پر لگے خون کے نشان کو دیکھتی سفید پڑتے چہرے
سے اس نے اپنا منہ رگڑ رگڑ کر دھویا تھا۔

انفال آریو آؤٹ آف یور مائنڈ کیا کر رہی ہو۔۔ اسے اپنا چہرہ زور زور سے ملتے دیکھ کر واشروم میں داخل ہوتا باسل
اونچے لہجے میں بولا تھا۔ انفال نے سہمی نگاہوں سے اسے دیکھا تھا۔ اس کی آنکھوں میں اپنے لیے خوف دیکھ کر
باسل ایک پل کو ساکت رہ گیا تھا۔

وہ انفال کو ڈرانا نہیں چاہتا تھا اس نے جو کیا تھا وہ غصے میں آ کر کیا تھا۔ اسے خود بھی علم نہ تھا اس نے ان دونوں کو
اتنی بری طرح کیوں زخمی کیا۔

انفال ادھر ادھر آدھیرے پاس سویٹ ہارٹ میں کچھ نہیں کہوں گا۔۔ باسل نے اپنا ہاتھ انفال کی طرف بڑھایا
تھا۔ باسل کے چہرے پر نرم تاثرات دیکھتے وہ فوراً اس کی طرف بڑھ گئی تھی۔ اس کے سینے پر سر رکھتی وہ خوف
سے رونے لگی۔

READERS CHOICE

سوری انفال دوبارہ میں ایسا کچھ نہیں کروں گا۔ اس کی کمر سہلاتے سر پر ہونٹ رکھتے باسل شرمندہ لگ رہا تھا۔

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

وہ اسے اپنے حصار میں لیتا روم میں آیا تھا پانی کا گلاس انفال کو پلاتے وہ اس کے ساتھ لیٹ گیا تھا۔ اس کے بال نرمی سے سہلاتا باسل اسے سلاچکا تھا۔

انفال اٹھو۔۔ ہمیں پاکستان کے لیے نکلنا ہے ایک ایمر جنسی آگئی ہے آدھی رات کو انفال کو نیند سے جگاتا باسل گایا ہوا تھا۔

وہ تیزی سے کپڑے پیک کر رہا تھا۔ اس کے چہرے پر تناؤ دکھائی دے رہا تھا۔

اتنی رات کو کیوں؟۔۔ اپنی آنکھیں ملتے انفال نے پوچھا تھا

ایک گھنٹے بعد ہماری فلائٹ ہے اس کے بعد کل رات کی بے اور اتنی دیر میں یہاں ویٹ نہیں کر سکتا۔ اب جلدی سے اٹھ کر اپنا حولیہ درست کرو۔ باسل کی بات سنتی وہ جھٹ سے اٹھ کر فریش ہو گئی تھی۔ کچھ ہی دیر میں وہ دونوں واپس پاکستان کے لیے روانہ ہو گئے تھے۔

ہسپتال سے چیک اپ کے بعد اس کا شک یقین میں بدل گیا تھا۔ وہ پریشانی سے واپس گھر آئی تھی۔ فوراً کمرے میں آتے اس نے اعظم کا نمبر ملا یا تھا۔

ہیلو۔۔ کون بات کر رہا ہے؟ نسوانی آواز سنتے اس کی آنکھیں بھیگ گئی تھی۔ فوراً اپنا فون بند کر کے بیڈ پر پھینکتی وہ رو دینے کو تھی۔ آنسوؤں کا گولہ اس کے حلق میں پھنس گیا تھا۔

تم سے اچھے کی امید کبھی نہیں کی جاسکتی۔۔ آئی ہیٹ یو۔۔ وہ اعظم کو یاد کرتے بولی تھی۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

مجھے برباد کر کے خود دوسری لڑکیوں کے ساتھ گھوم رہا ہے۔۔ اپنے منہ پر زور سے ہاتھ جمائے وہ سسکی روک رہی تھی جب تیزی سے درواہ کھولتی زباریہ بیگم اس کے روم میں داخل ہوئی تھیں ان کا غصے سے سرخ چہرہ دیکھتی وہ فوراً ان کی طرف مڑی تھی جب زباریہ بیگم کے سوال نے اسے ساکت کر دیا تھا۔

"Are you pregnant or not?"

زباریہ بیگم نے اس کے زرد چہرے اور نم پلکوں پر نظریں ٹکائے پوچھا تھا۔
"موم۔"

"Yes or no"

لیں۔ اس نے لب دبا کر کانپتی آواز میں جواب دیا تھا۔ زباریہ بیگم نے بڑی مشکل سے خود کو آویزہ کا منہ توڑنے سے روکا تھا۔ انھوں نے صرف شک کے تحت آویزہ سے پوچھا تھا۔ مگر اس کے جواب نے زباریہ بیگم کو شدید طیش دلا دیا تھا۔

تم میرا منہ کالا کرنے سے پہلے مر کیوں نہیں گئی۔ تم سے لاکھ گنا بہتر عافیہ ہے اتنی آزادی کے باوجود وہ نہ کبھی کسی لڑکے کے ساتھ دکھی تھی اور نہ ہی وہ شراب پیتی تھی۔

زباریہ بیگم غصے سے پاگل ہونے کو تھی۔ آویزہ اپنے منہ پر ہاتھ رکھے سسکی روک رہی تھی۔
کس کا گناہ لیے پھر رہی ہو؟ اسے بازو سے جھنجھوڑتے زباریہ بیگم نے پوچھا تھا۔

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

م۔۔۔ موم۔۔۔ میں نے نکاح کیا تھا۔ الفاظ مشکل سے اس کے منہ سے نکل رہے تھے۔ اس کا نازک وجود خوف سے ہلکوڑے لے رہا تھا۔ گلابی ہونٹوں کو کاٹتی وہ خون نکال چکی تھی۔

تم ابھی اور اسی وقت میرے ساتھ جا کر ابارشن کرواؤ گی۔۔۔ زباریہ بیگم کی بات سنتی وہ نفی میں سر ہلاتی پیچھے ہٹ رہی تھی۔ مگر زباریہ بیگم اسے زبردستی کھینچ کر باہر کے گئی تھی۔

موم آپ کو اللہ کا واسطہ چھوڑ دیں مجھے۔۔۔ وہ خود کو چھڑوانے کی کوشش کر رہی تھی۔ زباریہ بیگم اس کی فریاد پر کان بند کیے اسے سیڑھیوں سے لے کر نیچے اتر رہی تھی جب خود کو آزاد کرتی آویزہ زباریہ بیگم کی گرفت سے نکلتی اپنا پیر پھسلنے پر سڑھیوں سے نیچے گری تھی۔۔۔

اللہ۔۔۔ اپنے پیٹ میں شدید تکلیف محسوس کرتے وہ رونے لگی تھی۔ جب تکلیف نہ برداشت کرتے اس کی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھایا تھا۔ بے ہوش ہونے سے پہلے اس نے زباریہ بیگم کی آواز سنی تھی جبکہ اس کے دل میں مرنے کی خواہش شدت سے جاگ اٹھی تھی۔

وہ لوگ اسے کھینچتے ہوئے کمرے میں لائے تھے۔ عانیہ کو کمرے میں بند کرتے ان لوگوں نے ریاض حسین کو فون ملایا تھا۔ جس نے انھیں عانیہ کو ٹارچر کرنے کا کہا تھا۔

چاقو اور چند چیزیں اٹھاتا ریاض حسین کا اہم ملازم بخش اس کے حکم سے عانیہ کو سبق سکھانے روم میں گیا تھا۔۔۔ چاقو پکڑتا وہ عانیہ کے قریب جا رہا تھا وہ اس کو دیکھتا مزے سے ہنستا اس کا بازو زبردستی پکڑتا وہاں پر چاقو چلاتا ایک گہرا کٹ لگا گیا تھا۔

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

عانیہ کی دردناک چیخیں سارے گھر میں گونج رہی تھیں مگر سننے والا کوئی نہ تھا۔

خود کو چھڑوانے کی کوشش میں زخم مزید گہرے ہوتے جا رہے تھے۔ خون پانی کی طرح نکلتا فرش بھگونے لگا تھا۔ جھٹکے سے آنکھ کھلتے اس نے گہرا سانس لیا تھا۔ پسینے سے ترچہرے کے ساتھ اس کی نگاہ بے ساختہ اپنے ساتھ لیٹے جزیل پر پڑی تھی۔

سائیڈ ٹیبل سے پانی اٹھا کر پیتے خود کو پرسکون کرنے کے بعد عانیہ کا ہاتھ بے ساختہ اپنے بائیں بازو پر گیا تھا وہاں پر زخم محسوس کرتے وہ لب بھیج گئی تھی۔

ماضی کی تاریک یادیں اب خواب بن کر اس کے سامنے آنے لگی تھیں۔

کیا ہوا ایسے کیوں بیٹھی ہو؟ جزیل نے آدھی بند آنکھوں سے اسے بیٹھے دیکھ کر پوچھا تھا۔

ایک برا خواب دیکھ لیا تھا۔ وہ مختصر جواب دیتی لیٹ گئی تھی۔ جزیل نے آہستہ سے اس کے گرد حصار ڈال کر اسے اپنے قریب کیا تھا۔ اس کی پناہوں میں خود کو محفوظ کرتی عانیہ آنکھیں موند گئی تھی۔

وہ ساکت نگاہوں سے کمرے کی چھت کو گھور رہی تھی۔ ارد گرد سے غافل زرد چہرے اور خشک ہونٹوں کے ساتھ بکھرے بال اس کی اجڑی حالت کا بتا رہے تھے۔ خالی خالی آنکھوں سے وہ زبانیہ بیگم کو دیکھنے لگی تھی جو دلاور سے جھوٹا بہانہ بنا رہی تھی۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

شکر ہے جان چھوٹی اس مصیبت سے اب مجھے اس شخص کا بتاؤ جس نے جھوٹے وعدے کر کے تمہیں پھنسا یا ہے تاکہ میں تمہیں اس نام کے رشتے سے آزادی دلوا سکوں۔

زباریہ بیگم کی باتیں اس کا دل چیر گئی تھیں۔ کیا وہ اتنی سخت دل ہو گئی تھیں کہ انہیں اب اپنی ہی بیٹی کا غم بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

مجھے اکیلا چھوڑ دیں۔ وہ دھیرے سے بولتی دوسری طرف کروٹ لے کر لیٹ گئی تھی۔ کچھ دیر پہلے ہی اسے ہوش آیا تھا اور جو اسے ہوش میں آتے ہی خبر سنائی دی گئی تھی وہ اسے ساکت کر گئی تھی۔ اس نے ایک بھی آنسو نہیں بہایا تھا۔

آویزہ میری جان۔۔ جو ہوتا ہے اچھے کے لیے ہوتا ہے۔۔ اس کے سر میں نرمی سے ہاتھ پھیرتی زباریہ بیگم اسے غصہ دلا گئیں تھیں۔

آپ کو ہمیشہ عافیہ کے ساتھ زیادتی کرتے دیکھا میں خاموش رہی۔ آپ نے اسے ذہنی طور پر ٹارچر کیا جب کہ وہ آپ کو کچھ بولتی بھی نہ تھی۔ آپ نے اسی کے باپ کو اس کے خلاف کروادیا۔ مگر پتا ہے وہ میرے جیسی کیوں نہیں نکلی۔۔ اس نے بولتے ہوئے زباریہ بیگم کے چہرے کی طرف دیکھا تھا۔

اس کے پاس آپ جیسی ہر صحیح اور غلط بات پر شے دینے والی ماں نہیں تھی۔ وہ خود آپ کے ٹارچر سے اتنی مضبوط ہو گئی تھی کہ اسے زمانے میں ہر اچھے برے کا علم ہو گیا تھا۔

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

آپ اسے برباد کرنے اور نیچا دکھانے میں اتنی مصروف تھی کہ اکثر اپنی بیٹی کو بھی نظر انداز کر جاتی تھیں۔ کیا اس کو پریشان کرنا آپ کے لیے اتنا ضروری تھا کہ اپنی بیٹی کو بھول جاتی تھیں۔

بکو اس بند کرو آویزہ۔۔ یہ کس کی زبان بول رہی ہو تم؟ زبار یہ بیگم آئینہ دکھائے جانے پر آگ بگولہ ہو گئی تھی۔ تمھاری ہر آسائش کو پورا میں نے اس لیے نہیں کیا تھا کہ تم مجھے ہی برا بھلا کہو۔۔ اس کے سر پر کھڑی ہوتی زبار یہ بیگم بنا اس کی حالت کی پرواہ کیے چیخ رہی تھیں۔

میں بھابھی کے سامنے تمھاری وجہ سے شرمندہ نہیں ہو سکتی اس لیے دو مہینے تک خود کو شادی کے لیے تیار کر لو۔۔ اپنی ماں کی باتیں سنتی اس نے افسوس بھری نظروں سے انھیں دیکھا تھا۔۔

کیا انھیں اپنی بیٹی کی اجڑی گود کا زرا افسوس نہ تھا؟ وہ آنکھیں موند کر خاموش ہو گئی تھی۔ بس اب اسے خاموش ہی رہنا تھا۔

وہ عافیہ کو برباد کرنا چاہتی تھی۔ اس کو بدنام کرنا چاہتی تھی اس کے کردار پر انگلی اٹھاتی تھی۔ لیکن وقت نے بھی کیسا پلٹا کھایا تھا اب ان کی ہی بیٹی ان کے سامنے ایک آزمائش بن کر کھڑی تھی۔

گھوم پھر کر عافیہ اور جزیل چار دن بعد واپس آ گئے تھے۔ زندگی خوشحال گزر رہی تھی وہ دونوں اپنا رشتہ آگے بڑھانے سے پہلے اپنا رشتہ سدھارنے کی اور یقین قائم کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔

عافیہ کے حوالے سے جزیل نے عافیہ اور حیان کو بھی بتا دیا تھا مگر ابھی تک دونوں کی عافیہ سے بات نہیں ہوئی تھی۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

مجھے کل عافیہ نے بتایا چاچو نے تمھاری چھتر پریڈ کی ہے۔۔ زچ کر دینے والی مسکراہٹ کے ساتھ جزیل حیان کے ساتھ بیٹھتا ہوا بولا تھا۔ حیان کچھ دیر کے لیے اس کے پاس بیٹھنے آیا تھا چونکہ وہ اپنے کانسرٹ کے لیے ملتان جانے والا تھا اس لیے سب کے ساتھ وقت گزار رہا تھا۔

ہم ایسا کام ہی نہیں کرتے جس میں بے عزتی نہ ہو۔ اپنا کالراٹھا کر حیان نے ہنستے ہوئے جواب دیا تھا۔ ویسے ڈیڈ کو تمھارا بھی بتا دیا تھا آج کل تو وہ مصروف ہیں فری ہوتے ہی تمھاری بھی شامت آئے گی بچو۔۔ حیان کے بولنے پر جزیل نے اسے گھور کر دیکھا تھا ایسا ہو سکتا ہے یہ کمینہ اپنے ساتھ اسے نہ پھنسائے۔۔ بے غیرت انسان۔۔ اس نے اپنا جوس حیان پر گرایا تھا۔

ہم ایسے دوست ہی نہیں رکھتے جو بے غیرت نہ ہوں۔۔ اپنی جگہ سے اٹھتا حیان جزیل کو چڑاتا بھاگ گیا تھا۔ کمینہ۔۔ منہ میں بڑبڑاتا وہ ہنستا ہوا اندر چلا گیا تھا۔

باسل کہاں سے آرہے ہو تم؟ اور رات کو واپس گھر کیوں نہیں آئے کوئی فکر بھی ہے میں نے تمھیں کتنی کالز کی ہیں مگر مجال ہے جو تم نے ایک بھی کال اٹھائی ہو۔ باسل جو تھکا ہوا اور جھنجھلایا ہوا تھا انفال کی بات پر مزید اس کا موڈ بگڑا تھا۔ وہ جب سے وہ واپس لوٹے تھے باسل گھر سے زیادہ تر باہر ہی پایا جاتا تھا انفال نے اس سے کئی بار اس کی وجہ جانی چاہی مگر وہ اسے بتانے سے صاف انکار کر دیتا تھا۔

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

انفال جب شوہر گھر آتا ہے اسے محبت سے پانی پلایا جاتا ہے اس کی خدمت کی جاتی ہے نہ کہ اسے دروازے میں روک کر لڑائی کی جاتی ہے۔ باسل اسے طنزیہ بولتا سائیڈ سے ہو کر اندر چلا گیا تھا۔

باسل یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے اگر کوئی مسئلہ ہے تو بتاؤ۔ انفال بھی جلتی کڑھتی اس کے پیچھے آئی تھی۔ مجھ فلحال یہ مسئلہ ہے کہ تم مجھے سکون سے دو گھڑی بیٹھنے بھی نہیں دے رہی۔ وہ اچانک اونچی آواز میں بولتا انفال کو ڈرا گیا تھا۔

جاؤ جا کر میرے لیے کھانا لے کر آؤ۔ اسے حکم دیتا وہ کافی سٹریسڈ لگ رہا تھا۔

بھاڑ میں جائے بد تمیز۔ باسل کی پشت کو گھورتی وہ بھی ملازمہ کو کھانا گرم کر کے روم میں لانے کا کہتی اس کے پیچھے کمرے میں چلی گئی تھی۔

وہ مسلسل باسل کو کھانا کھاتے ہوئے گھور رہی تھی۔ باسل نے تنگ آ کر اپنا نوالہ پلیٹ میں رکھتے اس سے کہا تھا اگر بھوک لگی ہے تو کھا لو ورنہ مجھے ایسے مت گھورو۔ انفال منہ پھولاتی اپنے بازو فولڈ کرتی رخ موڑ کر بیٹھ گئی تھی۔

گہرے سبز رنگ کی شارٹ کرتی اور کھلے ٹروازر میں وہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔ بالوں کا میسی سا جوڑا بنائے باسل کے حکم پر دوپٹے ایک کندھے پر پھیلائے وہ ناراض ناراض سی باسل کے دل میں اتر رہی تھی۔

کھانا ختم کرتے اس نے بازو سے پکڑے انفال کا رخ اپنی طرف کیا تھا۔

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

سوری یار آج کل کام کا کافی برڈن ہے تبھی تم پر غصہ کر جاتا ہوں۔ اس کے سر پر لب رکھتا وہ نرم لہجے میں بول رہا تھا۔

شام میں عائشہ خالہ نے ہم دونوں کو ڈنر پر انوائٹ کیا ہے۔ اس نے باسل کے نرم پڑتے فوراپو چھاتھا۔ تم چلی جانا مجھے کام ہے۔ اس کے چہرے پر رونق دیکھتے باسل نے دھیرے سے سر ہلا کر اجازت دی تھی۔ وہ کچھ دیر انفال سے باتیں کرنے کے بعد سو گیا تھا۔

عافیہ اور حیان بھی جزیل کے بلانے پر اس کے گھر موجود تھے۔ فرزانہ بیگم اور عمر صاحب اپنے ایک جاننے والے کے گھر ڈنر پر گئے ہوئے تھے۔

میں کچھ ہیلپ کروادوں؟ عافیہ نے کیچن میں جھانکتے ہوئے عائشہ بیگم اور عافیہ سے پوچھا تھا۔
نہیں بیٹا رہنے دو بس ہو گیا ہے۔ عائشہ بیگم نے اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرتے نرم لہجے میں کہا تھا۔
عافیہ جاؤ باقی کام ملازمہ کر لے گی۔ عافیہ کو عائشہ بیگم نے زبردستی عافیہ کے ساتھ باہر بھیج دیا تھا۔
ریحان صاحب ابھی گھر پر موجود نہیں تھے اس لیے لاؤنچ میں صرف حیان جزیل عافیہ اور عافیہ ہی موجود تھے۔
چاروں دوست آج کافی سالوں بعد ایک ساتھ اکٹھے ہوئے تھے۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

ہم اتنے سالوں بعد اکٹھے ہوئے ہیں تو کیوں نہ کچھ کیا جائے۔۔۔ ٹر تھ اور ڈیئر کھیلتے ہیں اس طرح ہمیں گزرے سالوں کے بارے میں ایک دوسرے سے جاننے کو بھی ملے گا۔ حیان مزے سے تینوں کے چہرے پر نظر ڈالتے شرارتی مسکراہٹ سے گویا ہوا تھا۔

سب نے ایک دوسرے کو دیکھتے ہامی بھری تھی طے یہ پایا تھا وہ لوگ کھانا کھانے کے بعد یہ گیم کھیلیں گے۔ انفال کے نے کے بعد خوشگوار ماحول میں لپچ کرنے کے بعد وہ لوگ باہر لان میں بیٹھ گئے تھے ایک خالی پلاسٹک کی بوتل میز پر رکھے وہ پانچوں کرسیوں پر بیٹھ گئے تھے۔

باسل کیوں نہیں آیا انفال؟ ساتھ بیٹھے جزیل نے انفال سے پوچھا تھا۔

اسے کچھ کام تھا۔ انفال نے مسکرا کر جواب دیا تھا۔

اس کے گیم کے بعد جانے سے پہلے مجھ سے مل کر جانا مجھے تم سے بات کرنی ہے۔ جزیل نے دھیمی آواز میں کہا تھا۔ عافیہ کے ساتھ بیٹھی عافیہ نے ناپسندیدہ نگاہوں سے دونوں کو دیکھا تھا۔

بوتل کو گھوماتے ہی سب سے پہلے وہ عافیہ پر رکی تھی جس نے منہ بگاڑ کر سب کو دیکھا تھا۔

ٹر تھ یاد ڈیئر۔۔۔ حیان نے مسکراتے ہوئے پوچھا تھا۔

ٹر تھ۔۔۔ اس نے سوچ کر جواب دیا تھا۔

مجھ سے محبت تمہیں کب ہوئی؟ حیان کے سوال پر عافیہ نے اسے زبردست گھوری سے نوازا تھا۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

دو سال پہلے تمہارا ایک گانا سنا تھا اس کے بعد۔۔ وہ سب کی نظریں محسوس کرتی ہلکی آواز میں بولی تھی۔ سب نے اووو۔۔ کی صدا لگائی تو وہ تپتے گالوں پر ہاتھ رکھ گئی تھی۔

دوسری باری جب حیان کی آئی تو اس نے ڈیر کا انتخاب کیا تھا۔

سب نے اسے شریر نظروں سے دیکھا تھا آخر مرغا خود چل کر زنج ہونے آیا تھا۔

جس نے عمر انکل کو تمہاری ویڈیو دکھائی تھی تم اس کے موبائل میں موجود اپنی ویڈیو ڈیلیٹ کر کے آؤ گے اور اس کے موبائل یا کہیں بھی اپنا نام لکھ کر آؤ گے۔۔

عافیہ نے بھی حساب برابر کیا تھا حیان نے گھور کر اس تیز لڑکی کو دیکھا تھا۔

ویٹ کرو میں پانچ منٹ میں یہ کام کر کے آیا۔۔ وہ بولتا ہوا اٹھ گیا تھا گھر سے باہر نکلتے ہی اسے ساتھ والے گھر کے

دروازے کے باہر کھڑا ایک لڑکا نظر آیا تھا۔ وہ تقریباً سولہ ستری سال کا لڑکا تھا۔

بات سنو لڑکے۔ حیان نے روب دے کر اسے بلایا۔

وہ اس کی طرف سوالیہ نگاہوں سے دیکھتا اپنی جگہ پر جم رہا تھا۔

آپ وہ ویڈیو والے مشہور سنگر ہونہ جس کی ویڈیو وائرل ہوئی ہے۔ وہ لڑکا شاید اسے پہچان گیا تھا۔

تم فیضان ہو؟ حیان نے آنکھیں چھوٹی کر کے اسے گھورا تھا۔

جی جی اور آپ سنگر ہی ہیں نہ۔ اس نے جیسی تصدیق کرنی چاہی تھی۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

سب دروازے پر کھڑے ان دونوں کے درمیان ہوئی گفتگو سن رہے تھے۔ حیان نے مڑ کر سب کو مسکراہٹ پاس کی تھی پھر چلتے ہوئے اس لڑکے کے پاس جا کر حیان نے ناجانے اس کے کان میں ایسا کیا کہا جو اس نے اپنا موبائل نکال کر اسے تھما دیا تھا۔

گیٹ پر کھڑے سب کی طرف مڑتے وہ ویڈیو اس نے ڈیلیٹ کی تھی۔ فیضان اندر سے تیزی سے پین لے کر آیا تھا حیان نے پین پکڑتے اس کی شرٹ پر اپنا آٹو گراف دیا تھا سب منہ بگاڑتے حیان کو دیکھ رہے تھے۔ جس نے اتنی آسانی سے ٹاسک پورا کر لیا تھا۔

یہ چیٹنگ ہے۔۔ واپس آ کر اپنی اپنی جگہ بیٹھتے عافیہ منہ بناتے بولی تھی سب نے اس کی بات کی ہامی بھری تھی۔ تم لوگوں نے کونسا بتایا تھا کہ میں اس سے بات چیت نہیں کر سکتا۔ وہ اپنا کالر جھاڑتا سب کو زہر لگا تھا۔ تیسری باری انفال کی آئی تھی اس نے بھی ٹرٹھ کا انتخاب کیا تھا۔

تمہارا جزیل سے کیا رشتہ ہے؟ عافیہ نے جھٹ سے سوال کیا تھا سب کی نظریں عافیہ پر گئی تھی۔

ہاہا۔۔ مزاق کر رہی تھی کیا کبھی باسل نے تم پر ہاتھ اٹھایا ہے؟ اس کا دوسرا سوال سب کو پہلے سوال سے بھی زیادہ ناگوار گزرا تھا۔ انفال نے لب کاٹتے اسے دیکھا تھا۔

تم لوگ کھیلو ہم دونوں آتے ہیں۔ انفال کو اٹھاتے جزیل اپنے ساتھ لے گیا تھا۔

آئی ایم سوری یار میں نے تو ویسے ہی پوچھ لیا تھا۔ ان کو جاتے دیکھ کر ایک گہرا سانس خارج کرتی عافیہ بولی تھی

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

یار باسل سے شادی کے شروع دنوں میں انفال کے کچھ اچھے تعلقات نہیں رہے تھے۔ اس لیے پلیز تھوڑا احتیاط کیا کرو یہ بات جزیل کو بھی پسند نہیں آئے گی۔ اور تم ہماری بجائے انفال سے ایکسکیوز کرنا۔ حیان نے بڑے تحمل سے اسے بتایا تھا جس پر وہ سر ہلا گئی تھی۔

انفال اس کی باتوں پر دھیان مت دینا اس نے بس نادانی میں پوچھا ہے۔ جزیل نے اس کے کندھے پر بازو پھیلاتے ساتھ لگایا تھا۔

اٹس اوکے میں نے مائنڈ نہیں کیا۔ وہ ہلکا سا مسکرا کر بولی تھی۔

اب وہ تمہارے ساتھ براسلوک تو نہیں کرتا نہ؟ انفال نے ایک بار اسے باسل کے رویہ کے بارے میں بتایا تھا جزیل تو اس کے ساتھ لڑنے جا رہا تھا مگر انفال نے سمجھا کر روک دیا تھا تب تک باسل بھی اس کے ساتھ اچھا ہو گیا تھا۔

نہیں۔۔ نہیں۔۔ بلکہ اب وہ میرا کافی خیال کرتا ہے تم جانتے ہو نہ جو میں نے اس کے ساتھ کیا تھا اس نے بھی وہ ہی میرے ساتھ کیا تھا۔ اس لیے اب میں نہیں چاہتی تم ان باتوں کا کسی سے بھی ذکر کرو۔ انفال سنجیدگی سے گویا ہوئی تھی۔۔

جزیل نے اس کے جواب میں اپنا سر ہلا دیا تھا۔ کچھ دیر واک کرنے کے بعد انفال کو ڈرائیور پک کرنے آگیا تھا۔ اور وہ واپس چلی گئی تھی۔

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

حیان اور عافیہ بھی گھر لوٹ گئے تھے۔ انفال کے منع کرنے پر جزیل نے عافیہ سے انفال سے کیے گئے سوالات کے بارے میں کچھ نہ پوچھا تھا۔

تم نے کہا تھا اسے ایک ہفتے کے اندر اندر ہوش آجائے گا پھر یہ ابھی تک اٹھا کیوں نہیں؟ ڈاکٹر کو غصے سے دبوچے بیڈ پر نیم مردہ حالت میں پڑے اعظم کو دیکھتا باسل چلایا تھا۔ انھیں اب تک ہوش آجانا چاہیے تھا شاید کل تک آجائے۔ ڈاکٹر گھبرا کر منمنایا تھا۔ باسل نے گہرا سانس لیتے اسے چھوڑ کر اعظم کو دیکھا تھا منہ پر لگے زخموں کے علاوہ اس کا سارا جسم بھی زخموں سے بھرا پڑا تھا۔ خون کی کمی کی وجہ سے وہ اب تک ہوش میں نہ آیا تھا۔ باسل کو بس اتنی خبر ملی تھی کہ کسی نے اعظم کو مارا ہے مگر کس نے؟ وہ یہ نہیں جانتا تھا۔

اسے اعظم کی حالت دیکھ کر سب سے پہلے حیرانی ہوئی تھی کیونکہ اعظم جو خود فائیننگ کرتا رہا ہے اور باسل کو سکھاتا بھی رہا تھا اسے مارنا اتنا آسان تو نہ تھا۔ یقیناً ایک سے زیادہ لوگ تھے تبھی اعظم اپنا دفاع نہ کر پایا تھا۔ سران کے زخم کافی گہرے ہیں ان کی دائیں پسلی بھی ٹوٹے ٹوٹے پچی ہے ان کو باہر سے زیادہ اندرونی چوٹیں آئی ہیں ابھی ان کے لیے بے ہوش رہنا ہی بہتر ہے ورنہ ہوش میں آتے وہ درد برداشت نہ کر پائیں گے۔ ڈاکٹر کی بات پر باسل نے بے ساختہ لب بھینچے تھے۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

اعظم نے اپنے اکاؤنٹ سے دو کڑوڑ کسی کوڈ پازٹ کروائے تھے چونکہ پیسے کو غیر قانونی طور پر منتقل کیا گیا تھا باسل کو یہ بھی نہ پتا چل سکا وہ رقم کس کو بھجوائی گئی تھی۔

اعظم کے لیے کام کرنے والے ملازم نے بھی کچھ دنوں سے اعظم کو پریشان اور سٹریسڈ رہتے دیکھا تھا۔ اس کا مطلب یہ ہی تھا کہ ضرور کوئی ایسی بات تھی جس نے اعظم جیسے بندے کو بھی پریشان کر دیا تھا۔

آویزہ کو ایک دن بعد ہی زباریہ بیگم ہسپتال سے گھر لے آئیں تھیں۔ آویزہ کی بدتمیزی کے بعد ان کا رویہ آویزہ سے بھی سرد ہو گیا تھا۔ آویزہ کو گھر سے نکلنے پر انھوں نے سخت پابندی لگادی تھی۔

انھیں ڈر تھا کہ کہیں وہ بھاگ ہی نہ جائے۔ اسی وجہ سے اسے گھر میں ہی زباریہ بیگم نے قید کیا ہوا تھا۔

گزر تے دنوں کے ساتھ آویزہ ڈپریشن کا شکار ہوتی جا رہی تھی۔ ساری ساری رات اس کی جاگتے ہوئے گزر جاتی تھی۔ اپنی پہلی ہی اولاد کو کھونے کا غم اسے اندر ہی اندر ختم کر چکا تھا۔

دلاور صاحب نے آویزہ کی گرتی طبیعت کو دیکھتے زباریہ بیگم سے پوچھا تھا مگر وہ ٹال مٹول کرتی اصل بات چھپا گئی تھیں۔

آویزہ سے کئی بار پوچھنے کے باوجود بھی زباریہ بیگم اعظم کے بارے میں نہ جان پائی تھیں۔ جس پر وہ شادی کے دن قریب آنے پر پریشان رہنے لگی تھیں۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

آویزہ کا دل ہر وقت بے چین ہی رہتا تھا۔ کئی دفع اس کے دل میں خود کو ختم کرنے کی خواہش جاگی تھی۔ مگر وہ کبھی اتنی ہمت مجتمع نہ کر پائی کہ خود کو ختم کر لیتی۔

ناجانے صبح دو بجے کے قریب اس کے ذہن میں کیا آیا جو اس نے اپنا موبائل نکال کر اعظم کو کال ملائی تھی۔ دوسری طرف سے کوئی جواب موصول نہیں ہوا تھا۔ وہ دوبارہ کال ملاتی موبائل کان سے لگائے واشروم میں گئی تھی۔ واشروم میں موجود کیبنز میں سے اس نے ڈھونڈ کر بلیڈ نکالا تھا۔ ایک بار مزاق مزاق میں اس کی دوست نے ہلکا سا کٹ اپنے بازو پر لگا کر اسے بتایا تھا کہ ایسا کرنے سے بہت لطف آتا ہے۔ اس نے تب سے بلیڈ زکاپیکٹ یہاں سنبھال کر رکھا تھا۔ پہلے تو کبھی خود کو نقصان پہنچانے کا وہ شاید خواب میں بھی نہ سوچتی مگر اب تو جیسے وہ خود کو ہر احساس سے عاری کرنا چاہتی تھی۔

بلیڈ اٹھاتی وہ وہاں ہی واشروم کی دیوار سے ٹیک لگا کر نیچے بیٹھ گئی تھی۔ اس نے تیسری بار دوبارہ کال ملائی تھی مگر اس بار بھی کسی نے کال نہیں اٹھائی تھی۔

اس نے فون ایک طرف رکھتے اپنے بازو سے شرٹ کھسکاتے وہاں پر ہلکا سا بلیڈ چلایا تھا۔ تکلیف محسوس کرتے اس کو اپنا وجود زندہ لگ رہا تھا مگر وہ کیا جانے اللہ کو یہ عمل کتنا ناپسند تھا۔

جابجا اپنی کلائی پر کٹس لگاتی وہ واقعی ذہنی مریضہ لگ رہی تھی۔ زبانیہ بیگم نے بجائے اپنی بیٹی کا مشکل میں ساتھ دینے کے اسے اکیلا چھوڑ دیا تھا جس کا نتیجہ وہ بہت جلد بھگتنے والی تھیں۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

باسل آخر تمہارے ساتھ مسئلہ کیا ہے مجھ سے بات کیوں نہیں کر رہے؟ ایک ہفتہ ہو گیا ہے تو تم صحیح طرح یقی طرف دیکھتے بھی نہیں ہو۔۔ انفال صبح صبح ہی ٹائی پہنتے باسل پر بھڑک اٹھی تھی۔

جو ایک ہفتے سے اسے انکور کر رہا تھا بلکہ یوں کہاں جائے وہ پہلے والا سر د باسل بن گیا تھا۔

وائے ڈونٹ یوشٹ یور ماؤتھ۔ اس کے قریب آتے باسل نے اس کا چہرہ سختی سے اپنی گرفت میں لیا تھا۔

مجھ سے دل بھر گیا ہے جو ایسے انکور کر رہے ہو؟ یا یہ بھی تمہاری کوئی چال تھی مجھ سے بدلہ لینے کی۔ وہ غصے سے اونچی آواز میں بولی تھی۔

ہاں جلدی سمجھ آ گیا ہے تمہیں۔ اب اچھی بیویوں کی طرح منہ بند کر کے اپنے کام کرو۔ باسل اس کے منہ پر گرفت مضبوط کرتے بولا تھا۔

تم بدل گئے ہو باسل۔ وہ بھاری ہوتے لہجے میں بولی تھی۔
ہمم صحیح کہا تم نے۔ اس کو چھوڑ تا وہ اپنا والٹ اور چیزیں اٹھاتا باہر نکل گیا تھا۔

ہر روز معمول کے مطابق آج پھر اس نے اعظم کو کال ملائی تھی مگر دوسری طرف سے پھر کرنی جواب نہ ملا تھا۔ ایک ہفتے سے مسلسل کوشش کے بعد بھی اعظم نے ایک بار بھی اس کی کال نہیں اٹھائی تھی۔

اس کے پاس اعظم کے گھر کا ڈریس بھی نہیں تھا اور نہ وہ یقیناً اس کے گھر چلی جاتی۔ چوتھی بار بھی کال نہ ریسپو کرنے پر وہ موبائل سائیڈ پر پھینکنے والی تھی جب دوسری جانب سے کال اٹھالی گئی تھی۔

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

ہیلو آویزہ۔۔ اتنے دنوں بعد اعظم کی آواز سنتے اس کی آنکھیں بھیگ اٹھی تھیں۔

آئی ہیٹ یو۔ اس کی آواز سنتے ہی وہ بھیگتی آنکھوں اور نم لہجے سمیت بولی تھی۔

آئی ریٹلی مس یو۔ دوسری سے الٹا جواب سن کر اس نے حیرت سے موبائل کان سے ہٹا کر دیکھا تھا۔

آویزہ مجھے تم سے ملنا ہے کہیں باہر مل سکتے ہیں؟ اس کے نرمی سے پوچھنے پر اس کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی تھیں۔

ج۔ جی۔۔ اس نے گھٹی گھٹی آواز میں جواب دیا تھا۔

تم ٹھیک نہیں لگ رہی۔ اس کے نہ بولنے پر اعظم نے کہا تھا۔

کہاں ملنا ہے؟ وہ اس کی بات کو انور کرتی پوچھنے لگی تھی۔

آج شام کو میں اڈریس تمہیں ٹیکسٹ کر دوں گا۔

اوکے۔ اعظم کو جواب دیتے اس نے فون فوراً بند کر کے رکھ دیا تھا۔ کئی دنوں بعد اس کے چہرے پر ہلکی سی

مسکراہٹ آئی تھی۔ اعظم کو اپنی غلطی پر شرمندہ ہونے کا سوچتی وہ مطمئن ہوتی کئی دنوں بعد سکون سے سو پائی

تھی۔

READERS CHOICE

باسل کے رویہ سے دلبرداشتہ ہوتی انفال نے خود کو مصروف کرنے کا سوچا تھا۔ وہ فریش ہوتی نیلے رنگ کے فرائ

اور جینز کے ساتھ مفلر گلے میں ڈالے بالوں کو کھلا چھوڑے باہر نکل گئی تھی۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

ڈرائیور کے ساتھ وہ شاپنگ مال آئی تھی۔ اپنے لیے کچھ ڈریسز اور جیولری دیکھتی وہ ادھر ادھر گھومنے لگی تھی۔ باسل کی برتھ ڈے جلد آنے والی تھی۔ وہ اس کے رویے کو نظر انداز کرتی اس کے لیے بھی کوئی گفٹ پسند کرنے لگی تھی۔ اس نے باسل کے لیے ایک خوبصورت سی واچ پسند کی تھی۔ اس کے ڈائل کے اندر ان دونوں کے نام کے پہلے حروف تھے۔ وہ بے حد خوبصورت سیلور رنگ کی ریٹ واچ تھی۔

اسے پیک کرواتی وہ بھوک کا احساس ہونے پر کھانا کھانے کے لیے فورڈ کورٹ کی طرف چلی گئی تھی۔ ایک ریستورنٹ میں بیٹھ کر اپنے لیے اس نے پاستہ آرڈر کیا تھا۔ ریستورنٹ کے گلاس وال سے باہر دیکھتے اس کی نگاہ سامنے والے ریستورنٹ پر پڑی تھی۔ کسی جانی پہچانی شخصیت کو دیکھتے وہ تیزی سے اٹھتی باہر نکلی تھی۔ سامنے والے ریستورنٹ میں داخل ہوتے اس نے تیزی سے نظریں گھما کر دیکھا تھا جہاں ایک ٹیبل پر باسل کو ہنس کر کسی لڑکی کے ساتھ باتیں کرتے دیکھ کر وہ جل ہی گئی تھی۔ دل میں ایک تکلیف کہ لہراٹھی تھی۔ وہ لب بھیجنے تیزی سے ان کے قریب آئی تھی جب مقابل لڑکی کو پہچاننے میں اسے ایک منٹ لگا تھا۔ باسل کا چہرہ انفال کو دیکھ کر سپاٹ ہو گیا تھا۔

اوہ۔۔ انفال۔۔ واٹ اسپر انریار۔۔ اتنے سالوں بعد ملنے پر اجالا خوشی سے کھڑی ہو کر انفال سے بولی تھی۔ جو اجالا کو باسل کے ساتھ دیکھ کر اندر تک سلگی ہوئی تھی۔
یہ کون ہے؟ اس نے خاموش بیٹھے باسل کی طرف اشارہ کرتے اجالا سے گلے ملتے مشکل سے خود کو اس چڑیل کا گلا دبانے سے روکا تھا۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

اوہ سوری میٹ مائی فیانسی باسل حمدانی۔۔ الفاظ تھے یا قیامت اس نے جھٹکے سے گردن موڑتے باسل کو دیکھا تھا شاید وہ کچھ بولے مگر وہ تو منہ بند کیے بیٹھا تھا۔

فیانسی۔ مائی فٹ۔۔ شوہر ہے یہ میرا دوسرے لوگوں کے شوہروں کو پھنساتے تمہیں شرم نہیں آتی۔ انفال اونچے لہجے میں بولتی سب کو ان اپنی طرف متوجہ کر گئی تھی۔

شٹ اپ انفال۔۔ جاؤ یہاں سے۔۔ باسل نے تیزی سے اٹھ کر انفال کا اجالا کو تھپڑ مارنے کے لیے اٹھایا تھا پکڑا تھا۔

تمہیں تو میں ایسا سبق سکھاؤں گی باسل حمدانی تمہاری سات پشتیں یاد رکھیں گی۔۔ اپنا ہاتھ باسل سے چھڑواتے اس نے ان کے ٹیبل پر پڑا جو س کا گلاس اٹھاتے باسل پر گرایا تھا پھر وہاں پر موجود آئس کریم اٹھا کر باسل کے اوپر پھینکتی وہ ہر چیز اٹھا کر اس پر پھینکنے لگی تھی۔ اجالا اسے روکنے کی کوشش کر رہی تھی جب وہاں پڑا پانی کا جگ اٹھاتے اس نے اجالا پر الٹایا تھا۔ جو حیران پریشان کھڑی سب کچھ دیکھ رہی تھی۔

واپس گھر آنے کی کوشش بھی مت کرنا زندہ جلا دوں گی۔ شولہ جو الہ بنی وہ باسل کے سرخ چہرے کو استہزایہ نگاہوں سے دیکھتی واپسی کے لیے پلٹ گئی تھی۔

گھر آتے غصے سے ٹہلتے اپنے اندر جمع ہوتے غصے اور تکلیف کو وہ جتنا کم کرنے کی کوشش کر رہی تھی وہ اتنا بڑھ رہا تھا۔

اس نے کچھ سوچتے جزیل کو کال ملا کر گھر بلایا تھا۔ جس نے اسے کچھ دیر تک پہنچنے کا بتایا تھا۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

حیان اور عافیہ کی شادی کو ڈیڑھ مہینہ ہو گیا تھا۔ حیان آج کل خاصا مصروف تھا اپنے نئے گانے کی ریلیز کے بعد وہ آج کل کانسرٹس کر رہا تھا۔

عمر صاحب نے ایک بار اسے سنگنگ چھوڑنے کا دوبارہ کہا تھا۔ مگر اس نے صاف انکار کر دیا تھا۔ اس کے بعد سے عمر صاحب اور اس کے درمیان دوبارہ تناؤ آ گیا تھا۔ وہ دونوں بس ضرورت کے تحت ایک دوسرے کو بلا لیتے تھے۔ فرزانہ بیگم نے اس بار کسی کی بھی سائیڈ نہیں لی تھی مگر وہ دل ہی دل میں عمر صاحب کے ساتھ ہی تھیں۔ حیان تمہارا جانا ضروری ہے۔ اس کے کپڑے بیگ میں رکھتی اس نے جھنجھلا کر پوچھا تھا۔ آج کل وہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر بھی جھنجھلا جاتی تھی۔

ہاں بس یہ آخری بار لاہور کانسرٹ کر لوں اس کے بعد میں ایسا کوئی کانٹریکٹ سائن ہی نہیں کروں گا جس میں مجھے تم سے دور جانا پڑے۔ حیان نے اس کا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے اس کے گال کو نرمی سے سہلایا تھا۔ تم ہر بار یہ ہی کہتے ہو۔۔۔ ناجانے اس بار اس کی آنکھیں کیوں بھیگ گئیں تھیں۔

یار تم ایسے کرو گی پھر میرا جانے کو دل نہیں کرے گا۔ مجبوری ہے صرف اس بار جانے دو۔ اس کی پلکوں سے آنسو چلتے حیان نرمی سے بولا تھا۔

اسے خشمگی نگاہوں سے دیکھتی وہ اس کی گرفت سے نکلتی رخ موڑتی پٹھک پٹھک کر کپڑے بیگ میں پھینکنے لگی تھی۔۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

توبہ توبہ لڑکی اب میرے کپڑوں کو قتل کرنے کا ارادہ ہے۔ عافیہ کو اپنے کپڑوں کو بنا طے لگائے ویسے ہی گول گول لپیٹ کر رکھنے پر وہ اسے پیچھے سے حصار میں لیتا بولا تھا۔

مجھے تم سے بات نہیں کرنی۔ وہ سو سو کرتی حیان کے دل میں اتر رہی تھی۔

پکا۔ پھر میں چلا جاؤں گا۔ اس نے عافیہ کے گال پر لب رکھتے پوچھا۔

ہاں جاؤ۔۔ جاؤ۔۔ وہاں ہر طرف تمہارے لڑکیاں جو منڈلاتی ہیں تبھی تمہیں جانے کی جلدی ہے۔۔ وہ خاصی ناراض لگ رہی تھی۔

تمہیں آکر مناؤں گا چڑیل۔۔ اپنے موبائل پر کال آنے پر وہ عافیہ کا سر چوم کر باہر نکل گیا تھا۔ وہ بھی منہ بگاڑتی اپنے کام میں مشغول ہو گئی تھی۔

عافیہ اور جزیل کے درمیان بظاہر سب کچھ ٹھیک ہو گیا تھا مگر اندر کی حقیقت سے وہ دونوں ہی واقف تھے عافیہ اسے اپنے قریب نہیں آنے دیتی دن بدن گزرتے عافیہ کو برے خوابوں سے جاگتے دیکھ کر ایک بار جزیل نے اسے ڈاکٹر سے ملنے کا مشورہ دیا تھا۔

مگر وہ تو ہتھے سے اکھڑ گئی تھی۔ جزیل کو باتیں سناتی اس نے اسے دوبارہ یہ مشورہ دینے سے سختی سے منع کر دیا تھا۔ وہ بھی اس کی حالت کے پیش نظر چپ ہو گیا تھا۔

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

ایک ہفتے پہلے ہی جزیل کی اچانک نگاہ عانیہ کے بازو کے اوپر حصے پر پڑی تھی۔ وہاں لگا ایک بڑا گہرا کٹ دیکھتے اس نے عانیہ سے اس بارے میں جاننا چاہا تھا مگر اس نے وہ بھی بتانے سے منع کر دیا تھا۔

عانیہ کا خود تک ریزور ہناب جزیل کو سخت ناگوار گزرنے لگا تھا۔ ریاض حسین کے بارے میں بھی اس نے ساری انفارمیشن نکالوالی تھی۔

وہ لوگوں کی زمینوں پر آہستہ آہستہ غیر قانونی قبضہ کرتا قبضہ مافیہ بن گیا تھا۔ کئی لوگوں نے اس کے خلاف رپورٹس درج کروائی ہوئی تھیں مگر ریاض حسین نے سب کے منہ پیسوں سے بند کر دیے تھے۔

وہ اپنے آفس میں بیٹھا کام کر رہا تھا۔ جب شاہد اس کا اسسٹنٹ پریشان سا بننا دیکھا اس کے آفس میں داخل ہوا تھا۔ اس نے ناگوار نظروں سے شاہد کو گھورا تھا۔

سر وہ ماڈل انیلا آپ سے ملنے آئی ہیں باہر ہنگامہ کھڑا کر رہی ہیں۔ شاہد اس کی تیز نظروں پر جلدی سے گویا ہوا۔

سکیورٹی کس لیے ہے؟ اسے باہر اٹھا کر پھینکو۔۔ جزیل کی بات پر شاہد سر ہلاتا فوراً باہر چلا گیا تھا۔

شاہد کو گئے ابھی پانچ منٹ بھی نہیں ہوئے تھے جب باہر سے آتی تیز آوازوں پر وہ اٹھ کر باہر گیا تھا۔

وہ جو سب کو غصے سے جھاڑنے آیا تھا۔ زمین پر گری اکھڑے سانس لیتی عانیہ کو دیکھتا وہ بھاگتا ہوا اس کے پاس آیا تھا۔ اسے پینک اٹیک ہو رہا تھا۔

اسے اپنے سینے سے لگاتا جزیل اس کی کمر کو سہلانے لگا تھا۔ وہ اس کی گرفت میں ہلکا ہلکا کانپ رہی تھی۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

اس کے نارمل ہونے پر جزیل اسے باہوں میں اٹھائے روم میں لے گیا تھا۔ وہ اس کے سینے میں منہ دیے ہوئے ہوئے ابھی بھی لرز رہی تھی۔

و۔۔ وہ مم۔۔ میں نے اسے دیکھا۔۔ و۔۔ وہ پھر مم۔۔ مجھے مارے گا۔۔ وہ اس کے سینے سے لگی چند منٹوں میں سو گئی تھی لیکن نیند میں جانے سے پہلے اس کے منہ سے نکلتے ٹوٹے پھوٹے الفاظ سنتے جزیل کے ماتھے پر بل پڑے تھے۔ وہ عانیہ کا سر چومتا اس کی نم آنکھوں پر اپنا لمس چھوڑتا اس کو اپنے آفس میں موجود صوفے پر لیٹا کر باہر نکلا تھا۔ شاہد کو اپنے پاس بلاتے اس نے ساری بات پوچھی تھی۔ شاہد نے بس اسے اتنا بتایا تھا کہ انیلا اور اس کے ساتھ آئے شخص کو دیکھتے عانیہ جو اس کے آفس جارہی تھی اچانک اکھڑتے سانس سے نیچے گری تھی اور اسی وقت وہ باہر نکلا تھا۔

اس انیلا کے بارے میں مجھے ساری انفارمیشن چاہیے شاہد۔۔ کل تک مجھے اس کے بارے میں ہر انفارمیشن مل جانی چاہیے۔ شاہد کو آرڈر دیتا دو واپس آفس میں گیا تھا۔ ایک گھنٹے میں اپنا سارا کام نبھاتے۔ وہ سوئی ہوئی عانیہ کو لیے واپس گھر آ گیا تھا۔ راستے میں ہی عانیہ اٹھ گئی تھی۔ مگر خاموش ہی رہی تھی۔

گھر پہنچتے وہ عانیہ کو گاڑی سے باہر نکال رہا تھا جب اس کے موبائل پر کال آئی۔ کال اٹھاتے وہ موبائل کان سے لگائے ایک ہاتھ عانیہ کی کمر میں ڈالے اسے اپنے حصار میں لیتا اندر لے گیا تھا۔ تم ریٹ کرو عانیہ۔ میں کچھ دیر میں واپس آتا ہوں۔۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

دوسری طرف سے پریشان انفال کے بلانے پر وہ ناچاہتے ہوئے بھی عانیہ کو آرام کرنے کا بولتا چلا گیا تھا۔ عانیہ نے دکھ سے اسے جاتے دیکھا تھا۔

بیڈ پر لیٹی دوبارہ آج کا دن یاد کرتی وہ کانپنے لگی تھی۔

وہ دوپہر کو ہی اعظم کی وجہ سے فریش ہو کر بیٹھ گئی تھی۔ اب مسئلہ زباریہ بیگم سے بچ کر باہر جانے کا تھا۔ مگر یہ بھی خود بخود تب حل ہو گیا جب دوپہر کو واپس آتے دلاور صاحب زباریہ بیگم کو اپنے ساتھ کسی پارٹی میں لے گئے۔ اعظم کا میج ملتے وہ ایک بار اپنا مکمل جائزہ لیتی گھر سے نکلی تھی اپنی گاڑی میں جانے کی بجائے وہ ٹیکسی سے گئی تھی۔ ٹک ٹک زمین پر ہلکا ہلکا بچتا اعظم کا پاؤں اس کی اضطرابی کیفیت کا بتا رہی تھی دو ہفتے پہلے اسے ہوش آیا تھا وہ کافی حد تک صحت یاب ہو چکا تھا۔ باسل نے اسے ان دو ہفتوں میں مکمل بیڈریسٹ پر رکھا تھا جس کے بعد اب وہ اکتا کر اٹھا تھا۔

اس دشمن جان کو ایک ماہ بعد ملنے کا سوچ کر اس کے عنابی لب ہلکے سے پھیلے تھے۔ اپنے موبائل میں آویزہ کی اتنی مس کالز دیکھ کر وہ ایک پل کو حیران رہ گیا تھا۔ اس کا فون باسل کے پاس تھا جو بڑی مشکل سے کل رات کو ہی اس نے واپس لیا تھا۔ اپنے طرف آتے قدموں کی آواز پر اس نے اپنی نظریں اٹھا کر اپنے طرف آتی آویزہ کو دیکھا تھا۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

اس کو دیکھتے اعظم کی پیشانی پر تیوری چڑھی تھی۔ زرد رنگت پر اس کی خوبصورت آنکھوں کے گرد گہرے حلقے سمیت اس کے پیلے سوٹ میں کمزور سراپے کو دیکھتا وہ اسے ایک منٹ کے لیے پہچان نہ پایا تھا۔ اس کے سامنے بیٹھی وہ نروس سی اپنی انگلیوں کو مڑوڑ رہی تھی۔ اور ساتھ ساتھ اپنے بازو کی سیلو لیس جو کے ہاتھوں تک اسے مزید کھینچا کر نیچے کرتی وہ کچھ عرصہ پہلے کانفیڈنٹ اور شوخ مزاج لڑکی سے بالکل برعکس لگ رہی تھی۔ جو بھی بات کرنی ہے جلدی کرو میرے پاس ٹائم نہیں ہے۔ وہ ایک نظر اعظم کے چہرے پر ڈالتے نظریں جھکا گئی تھی۔

اس کو اپنی نظروں کے حصار میں لیتا اعظم اپنی جگہ سے اٹھتا اس کے قریب آیا تھا۔ کیا کر رہے ہو؟ اس کو نظریں اٹھا کر آویزہ نے سوالیہ نگاہوں سے دیکھا تھا۔ چلو میرے ساتھ۔ اس سے بولنے کی بجائے اعظم نے اسے سیدھا بازو سے پکڑ کر کھڑا کیا۔ مجھے یہاں سے کہیں نہیں جانا۔ آویزہ اس کے بازو پر مکے مارتی بول رہی تھی۔ اس کے نازک سے مکے اس کا کچھ نہیں بگاڑ رہے تھے۔ لوگوں کی توجہ اپنی طرف ہوتے دیکھ کر اعظم نے جھک کر اسے اپنے بازوؤں میں نرمی سے اٹھایا تھا۔

یہ کیا کر رہے ہو اتارو مجھے نیچے۔ وہ آتے جاتے لوگوں کی نظریں خود پر محسوس کرتی شرمندہ سی اس کے سینے میں منہ چھپا کر بول رہی تھی۔ اعظم اس کی حالت پر محفوظ ہوتا بنا اس کے احتجاج کی پرواہ کیے اسے اپنے ساتھ لے گیا تھا۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

کچھ عرصہ پہلے:

ہم تمھاری جگہ یہاں کسی اور لڑکی کو شفٹ کر رہے ہیں تاکہ انھیں پتانہ چلے تم یہاں سٹے کر رہی تھی۔ آویزہ کو ہوٹل کے بیک ڈور سے باہر لے جاتے اعظم نے اسے آگاہ کیا تھا۔

اس لڑکی کو وہ لوگ کچھ کریں گے تو نہیں؟ آویزہ نے پریشانی سے پوچھا تھا وہ پہلے ہی اس کے لیے اتنی پروبلمز کریٹ کر چکی تھی اب مزید کسی کے لیے تکلیف کا باعث نہیں بننا چاہتی تھی۔

نہیں۔ ایک لفظی جواب دیتے اعظم نے اپنی کار کے پاس جا کر اس کے لیے دروازہ کھولا تھا۔ وہ چپ چاپ فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گئی تھی۔

ہم راستے میں دو جگہ سٹے کریں گے۔ اب میں تمھیں مارکٹ لے جا رہا ہوں راستے میں کھانے کے لیے چیزیں لے لینا۔ اور دوپٹہ پھیلا کر اپنے سر پر لو۔ ڈرائیونگ سیٹ سنبھالتے اعظم نے آویزہ کے گے میں موجود دوپٹے کو دیکھتے کہا تھا۔

جامنی رنگ کی قمیص کے ساتھ سفید دوپٹہ اور پجامہ پہنے وہ بالوں کی پونی کیے اپنی انگلیوں سے کھیاتی معصوم بچی لگ رہی تھی۔ دوپٹہ چونکہ اس نے کبھی نہیں لیا تھا تبھی اس سے وہ سنبھالا نہیں جا رہا تھا۔ بڑی مشکل سے دوپٹہ کھول کر اس نے اپنے سر پر لیا تھا۔ مگر بار بار دوپٹہ پھسل کر اس کے سر سے اتر رہا تھا۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

مارکیٹ کے سامنے گاڑی رکتے اعظم نے اسے باہر نکلنے سے روکا تھا۔ خود دوسری طرف سے آتے اس نے دروازہ کھول کر آویزہ کو دیکھا تھا۔ جو اپنی آنکھوں کو بڑی بڑی کیے اسے دیکھ رہی تھی۔

اس نے ہاتھ بڑھا کر نرمی سے آویزہ کا دوپٹہ سر پر جمایا تھا۔ اس کا دوپٹہ سیٹ کرتے اس نے اسے باہر نکلنے کا اشارہ کیا تھا۔

وہ شرمندگی سے ہلکے ہلکے گلابی ہوتے گالوں سے نظریں جھکائے تیزی سے گاڑی سے نکل گئی تھی۔ اعظم اس کی پھرتی پر ہلکا سا مسکایا تھا۔

ان دونوں نے مطلوبہ چیزیں لیتے اپنا سفر دوبارہ شروع کیا تھا۔ ابھی وہ شہر والی آبادی سے باہر نکلے تھے جب ان کی گاڑی جھٹکے کھاتے ہوئے روکی تھی۔

اسے کیا ہوا؟ گاڑی کے اچانک رکنے پر آویزہ کا بے وقوفوں والا سوال سن کر اعظم نے اسے گھورا تھا۔

تھک گئی ہے اب ریٹ کرنے کے لیے رکی ہے۔ وہ طنزیہ بولتا باہر نکلا تھا۔ اس لڑکی کو گھر پہنچاتے نہ جانے اور کتنی مشکلوں کا اسے سامنا کرنا پڑا تھا۔ خود کو اس کی مدد پر کوستا وہ گاڑی چیک کرنے لگا تھا۔ گاڑی میں کوئی میجر پر و بلم تو نظر نہیں آرہی تھی مگر پھر بھی وہ چل نہیں رہی تھی۔

اس نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈال کر اپنا فون نکالنا چاہا تھا۔ جب اپنی جیب کو خالی پا کر وہ تیزی سے گاڑی کے اندر آیا تھا۔ ڈیش بورڈ پر بھی اپنا موبائل ملنے پر اس نے اپنا والٹ چیک کرنا چاہا تھا۔ مگر موبائل اور والٹ اس نے ایک ہی پاکٹ میں ڈالا تھا۔

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

ڈیم اٹ۔ اسے یاد آیا تھا جب وہ مارکیٹ سے باہر نکلا تھا تب اس سے ایک لڑکا ٹکرایا تھا یقیناً اس نے اعظم کا موبائل اور والٹ چوری کیا تھا۔

اس کے اونچی آواز میں غصے سے بولنے پر آویزہ ڈر گئی تھی۔ لیکن اس نے کچھ بھی پوچھنے کی جرات نہیں کی تھی۔ تمہارے پاس موبائل تھا نہ کہاں ہے وہ؟ اعظم نے آویزہ کی طرف دیکھا تھا جس نے بے ساختہ اپنے لب کاٹے تھے۔

میں تم سے کچھ پوچھ رہا ہوں؟ اس بار اس نے غصے سے پوچھا تھا۔

م۔۔ موبائل کی بچ۔۔ چار جنگ نہیں ہے۔ وہ کانپتے لہجے میں بولی تھی۔ اعظم نے غصے سے اسے گھورا تھا۔ سامان اٹھا کر باہر نکلے یہاں ارد گرد کوئی آبادی ضرور ہوگی ہم اب یہاں کھڑے ہو کر مزید انتظار نہیں کر سکتے۔ دو گھنٹے گاڑی میں بیٹھے رہنے کے بعد بھی جب کوئی گاڑی وہاں سے نہ گزری تو اعظم آویزہ سے بولتا باہر نکلا تھا۔ وہ لوگ گاؤں کی کچی آبادی کی طرف تھے۔ اعظم کے بیگ میں کریڈٹ کارڈ تو تھا مگر یہاں کوئی اے ٹی ایم مشین نہ تھی۔ اپنے بیگ میں سے کارڈ نکال کر اپنی جیب میں ڈالتے اس نے بیگ چیک کیا تھا جس میں سے اسے کچھ پیسے مل گئے تھے انھیں بھی اپنے پاس رکھتا وہ آویزہ کا موبائل بھی لے کر اپنے پاس رکھ چکا تھا تاکہ اگر کوئی جگہ ملے تو اسے چارج کر کے وہ استعمال کر سکیں۔

کچی سڑک پر چلتے انھیں کافی دیر ہو گئی تھی دھوپ میں چلتے دونوں کا برا حال ہو گیا تھا۔

مجھ سے نہیں چلا جاتا اب۔ وہ تھکی آواز میں بولتی ایک جگہ رک گئی تھی۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

تمہیں کیا لگ رہا ہے میں یہاں پکنک منارہا ہوں نہ تم کام بگاڑتی نہ میں تمہاری مدد کرتا اور نہ ہی میں آج یہاں
ویرانے میں تم جیسی امیرزادی کے ساتھ پھنسا ہوتا۔ وہ جو خود بھی جھنجھلایا ہوا تھا۔ اس پر غصے سے غرایا۔
کیا میں تمہارے پاس مدد مانگنے آئی تھی؟ تم نے خود میری مدد کرنے کا سوچا تھا۔ ورنہ میں بھی تمہارے جیسے اکڑو
اور سڑیل انسان کے ساتھ یہاں نہ ہوتی۔ وہ اپنا خوف چھپاتی تیکھے لہجے میں بولی تھی
ہاں جیسے میں تو تمہاری مدد کرنے لے لیے مراجارہا تھا۔ انسانیت کے تحت مدد کی تھی۔ وہ دونوں راستے میں
کھڑے ہی لڑنے لگے تھے۔

ارے نہ کرتے میں خود ہی کوئی جگاڑ لگا لیتی۔ اس کو آنکھیں چھوٹی کرتی گھورتی وہ پٹاخہ لگ رہی تھی۔ گرمی سے نرم
گال سرخ پڑنے لگے تھے ماتھے پر چمکتا پسینہ وہ بار بار صاف کر رہی تھی۔ دوپٹہ اتر کر اس کے کندھے پر گرا پڑا تھا۔
شکر کرو میں نے تمہاری مدد کر دی ورنہ ان لوگوں نے تمہیں یوں غائب کرنا تھا جیسے پانی میں نمک ہو۔ اعظم اس
کی باتوں پر تپ اٹھا۔ ایک تو چوری اور پھر سینہ زوری۔ اپنی شرٹ کے بازو فولڈ کیے کھڑا وہ بھی پسینے سے تر ہو چکا
تھا۔

ابھی وہ دونوں ایک دوسرے کا منہ نوچنے تک پہنچتے کہ اپنے پیچھے سے آتی آواز سے جھٹکے سے اس طرف متوجہ
ہوئے تھے دونوں کے چہروں پر سکون اتر اٹھا۔ مگر انھیں کیا خبر وہ ایک مصیبت سے نکل دوسری مصیبت میں
پڑنے والے تھے۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

گاڑی ان کے قریب آکر رکی تھی اس میں سے چار لوگ باہر نکلے تھے تین اسلحہ اٹھائے چوڑی جسامت کے مالک
باڈی گارڈ کے درمیان کالی شلوار قمیض پہنے اپنی مونچھوں کو تاؤ دیتا شخص ان دونوں کو تیز نظروں سے دیکھ رہا تھا۔
اعظم نے بے ساختہ آویزہ کا وجود اپنے پیچھے چھپایا تھا۔

اپنا حولیہ درست کرو اور میرے پیچھے کھڑی رہو۔ گردن موڑتے اس نے دھیمے لہجے میں کہا تھا۔ جس پر وہ بھی
تیزی سے اپنا حولیہ درست اس کے سائے میں چھپ گئی تھی۔

تم لوگ یہاں کے نہیں لگ رہے۔ ان کے درمیان میں کھڑا شخص جو کہ ان تینوں کا مالک تھا اس نے پوچھا تھا۔
ہم لوگ اسلام آباد جا رہے تھے لیکن ہماری یہاں سے کچھ دور گاڑی خراب ہو گئی تھی۔ اعظم نے مختصر جواب دیا
تھا۔

اچھا تو وہ تمہاری گاڑی تھی۔ ہم اسے ٹھیک ہونے بھجوا دیتے ہیں۔ آپ لوگ تب تک ہمارے ساتھ چلیں۔ اس
شخص کا لہجہ انتہا کا میٹھا تھا۔ اعظم کو وہ صحیح آدمی نہیں لگ رہا تھا۔

نہیں اس کی ضرورت نہیں ہم خود چلے جائیں گے۔ وہ انکار کرتا آویزہ کو بازو سے پکڑ کر مخالف سمت میں چلنے لگا
تھا۔ جب اس آدمی کے گارڈ نے اعظم کا رستہ روکا تھا۔

ہم خاقان عباسی اس گاؤں کے مالک ہیں اور ہماری اجازت کے بنا یہاں سے پتا بھی نہیں ہلتا۔ اب آپ دونوں
ہمارے مہمان بنیں گے اس لیے چپ چاپ ہمارے ساتھ چلیں۔ اس شخص نے روعب دار لہجے میں حکم سنایا تھا۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

اعظم نے لب بھیج کر ان لوگوں کو دیکھا تھا اگر ان کے پاس اسلحہ نہ ہوتا تو اب تک وہ ان کی درگت بنا چکا ہوتا۔ اسے اپنے ساتھ کھڑی ڈر سے پیلے پڑتی آویزہ کی بھی فکر تھی۔ اس کا بازو ہلکے سے دباتے اعظم نے اسے تسلی دی تھی۔ لیکن آویزہ کو ان لوگوں کو دیکھ کر شدید ڈر لگ رہا تھا۔

مجبوراً وہ دونوں ان لوگوں کے ساتھ گاڑی میں بیٹھے تھے۔ جب خاقان عباسی دوبارہ بولا تھا۔ تم دونوں میاں بیوی ہو؟ وہ اعظم اور آویزہ کو مشکوک نظروں سے دیکھ رہا تھا جو ایک دوسرے سے کچھ فاصلے پر بیٹھے تھے۔

ہاں۔ اعظم نے فوراً جواب دیا تھا۔ آویزہ نے بے ساختہ اعظم کی طرف ایسے دیکھا تھا جیسے اس کا دماغ ہل گیا ہو۔ لیکن ہمیں نہیں لگتا۔ حویلی پہنچتے ہی تم دونوں کا ہم دوبارہ نکاح پڑھوائیں گے۔ خاقان عباسی کی بات پر دونوں کی نظریں بے ساختہ ملی تھیں۔

اس کی ضرورت نہیں ہے آپ ہماری کارٹھیک کروادیں ہم جلد سے جلد یہاں سے جانا چاہتے ہیں۔ اعظم نے بات گھمانی چاہی تھی۔ خاقان عباسی نے مسکرا کر ان کو دیکھا تھا۔

نکاح تم دونوں کا ہم جب تک دوبارہ نہ پڑھوادیں تب تک تم لوگ یہاں سے ہل بھی نہیں سکتے۔ اپنی مونچھوں کو تاؤ دیتا وہ اعظم اور آویزہ کو زہر لگا تھا۔

ان کے لاکھ منع کرنے کے باوجود بھی خاقان عباسی نے ان دونوں کا نکاح پڑھوا کر ہی دم لیا تھا۔ ان کا احتجاج ان لوگوں نے کسی خاطرے میں نہیں لیا تھا۔ بلکہ اس نے ان دونوں کو صبح تک یہاں روک لیا تھا

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

یہ سب تمھاری وجہ سے ہوا ہے۔ آویزہ نے اپنے گلے میں سے سندھی کڑھائی سے مزین دوپٹہ اتار کر بیڈ پر پھینکا تھا۔ اسے خاقان عباسی کی بیوی نے اپنا سندھی ڈانڑاں کا سوٹ دیا تھا۔

کیا ہو جاتا اگر تم بول دیتے میں تمھاری بہن ہو۔ وہ دبی دبی آواز میں چیخ رہی تھی۔ اعظم فریش ہو کر اپنا خاقان عباسی پر آنے والا غصہ ٹھنڈا کرتا باہر نکلا تھا جب اس کی باتوں پر غصے سے سرخ پڑا تھا۔

ماشا اللہ زبان تمھاری کافی لمبی ہے خود بول دیتی اس کے سامنے تو کانپتے ہوئے بے ہوش ہونے والی ہو گئی تھی۔ اپنے گیلے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ان سے پانی جھٹکاتے اعظم نے آویزہ کو چڑایا تھا۔

ہنہ۔ میں کوئی نہیں ڈرتی ورتی اس سے تم ہی تھے جو مجھے چھپا رہے تھے۔ وہ آنکھیں گھماتی تھکی ہوئی بیڈ پر بیٹھی تھی۔

تمھاری بہادری میں نے نکاح کے وقت دیکھ لی تھی۔ کیسے تھر تھر کانپتے مشکل سے حلق سے آواز نکل رہی

تھی۔ بیڈ کے دوسری طرف بیٹھتے ہوئے اعظم بولا تھا۔ آویزہ نے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا تھا۔

تم یہاں کہاں لیٹ رہے ہو؟ وہاں صوفے پر جا کر لیٹو۔ اعظم کو بیڈ پر پھلتے دیکھ کر وہ جھٹ سے بولی۔

مجھے صوفے پر لیٹنے کا کوئی شوق نہیں ہے میں یہاں کمفر ٹیبل ہوں تم جانا چاہتی ہو تو چلی جاؤ۔ وہ اپنی طرف کا لیمپ

بند کرتا آنکھوں پر بازو رکھ کر سو گیا تھا۔

وہ بھی ناک منہ چڑھا کر دوسری طرف منہ کر کے لیٹ گئی تھی۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رانیٹس

صبح ہوتے ہی اعظم نے خاقان عباسی سے بول کر اپنی گاڑی فوراً واپس منگوائی تھی۔ ان دونوں نے دس بجے ایک بار پھر اپنا سفر شروع کیا تھا۔

گیارہ گھنٹے کے لگاتار سفر کرنے کے بعد اعظم ڈرائیو کر کے تھک چکا تھا موسم بھی خراب ہونے لگا تھا۔ رات ہو چکی تھی۔ خاقان عباسی نے انہیں راستے کے لیے کھانا پیک کر دیا تھا اس لیے ان دونوں نے کھانے کے لیے کہیں سٹے نہیں کیا تھا۔ سفر تقریباً خاموشی سے گزرا تھا۔

ایک چھوٹے سے ہوٹل کے سامنے اعظم نے گاڑی روکی تھی۔ اتنے پیسے تو تھے نہیں کہ وہ دونوں کسی اچھے سے ہوٹل میں کھانا کھا پاتے تھے اس ہوٹل میں روکے تھے۔ ایک کمرہ بک کر راتے وہ دونوں کیز لیتے روم میں چلے گئے تھے۔

تم دور و مزبک نہیں کروا سکتے تھے۔ وہ کمرے میں چھوٹا بیڈ دیکھتی ناک چڑھا کر بولی تھی۔
تم پیسے دے دو۔ تمہیں علیحدہ روم بک کروا دیتا ہوں۔ اعظم طنزیہ بولا تھا جانتا تھا اس کنگلی کے پاس ایک روپیہ بھی نہ تھا۔

مجھ پر یہ طنز نہ کرو تمہاری بیوی ہوں میری ضروریات پوری کرنا تمہارا فرض ہے۔ وہ بنا سوچے بول گئی تھی۔ مگر اپنی بات کا علم ہوتے ہی اس نے زبان بے ساختہ اپنے دانتوں تلے۔
کافی علم ہے تمہیں میاں بیوی کے حقوق و فرائض کا۔ وہ اس کی طرف بڑھتا ایک ایسا رواٹھا کر بول رہا تھا۔
اس کے اپنے قریب آنے پر وہ الٹے قدم اٹھاتی پیچھے ہٹنے لگی تھی۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

ک۔۔ کیا کر رہے ہو؟ اس نے پلکیں کئی بار جھپکاتے اس سے نظریں ملانے سے اجتناب کیا تھا۔ وہ پیچھے ہٹتی دیوار سے جا لگی تھی۔ ایک بازو اس کے سر کے اوپر رکھتے اعظم نے اس کے کان کے قریب جھک کر سرگوشی کی تھی فریش ہونے لگا ہوں۔ آویزہ نے اس کی برفنا سمجھی سے دیکھا تھا۔ جب اعظم نے واشروم کا ہینڈل گھمایا تھا۔ آویزہ دیوار کی بجائے واشروم کے دروازے کے ساتھ چپک کر کھڑی تھی تبھی دھڑام سے زمین پر گری تھی ہائے۔۔ اس نے کراہتے ہوئے غصے سے اعظم کو دیکھا تھا جو بے شرموں کی طرح مسکرا رہا تھا۔ اب جلدی سے اٹھ کر باہر نکلو مجھے فریش ہونا ہے پھر تھوڑی ہی دیر تک کھانا بھی روم میں مل جائے گا۔ اس کے کھڑے ہونے پر وہ اسے بولا تھا۔

وہ منہ بگاڑتی شرمندہ سی باہر نکل آئی تھی۔ ان دونوں کے فریش ہونے کے بعد کھانا آگیا تھا۔ کھانا کھا کر وہ لائٹ آف کرتے بیڈ پر لیٹ گئے تھے۔ جب اندھیرے میں بیڈ کے سامنے لگی تصویر کے اوپر اعظم کو لال رنگ کی ایک لائٹ چمکتی نظر آئی تھی۔

وہ زمانہ دیکھ چکا تھا اسے اتنی تو سمجھ تھی کہ وہ کیمرہ تھا۔ اعظم نے غصے سے اٹھتے وہ نکال کر توڑا تھا اور ایک نظر پورے کمرے پر باریکی سے ڈالی تھی۔ لیکن اسے کہیں کچھ دکھائی نہیں دیا تھا۔

تم اچھے لگ رہے ہو؟ آویزہ کی مسکاتی آواز اس کے کانوں میں پڑی تھی اس نے حیرت سے اسے مڑتے دیکھا تھا۔ جب اس کا سر بھی گھوما تھا۔ اپنے گھومتے سر کو تھامتے آویزہ کو دیکھا تھا جو لڑکھڑا کر چلتی ہوئی اس کے قریب آرہی تھی۔ یقیناً ان کے کھانے میں کوئی نشہ آور چیز ملائی گئی تھی۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

اسلام علیکم

ہمارے ارد گرد بہت سے کردار ہیں جو کہ ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے۔۔ اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو لکھ رہے ہیں تو ریڈرز چوائس آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہے ہیں جہاں آپ ان کہانیوں نہ صرف اچھے سے بیان کر سکیں گے بلکہ آپ کی صلاحیتوں کا لوہا بھی منوا سکتے ہیں۔ ریڈرز چوائس کا حصہ بنئے اور اپنی صلاحیتوں کو اجاگر کرتے ہوئے ہم کو اپنی تحریر (ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، مضامین، کوکنگ ریسیپی) اردو میں لکھ کر ہم کو بھیجیں۔ ہم آپ کی ان تحریروں کو ایک ہفتے کے اندر اپنے ویب بلاگز (ویب سائٹس)، سوشل میڈیا گروپس، اور پیجز پر پبلش کریں گے انشاء اللہ۔ مزید تفصیلات کے لیے رابطہ کریں۔

Email Address: mobimalik83@gmail.com

Facebook ID: <https://web.facebook.com/mubarra1>

Instagram: <https://www.instagram.com/mobi8741/?hl=en>

Facebook Groups: READERS CHOICE, NOVELS FOR YOU ALL IN

ONE, REQUEST NOVEL ONLY READERS CHOICE

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

نسوانی چیخ کے کان میں پڑنے سے اعظم کی آنکھ کھلی تھی۔ اپنی آنکھوں کو کھولتے اس کا سر زور سے چکرایا تھا۔ آنکھوں کو زور سے بند کر کے کھولتے اس نے اپنے ساتھ بیٹھی آویزہ پر نظر ڈالی تھی۔ جو کمفرٹ ہاتھوں میں دبوچے زور و شور سے رونے کا کام کر رہی تھی۔ اعظم نے اس کی اور اپنی حالت دیکھی تھی جو گزری رات کا بتا رہی تھی۔

تم نے ایسا کیوں کیا؟ تم نے کہا تھا واپس جاتے ہی تم مجھے ڈیو اس دے دو گے۔ وہ پریشان بیٹھے اعظم کے کندھے پر مکے مارتی ہزیرانی انداز میں چلا رہی تھی۔ یہ بات ان کی نکاح کے بعد ہی ڈسائنڈ ہو گئی تھی وہ اسلام آباد جاتے ہی اپنے راستے علیحدہ کر لیں گے

اس میں میرا کوئی قصور نہیں ہے۔ ایسے مت چلاؤ جیسے میں نے زبردستی تم سے تعلق قائم کیا ہے جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے رات کو تم خود میرے قریب آئی تھی۔ آویزہ کے الزام پر وہ بھڑک اٹھا تھا۔ رات کا کچھ کچھ حصہ تو آویزہ کو بھی یاد تھا تبھی اس کی بات پر وہ لب بھینچ گئی تھی۔

اعظم اسے دو گھنٹے اکیلے چھوڑ کر کمرے سے چلا گیا تھا۔ جب وہ واپس آیا تو کافی غصے سے بھر اُلگ رہا تھا۔ اس کے ہاتھ پر بھی خون لگا ہوا تھا۔ مگر اپنی سوچوں میں گم آویزہ دیکھ نہ پائی تھی۔ اس کے بعد وہ واپسی کے لیے دوبارہ نکلے تھے اور اس بار اعظم نے سیدھا اس کے گھر جا کر اتارا تھا۔ اس کے بعد ان دونوں کے درمیان نہ ہی کوئی رابطہ ہوا تھا نہ ہی کوئی بات۔

اس عرصے کے درمیان پر دونوں ناچاہتے ہوئے ایک دوسرے کی سوچوں پر قابض تھے۔

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

جب اعظم نے کچھ دنوں بعد آویزہ کو ہوٹل میں کسی لڑکے کے ساتھ ڈنر کرتے دیکھا تھا۔ تبھی غصے میں آتے الٹا سیدھا بول گیا تھا۔ مگر آویزہ اس کی باتوں کو دل پر لے گئی تھی۔ اس نے اپنے غصے میں ہی خود کو اعظم اور اپنی نظروں میں اس کے ہوٹل کے روم میں پہنچ کر گرا لیا تھا۔

حال:

اعظم آویزہ کو لے کر اپنے گھر آیا تھا۔ اسے وہ سیدھا اپنے روم میں لے کر گیا تھا۔ اسے بیڈ پر بیٹھاتے وہ بالکل اس کے سامنے کھڑا تھا

م۔۔ مجھے یہاں کیوں لائے ہو؟ زمین پر نظریں جمائے وہ ہلکی آواز میں بول رہی تھی۔

اعظم نے اس کی ٹھوڑی کے نیچے دو انگلیاں ٹکاتے اس کا چہرہ اوپر اٹھایا تھا۔ آویزہ کی نگاہیں بے اختیار اعظم کی نگاہوں سے ملی تھی۔

تم بدل گئی ہو۔۔ اس کی بات پر آویزہ نے بے ساختہ اپنی نظریں چڑائی تھیں۔

وقت کے ساتھ سب بدل جاتے ہیں۔ اس نے سادہ سے لہجے میں کہا تھا۔ مگر اس کے لہجے میں چھپا درد محسوس کر کے اعظم نے اپنے جبرے بھینے تھے۔

مجھے بتاؤ تمہارے ساتھ کیا ہوا ہے؟ آویزہ کا چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں بھرتے اس نے نرمی سے اپنے انگوٹھے سے اس کا گال سہلایا تھا۔

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

کچھ بھی نہیں ہوا مجھے۔۔ اور پلیز مجھ سے دور ہو کر کھڑے ہو۔ آویزہ اس کے ہاتھ اپنے منہ سے جھٹکتے ہوئے عام سے لہجے میں بولی تھی۔

جب تک تم بتانہ دو تمہیں ہوا کیا ہے میں یہاں سے ایک انچ بھی پیچھے ہٹنے والا نہیں ہو۔ اعظم ضدی لہجے میں بولا تھا نظریں دشمن جان کی لرزتی پلکوں پر مرکوز تھیں۔

کتنی بار بتاؤ مجھے کچھ نہیں ہوا۔ بولتے ہوئے اس کی آواز رندھ گئی تھی۔ وہ اس کو یقین دلانے سے زیادہ خود کو یقین دلارہی تھی۔

ہاتھوں کو آپس میں پھنساتی وہ اضطراب کی کیفیت میں سائیڈ پر کھسکتی ہوئی اعظم کے پہاڑ جیسے وجود سے بچتی کھڑی ہو کر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ رہی تھی جب پیچھے سے اعظم نے تیزی سے اس کی کلائی پکڑتے اپنی طرف کھینچا تھا وہ کٹی پتنگ کی طرح سیدھا اس کے سینے سے آگئی تھی۔

تم مجھے جانے کیوں نہیں دے رہے؟ وہ اس بار غصے میں چیخی تھی۔ اس کے سینے پر ہاتھ رکھتی وہ اسے خود سے دور دھکیل رہی تھی جب اس کی کلائی سے شرٹ پیچھے کو کھسکی تھی۔

اعظم نے اس کا بازو پکڑتے اسے قابو کرنا چاہا تھا۔ لیکن اس کی سسکنے پر اعظم کی نظر بے اختیار اس کے بازو پر پڑی تھی۔ اس نے اتنا سختی سے بھی اس کا بازو نہیں پکڑا تھا کہ وہ درد سے کراہ اٹھے۔

بچ۔۔ چھوڑو میرا بازو۔۔ اعظم کی نظر اپنے بازو پر پڑتے دیکھ کر وہ گھبرا گئی تھی۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

یہ کس نے کیا ہے؟ اس نے غصے میں تیز جھجے میں اس کی کلائی پر کئی کٹس دیکھتے پوچھا تھا۔ آویزہ کی آنکھیں اس کے سوال پر بھیگی تھیں۔

میں تم سے کچھ پوچھ رہا ہوں تم بتا کیوں نہیں رہی؟ اس کو کندھوں سے تھامتے اعظم نے زور سے جھنجھوڑا تھا۔
تم۔۔ تم ہو میری اس حالت کے ذمہ دار سناتم۔۔ تمہاری وجہ سے میں اس حال میں پہنچی ہوں۔۔
تم جب دوسری عورتوں کے ساتھ گھومتے پھر رہے تھے تب میں اپنی پہلی اولاد کے مرنے کا غم منارہی تھی۔ اس کا گریبان پکڑتی وہ بے قابو ہوئی تھی۔

تمہاری وجہ سے میری ماں نے مجھے مارا۔۔ میرا غم بانٹنے کی بجائے وہ جشن مناتی پھر رہی تھی۔ میری شادی تک کی ڈیٹ فکس کر چکی ہیں۔

تمہیں کیا پرواہ میری؟ تم تو بڑی آسانی سے میری کالز اگنور کرتے رہے تھے۔
مجھ سے پوچھ رہے ہو نہ یہ کس نے کیا؟۔۔ میں نے خود یہ کٹس لگائے ہیں تاکہ مجھے محسوس ہو سکے میں زندہ ہوں۔۔

میں نے اپنی اولاد لے کھونے پر ایک آنسو نہیں بہایا۔۔ اتنی سنگ دل ہو گئی ہوں میں۔۔
اس کی باتوں پر اعظم کے چہرے پر تاریک سائے لہرائے تھے۔ آویزہ کا چہرہ آنسوؤں سے تر ہو چکا تھا اپنی بات کے آخر میں وہ زخمی سا مسکرائی تھی۔

ت۔۔ تم پریگنٹ تھی؟ اس کا لہجہ پہلی بار لڑکھڑایا تھا۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

میں نے کال کی تھی مگر تمھاری کسی گرل فرینڈ نے اٹھائی تھی۔ وہ اپنے آنسو صاف کرتی سپاٹ سے لہجے میں بول رہی تھی۔

میری کوئی گرل فرینڈ نہیں ہے میں تین ہفتے ماہ کوہ میں رہا ہوں۔۔ اس نے آویزہ کو بتایا تھا۔

مجھے اس سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔۔ تم نے مجھے طلاق دینے کے لیے بلایا ہے تو ابھی اور اسی وقت مجھے اس بے نام رشتے سے آزاد کر دو۔۔ تم اپنی زندگی میں خوش رہو اور مجھے میری زندگی گزارنے دو۔۔ وہ تیز لہجے میں بولی تھی جبکہ اس کی کوئی گرل فرینڈ نہ ہونے کا سن کر اسے ہلکی سے خوشی محسوس ہوئی تھی۔

سوچنا بھی مت میں تمھیں کبھی چھوڑوں گا۔ اس کے لہجے میں چٹانوں سی سختی تھی۔ اس کی نم پلکوں کو نرمی سے چھوتے اس نے آویزہ کو زور سے خود میں بھیج لیا تھا۔

آئی ایم سوری مجھے پہلے ہی تمھارے پیرنٹس سے بات کر لینی چاہیے تھی۔ اس کے سر پر لب رکھتے اپنے سینے پر آویزہ کے آنسو محسوس کرتے اس کا بھی دل اپنی پہلی اولاد کو دیکھے اور محسوس کیے بنا کھودینے پر رونے کو کیا تھا۔ اگر وہ ضبط کھودیتا تو آویزہ کو کون سنبھالتا؟

اسے اٹھا کر وہ بیڈ پر لایا تھا۔ بیڈ پر لیٹاتے اس نے آویزہ کے زرد چہرے پر نظر ڈالی تھی۔ اس کے ساتھ لیٹتے اعظم نے آویزہ کو پیچھے سے اپنے حصار میں لیا تھا۔

مجھے جانے دو موم کو پتا چل گیا تو مجھے اس بار کمرے میں ہی بند کر دیں گی۔ وہ کچھ دیر بعد خاموش ہوتی بھاری آواز میں بول رہی تھی۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

تم اب سے یہاں ہی رہو گی تمہارے پیرنٹس سے ہم کل بات کریں گے۔ اس کے سر پر لب رکھتا اعظم نرم لہجے میں بولتا اس کے گرد اپنا حصار مضبوط کر گیا تھا۔ اس کی بات سنتے ہی آویزہ کی آنکھیں نیند سے بھاری ہونے لگی تھی من ہلکا ہونے پر وہ کافی ہلکا پھلکا محسوس کرنے لگی تھی۔ وہ دونوں جلد ہی ایک دوسرے کے حصار میں نیند کی وادیوں میں کھو گئے تھے۔

وہ بہت برا ہے جزیل۔ وہ مجھ سے بدلہ لے رہا ہے آج میں نے اسے رنگے ہاتھوں اجالا کے ساتھ پکڑا ہے اور اس نے اجالا سے انگیجمنٹ بھی کر لی ہے۔ جزیل کے کندھے پر سر رکھے وہ بچوں کی طرف شکایت کر رہی تھی۔ اب تم کیا چاہتی ہو مجھے یہ بتاؤ؟ باسل کی حرکتوں کا سن کر اس نے سختی سے لب بھیج لیے تھے۔ میری کوئی سنتا ہی نہیں ڈیڈ سے میں نے پہلے ہی کہا تھا مجھے یہ شادی نہیں کرنی اس نے ڈیڈ کو باتوں میں پھنسا کر مجھ سے کانٹریکٹ سائن کروایا ہوا ہے۔ میں چاہ کر بھی اس سے علیحدہ نہیں ہو سکتی۔ وہ دھیمی آواز میں بول رہی تھی۔ باسل کچھ زیادہ ہی سر پر چڑھ رہا ہے میں بات کرتا ہوں عمران خالو سے۔ اس کے کندھے کے گرد بازو پھیلاتے جزیل نے اسے اپنے حصار میں لیا تھا۔

یہ کیا ہو رہا ہے یہاں؟ ان دونوں کو قریب بیٹھے دیکھ کر گھر میں داخل ہوتے باسل نے تیز لہجے میں پوچھا تھا۔ تمہیں کیا ہم جو مرضی کرتے پھریں۔ مل گئی اپنی اس ماں سے فرصت جواب گھر آنے کی یاد آگئی ہے۔ اس کو دیکھتی انفال بیٹھے بیٹھے ہی چیختی تھی۔

زبان سنبھال کر بات کرو انفال مت بھولو کس سے بات کر رہی ہو۔ وہ انفال سے بھی اونچی آواز میں دھاڑا تھا۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

میرا جو دل کرے گا میں بولوں گی۔ میرا جب دل کرے گا جیسے دل کرے گا میں ویسا کروں گی تم مجھے روک نہیں سکتے۔ وہ کھڑا ہوتی باسل کے روبرو آگئی تھی۔

جزیل سرخ آنکھوں سے غصے سے باسل کو گھور رہا تھا۔

"چٹاخ" باسل کے خود پر ہاتھ اٹھانے پر اس کا بے ساختہ ہاتھ اپنے گال پر گیا تھا۔ اس نے بے یقینی سے باسل کو دیکھا تھا جبکہ جزیل کے سامنے شرمندگی سے اس کا سر جھک گیا تھا۔

جزیل نے باسل کی حرکت پر غصے سے آگے بڑھتے اس کے منہ پر مکہ مارا تھا۔ دونوں ہی انفال کے سامنے ایک دوسرے کو بری طرح مارنے لگے تھے۔ وہ کچھ دیر چپ کھڑی انھیں دیکھتی رہی تھی۔ پھر آگے بڑھتے تیزی سے اس نے جزیل کو باسل سے الگ کیا تھا۔

جزیل پیچھے ہٹو۔۔۔ جزیل چھوڑو اسے۔۔۔ وہ ان دونوں کے درمیان میں آرہی تھی۔

آہ۔۔۔ وہ جو اچانک جزیل کے آگے آئی تھی باسل کی طرف سے جزیل کے منہ پر پڑتا مکا سیدھا اس کی کمر میں لگا تھا۔

اس افتاد پر وہ دونوں ہی ساکت ہو گئے تھے۔ انفال کے چہرے پر تکلیف دہ تاثرات دیکھتے جزیل تیزی سے اس کی طرف بڑھا تھا۔

READERS CHOICE

انفال۔۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

میں ٹھیک ہوں جزیل پلیز مجھے یہاں سے لے جاؤ اب میں اس شخص کے ساتھ ایک دن بھی مزید نہیں رہنا چاہتی۔۔ وہ تکلیف سے نم ہوتی آنکھوں کو جھپکاتے ہوئے بول رہی تھی۔

تم نے یہاں سے ایک قدم بھی باہر نکالا تو میں کانٹریکٹ ختم کر دوں گا۔ تمہارے ڈیڈ کا بزنس سارا برباد کر دوں گا۔ باسل اونچی آواز میں بولا تھا

اور طلاق پھر بھی میں تمہیں نہیں دوں گا۔۔

تمہیں جو کرنا ہے کر لو ہم دیکھ لیں گے تمہیں بھی۔۔ جزیل انفال کو کندھوں سے تھام کر بولا تھا

دو دن بعد میرا نکاح ہے تم دونوں ضرور آنا۔۔ انفال اور جزیل کو باہر کی طرف بڑھتے دیکھ کر وہ پیچھے سے چلایا تھا۔ انفال کے قدم رکے تھے لیکن جزیل اسے کندھوں سے تھام کر زبردستی لے گیا تھا۔ باسل نے انفال کو جاتے دیکھ کر غصے میں اپنے بال کھینچے تھے۔

لڑکیوں سے فرصت مل گئی جو بیوی کی یاد آگئی۔ رات کو حیان کے فون آنے پر وہ ناراض سے لہجے میں شکوہ کرنے لگی تھی۔

تم جیسی چیل کی نظر رکھنے والی بیوی کے ہوتے ہوئے میں لڑکیوں کے پاس جاسکتا ہوں۔ اس نے مسکاتے لہجے میں کہا۔

اب میں چیل کو ابھینس بکری یہ سب ہی تمہیں لگوں گی۔ وہ حیان کی بات پر چیخ کر بولی تھی۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

ہا ہا ہا۔۔ یار بھینس سچی؟ وہ بے اختیار قہقہہ لگا اٹھا تھا۔

حیان۔ وہ احتجاج چیخی۔

اچھا اچھا چیخو کان بند ہو جائیں گے میرے۔۔ وہ ہلکھے پھلکے لہجے میں بولتا اپنی شرٹ کے بٹن کھولتا بیڈ پر لیٹ گیا تھا۔
کب تک واپس آؤ گے؟ اس کی بات کو نظر انداز کر کے وہ پتے کی بات پر آئی۔

ابھی تو آیا ہوں جانم۔۔ کل رات کو کانسرٹ ہے اس کے ایک دن بعد یہاں کی مینجمنٹ کے ساتھ پارٹی ہے۔
بس بس پتا چل گیا تم ایک ہفتے تک نہیں آؤ گے نہ۔ وہ لیٹتی ہوئی خود پر کمفرٹر اوڑھ گئی تھی۔
یار کبھی عزت دے آپ بھی بولا لیا کرو۔ وہ بات کو بڑھا رہا تھا۔

آپ؟ یہ صرف تمہارے خواب میں ممکن ہو سکتا ہے حیان ملک۔۔ وہ تنگ کرتے ہوئے بولی۔
دونوں ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہوئے اپنے درمیان فاصلوں کو زیادہ محسوس نہیں کر پارہے تھے۔

آویزہ۔۔ اٹھ جاؤ صبح ہو گئی ہے۔۔ نرمی سے اس کی چہرے سے بال ہٹاتے اعظم نے اس کی آنکھوں کے نیچے
موجود سیاہ ہلکوں پر انگلی پھیری تھی۔

تھوڑی دیر سنے دیں۔۔ وہ کروٹ بدلتی لیٹ گئی تھی۔
گیارہ بج گئے ہیں کتنے بجے اٹھو گی۔۔ اس کے کان میں پھونک مارتے وہ سرگوشیاں بولا۔
اعظم کو اپنے اوپر جھکا دیکھ کر پٹ سے اس کی آنکھیں کھولی تھیں۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

۱۔ اٹھ گئی ہوں اب پیچھے ہٹ جاؤ۔ وہ سیدھا ہو کر بیٹھتی بے ساختہ نظریں اعظم سے ملنے پر جھکا گئی تھی۔ میرا دل نہیں کر رہا۔ وہ آویزہ کے چہرے کی طرف ہاتھ بڑھتا اس کے بکھرے بالوں کو ہاتھ پھیر کر صحیح کرنے لگا تھا۔ آویزہ آنکھیں جھپکتی شرمندہ سی ہو گئی تھی۔

اعظم نے اس کا بازو تھامتے اچانک وہاں سے سیلویس ہٹائی تھی۔ وہاں لگے کٹس کے نشان پر اس نے نرمی سے ہاتھ پھیرتے آویزہ کے چہرے کو دیکھا تھا جس نے سختی سے آنکھیں میچ لی تھیں۔

کچھ کٹس ابھی تازہ ہی تھے اور کچھ کٹس سرخ پوگئے تھے۔ اعظم نے آویزہ کے چہرے کو دیکھتے اس کے بازو پر اپنے ہونٹوں کے لمس سے جیسے وہ تکلیف کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ آویزہ کی آنکھیں بے ساختہ بھیگ گئی تھیں۔

۲۔ اعظم۔۔

کب سے کر رہی ہو یہ سب۔۔ اس کے چہرے کو اپنے حصار میں لیے وہ پوچھ رہا تھا۔ مجھے دیر ہو رہی ہے گھر جانا ہے۔۔ وہ بچ کر اعظم کی پہنچ سے نکلنا چاہتی تھی۔ اعظم نے اس کے ارد گرد بازو ٹکاتے اس کے ارادے کو ناکام بنایا تھا۔

آویزہ۔۔ اس کے جواب نہ دینے پر اعظم نے سختی سے پوچھا۔

ت۔۔ تین ہفتوں سے۔۔ وہ لب دباتے بولی تھی۔

کب سے صحیح سے نہیں سوئی؟ اس کی لرزتی پلکوں کو دیکھتے وہ نظریں اس پر جمائے بول رہا تھا۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

ایک مہینے سے۔۔ اس نے ادھر ادھر دیکھتے بتایا۔ اعظم نے لب زور سے ایک دوسرے میں پیوست کر لیے تھے۔
جاؤ فریش ہو جاؤ۔ اس کے سر کو چومتا اعظم آویزہ سے دور ہٹا اٹھ گیا تھا۔
آویزہ تیزی سے اٹھتی واشروم میں بھاگی تھی۔ اعظم نے کچھ سوچتے کسی کو فون ملا یا تھا۔

جزیل انفال کو سیدھا اپنے گھر لے آیا تھا عمران صاحب اور زارا بیگم کو اس نے فون کر کے بتا دیا تھا کہ کچھ دن انفال ان کے گھر رہے گی۔ ساتھ ہی اس نے باسل کا انفال کے ساتھ سلوک بھی سب کو بتا دیا تھا۔ سب ہی باسل کے ساتھ انفال کا رشتہ ختم کرنے پر زور دینے لگے۔
رات میں واپس آتے ہی انفال اپنے دیے گئے کمرے میں گھس گئی تھی۔ اس کے بعد سے وہ کمرے سے نہیں نکلی تھی۔

صبح ناشتے پر بھی وہ باہر نہیں نکلی تھی۔ عائشہ بیگم پریشان سی ہوتی اس کے کمرے میں آئی تھی۔
انفال بچے باہر کیوں نہیں آرہی۔ اس کو بیڈ سے ٹیک لگائے کوئی کتاب پڑھتے دیکھ کر عائشہ بیگم اس کے پاس ہی بیٹھ گئی تھیں۔

خالہ میرادل نہیں کر رہا۔۔ وہ دھیمے لہجے میں بولی تھی۔ اس کی سرخ آنکھیں اس کے رت جگے کا بتا رہے تھے۔
انفال جو بھی بات تنگ کر رہی ہے مجھ سے شئیر کرو۔ عائشہ بیگم نے اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرا تھا۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

خالہ اس نے جب پہلی بار مجھ پر ہاتھ اٹھایا تھا تب مجھے صرف شرمندگی اور غصہ محسوس ہوا تھا۔ لیکن کل اس نے مجھے میری ہی نظروں میں گر ادیا۔ وہ صرف تھپڑ نہیں تھا۔ وہ میری عزت کا جنازہ تھا جو باسل نے جزیل کے سامنے نکالا تھا۔ کل مجھے جتنی تکلیف محسوس ہوئی میں وہ لفظوں میں بیان نہیں کر سکتی۔۔

اس نے اپنا بدلہ لینے کے لیے مجھ سے محبت کا جھوٹا کھیل کھیلا میرے جذباتوں کو مجروح کیا۔ اب وہ دوسری شادی کرتا میرا دل بند کر رہا ہے۔ مجھے تو اس سے نفرت کرنی چاہیے نہ۔۔ لیکن میں ایسا کیوں نہیں کر پار ہی؟ اسے کسی دوسری عورت کے ساتھ بانٹنے کا سوچتے ہی میرا دل پھٹ رہا ہے خالہ۔۔ وہ بولتے بولتے رونے لگی تھی۔ صبر کرو انفال سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔۔ عائشہ بیگم نے اسے اپنی آغوش میں لیا تھا۔ اس کا رونا تڑپنا عائشہ بیگم کو بھی رلا گیا تھا۔

کچھ ٹھیک نہیں ہو گا خالہ وہ بڑا سنگ دل ہے اپنی بات پوری کر کے مجھے مار کر ہی دم لے گا۔۔ عائشہ بیگم اس کی باتوں پر دہل گئی تھی۔

نہ بچے ایسی باتیں نہیں کرتے اللہ سب بہتر کرے گا۔ عائشہ بیگم اس کی کمر سہلاتی چپ کر وانے لگی تھی مگر اس کی ہچکیاں کم ہونے کی بجائے بلند ہوتی جا رہی تھی۔

دونوں کی محبت اور نفرت میں فرق تھا ایک کو محبت کا دکھاوا کیا گیا تھا تو دوسرے کو نفرت کے بعد محبت کی موت دی گئی تھی۔۔

اور واقعی انفال اب اس کی محبت میں مر رہی تھی۔۔

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

اب مجھے بتاؤ گی کل ایسا کیا افس میں ہوا تھا جس نے تمہارا پینک اٹیک ٹریگر کیا۔۔ جزیل کی بجائے آج ریحان صاحب آفس چلے گئے تھے اس لیے اب اس نے لیٹ جانا تھا۔

جزیل وہ ب۔۔۔

عانیہ میں تھک گیا ہوں تمہارے جھوٹے بہانے سن کر اب تم مجھے سچ سچ بتاؤ گی کل کس وجہ سے طبیعت بگڑی تمہاری؟ کیوں ہر روز تمہیں برے خواب آتے ہیں؟ کیوں ہر وقت دور بھاگتی ہو مجھ سے؟ ایسی کیا بات ہے جو تم اب چھپاتی پھر رہی ہو؟

جزیل کے اونچے لہجے پر وہ سہم گئی تھی۔

جزیل۔۔

سچ عانیہ مجھے صرف سچ سننا ہے۔۔ وہ عانیہ کو ٹوکتا وارن کرنے لگا تھا۔

ریاض حسین کا ایک خاص آدمی تھا۔۔ ب۔۔ بخش و۔۔ وہ اور ریاض حسین کی بیٹی دونوں مجھے ٹارچر کرتے تھے۔ چاقو سے مجھے کاٹتے وہ لوگ میری چیخوں سے لطف اندوز ہوتے تھے۔ میرے جسم کو کاٹتے اور ادھڑتے انہیں مجھ پر رحم نہیں آتا تھا۔

ان سے آزاد ہونے کے باوجود بھی وہ یادیں میرے دماغ میں محفوظ ہو گئی ہیں مجھے ہر روز خواب میں وہ لوگ ٹارچر کرتے نظر آتے ہیں۔۔

Page 288 of 343

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

اپنے جسم پر موجود نشانوں کو تمہارے ٹھکرانہ دینے پر چھپاتی ہوں۔ ہر روز اسی ڈر سے گھر سے باہر قدم نہیں نکالتی کہ کہیں وہ لوگ مجھے واپس اندھیرے کمرے میں نہ بند کر دے۔۔۔ عانیہ کی نم آواز اور درد بھرے لہجے کو سنتے جزیل نے اسے کھینچ کر خود میں سمو یا تھا۔

تم مجھ پر ایک بار یقین کر لو عانیہ۔۔۔ تم سمجھتی کیوں نہیں مجھے تم سے جسمانی محبت نہیں ہے، مجھے تمہاری روح سے محبت ہے یہ انسکیوٹیز نکال دو کھل کر جیو۔۔۔ جزیل ایک بار اسے دوبارہ سمجھا رہا تھا۔

اس ریاض حسین بخش اور اس کی بیٹی کامیں وہ حشر کروں گا دوبارہ کبھی کسی کو ٹارچر کرنے کے لائق نہیں رہیں گے۔ اس بار مجھ پر یقین رکھنا۔ جزیل اس کے بالوں پر ہونٹ رکھے دھیمی آواز میں بول رہا تھا۔

انفال سے جیل سے مت ہوا کرو وہ میرے لیے میری بہن جیسی ہے۔۔۔ اسے خود سے الگ کرتے جزیل نے بات گھما دی تھی۔

میں جیل سے نہیں ہوتی۔۔۔ وہ سٹیٹ گئی تھی۔

اچھی بات ہے ہونے کی ضرورت بھی نہیں یہ کھڑوس شخص صرف تمہارے لیے جھک سکتا ہے۔۔۔ جزیل کی بات پر وہ نم آنکھوں سے مسکرا گئی تھی۔

READERS CHOICE

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

تم نے میڈسن لی؟ ڈاکٹر نے کیا بتایا؟ کیا ہوا تھا؟ عافیہ کے فون اٹھاتے ہی حیان نے دھڑا دھڑا سوال کرنا شروع کر دیے تھے۔ اس کے پورا دن فون نہ اٹھانے پر حیان نے فرزانہ بیگم کو کال کی تھی جس نے انہیں عافیہ کی طبیعت خرابی کا بتایا تھا۔

مجھے کچھ نہیں ہوا۔ میڈسن لے لی ہے بس پیٹ میں درد تھا۔ تم سناؤ کانسرٹ کے لیے تیار ہو رہے ہو۔ اس نے اپنا بتاتے جھٹ سے حیان سے پوچھا تھا۔

ٹائم سے میڈسن کھا لینا۔ میں ابھی ویڈیو کال کرتا ہوں دیکھ لینا میں کیسا تیار ہوا ہوں؟ حیان نے کال بند کرتے ویڈیو کال کی تھی۔

تمہارا چہرہ اتنا ڈل کیوں لگ رہا ہے؟ شکل سے ہی بیمار لگ رہی ہو اب بستر سے اٹھنے کی کوشش بھی مت کرنا۔ اس کو دیکھتے ہی حیان شروع ہو گیا تھا۔

اللہ اللہ بس کرو حیان اپنی شرٹ کے بٹن بند کرو۔ عافیہ اس کا گہری نظروں سے جائزہ لیتی اس کی شرٹ کے اوپری تین بٹن کھلے دیکھتی بولی تھی۔ وائٹ شرٹ اور نیلی جینز پہنے ساتھ براؤن جیکٹ پہنے وہ انتہا کاوج و خوبصورت لگ رہا تھا۔

جو حکم بیگم صاحبہ۔۔ اس نے عافیہ کی بات پر فوراً بٹن بند کر لیے تھے۔

کچھ دیر عافیہ سے بات کر کے وہ کانسرٹ کے لیے نکلا تھا۔

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

عافیہ چینل لگائے اشتیاق سے حیان کا کانسرٹ سٹارٹ ہونے کا انتظار کر رہی تھی۔ پچھلے پانچ سالوں سے اس نے حیان کا ایک بھی شو مس نہیں کیا تھا۔

ٹائم ٹیبل پر شو شروع ہونے کی بجائے بھی آدھا گھنٹا لیٹ ہو گیا تب اچانک چینل کی طرف سے ایک نیوز نشر کی گئی تھی جسے سنتے ہی وہ سفید پڑتی اٹھ بیٹھی تھی۔

"مشہور سنگر حیان ملک کی کار کا ایکسیڈینٹ ہو گیا ہے زرائع کے مطابق انھیں زخمی حالت میں ہسپتال منتقل کیا جا رہا ہے"

جسم سے جان کھینچ لینا کیا ہوتا ہے وہ اسی یہ خبر سن کر پتا چلا تھا۔

زبار یہ بیگم کو صبح کے وقت پتا چلا تھا آویزہ گھر نہیں ہے۔ انھوں نے پریشانی سے اسے کئی کالز ملائی تھیں مگر اس کے کال نہ اٹھانے پر اب انھیں یقین سا ہونے لگا تھا وہ کئی بھاگ گئی ہے۔۔

پریشانی سے لاؤنچ میں ٹہلتی وہ آویزہ کے واپس آنے کی امید لگائے بیٹھی تھی۔

صبح سے دوپہر ہو گئی تھی لیکن آویزہ کے کوئی آثار نہ دیکھتے ان کی بھوک پیاس بھی ختم ہو گئی تھی۔

لاؤنچ میں داخل ہوتے قدموں کی آواز سنتے زبار یہ بیگم آویزہ کو اور اس کے ساتھ کھڑے شخص کو دیکھتی فوراً کھڑی ہوئی تھیں۔

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

غصے میں آگے بڑھ کر بنا لحاظ کیے وہ آویزہ کے تھپڑ مارنے لگی تھیں جب اعظم نے ان کا ہاتھ راستے میں ہی روک دیا۔

اماں جی زرا ہاتھ ہولہ رکھیں۔۔۔ زباریہ بیگم کا ہاتھ جھٹکتا اعظم آویزہ کو اپنے پیچھے کر چکا تھا۔
اماں جی؟ خود میری عمر سے دو گنے ہو اور مجھے اماں جی بلارہے ہو جاہل۔۔۔ وہ چلاتے ہوئے بالکل گوار عورت لگ رہی تھیں۔

ایک منٹ تم وہ ہی ہونہ جو اس دن اس کو گھر چھوڑ کر گیا تھا۔ اس کے چہرے کو پہنچانتے زباریہ بیگم حیرت سے بولی تھیں۔

جلدی پہچان لیا اماں جی آپ نے۔۔۔ وہ زباریہ بیگم کو زچ کر رہا تھا۔ اس کے پیچھے چھپی کھڑی آویزہ اس کی حرکت پر ہلکا سا مسکرا رہی تھی۔

منہ بند رکھو اپنا کوئی اماں نہیں ہوں میں۔۔۔ زباریہ بیگم نے تپتے جواب دیا۔

ہٹو پیچھے مجھے میری بیٹی سے بات کرنے دو۔۔۔ زباریہ بیگم اعظم کے پیچھے چھپی آویزہ کو گھور کر بولی تھیں۔

اماں جی میری بیوی میری اجازت کے بغیر ایک لفظ نہیں بولے گی۔ اچھے سے سبق پڑھا کر لایا ہوں۔۔۔ اعظم کی بات سنتے ان کا غصہ سوانیزے پر پہنچ گیا تھا۔

یہ بڈھا آدمی ہی ملتا تھا تمہیں شادی کرنے کو۔۔۔ اعظم کو دیکھتی وہ ناگواریت سے بول رہی تھی۔

کوئی اپنی عمر کا کیا ہوتا پھر بھی میں سوچ لیتی مگر اس شخص کے ساتھ میں تمہیں کبھی رخصت نہیں کروں گی۔۔۔

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

اماں خدا کا خوف کریں ابھی میں اچھا خاص جوان ہوں اپنی عمر کا سوچیں اب آپ کی اللہ اللہ کرنے کی عمر ہے بیٹی کے گھرا جاڑنے کی بجائے اپنی آخرت کی فکر کریں۔۔ اعظم کی بات نے زباریہ بیگم کو مزید آگ بگولہ کر دیا تھا۔ تم سے دو تین سال چھوٹی ہی ہوں بڑھے طلاق دو میری بیٹی کو ابھی اور اسی وقت۔۔ زباریہ بیگم کی بات نے اس کا دماغ پلا دیا تھا۔

جاؤ آویزہ کمرے میں جا کر اپنا سامان پیک کرو۔۔ اور اماں جی آپ کے خلاف میں پرچہ بھی کٹوا سکتا ہوں آپ کی وجہ سے میں نے جو اپنی پہلی اولاد کھوئی ہے شکر کریں اس کا بدلہ نہیں لے رہا ورنہ آپ کو ایسے غائب کر دینا تھا جیسے آپ کبھی یہاں تھی ہی نہیں۔۔ اعظم پہلے آویزہ سے بولا پھر زباریہ بیگم کو ایک ایک لفظ پر زور دیتا اسے دھمکا گیا تھا۔

تم۔۔ تم مجھے دھمکی دے رہے ہو۔۔ زباریہ بیگم غصے سے پھنکاری۔ دعا کریں اماں مجھے یہ معلوم نہ ہو کہ آپ نے میری اولاد کو جان بوجھ کر قتل کروایا ہے ورنہ۔۔ وہ اپنی بات ادھوری چھوڑ گیا تھا۔ زباریہ بیگم گھبراتے ہوئے چپ ہو گئی تھیں۔ اعظم صوفے پر پھیل کر ایسے بیٹھ گیا تھا جیسے اپنا گھر ہو۔۔

د۔۔ دلاور آج آپ اتنی جلدی آگئے۔۔ اچانک گھر میں داخل ہوتے دلاور صاحب کو دیکھتی زباریہ بیگم پریشان ہو گئی تھیں۔

کام آج جلدی ختم ہو گیا تھا۔ کون آیا ہے۔۔ اعظم چونکہ ان کی طرف پیٹھ کر کے بیٹھا تھا تبھی وہ دیکھ نہ پائے۔

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

اسلام علیکم سر۔۔ وہ اٹھ کر مڑتا ہوا بولا تھا۔

اعظم؟ واٹ سر پر انز یہاں کیسے آنا ہوا۔۔ واٹ سر؟

دلاور صاحب مجھے نہیں پتا تھا یہ آپ کا گھر ہے اینڈ لٹ می انٹر ڈیوس مائی سیلف

میں اعظم آویزہ کا ہر بینڈ، آپ کا داماد، اماں جی کا بیٹا۔۔ وہ مسکراہٹ کے ساتھ بولا تھا۔

دلاور صاحب نے فوراً اس کی بات پر زباریہ بیگم کی طرف دیکھا جو جھٹ سے بول پڑی تھیں۔

دلاور یہ انسان جھوٹ بول رہا ہے اس نے ہماری بیٹی کی برین واشنگ کی ہے۔۔

زباریہ یہ سچ بول رہے ہاں یا نہ؟ دلاور صاحب نے غصے سے تیز لہجے میں پوچھا تھا۔ زباریہ بیگم نے ڈرتے ہوئے فوراً

سر ہلا دیا تھا۔

مجھے تو حیرانی ہے آپ کی بیگم نے یہ تک نہ بتایا کہ آپ نانا بننے والے تھے مگر ان کی وجہ سے بن نہ پائے۔۔ اعظم

نے زباریہ بیگم کو دیکھتے جڑے بھینچتے ہوئے کہا تھا۔

کیا مطلب؟؟ دلاور صاحب نے نا سمجھی سے دیکھا غصے سے ان کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔

ان کی وجہ سے میں اور آویزہ اپنی پہلی اولاد کھو چکے ہیں سر جی یہ قاتل ہیں میری بیوی کو ذہنی مریضہ بنا دیا ہے

خود کو نقصان پہنچاتی ہے راتوں کو نہ سونے سے اسکی آنکھیں اندر گھس گئی ہیں۔ کھانا نہ کھانے سے وہ کمزور ہو گئی

ہے۔ اپنی بچی کو حوصلہ دینے کی بجائے اس پر اپنا فیصلہ تھوپتی وہ اسے تقریباً پاگل کر چکی ہیں۔ اعظم کے بولنے پر

دلاور صاحب نے غصے سے زباریہ بیگم کو دیکھا تھا۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

اسی وقت اپنا سامان کا ایک چھوٹا سا بینڈ بیگ لیتی آویزہ لاؤنچ میں آئی تھی۔ اس کی حالت کو دیکھتے دلاور صاحب بھی حیران پریشان رہ گئے تھے۔ وہ تو ہر وقت سچ سنور کر رہنے والی چنچل سی لڑکی واقعی نہیں لگ رہی تھی۔ دلاور صاحب کو دیکھتی وہ پریشانی اور گھبراہٹ سے ہونٹ کاٹنے لگی تھی۔

میں اپنی بیوی کو لے جا رہا ہوں دلاور صاحب۔۔ آپ اپنی بیوی کا علاج کروائیں۔ وہ زبانیہ بیگم کو دیکھتا آویزہ کو اپنے ساتھ لے گیا تھا۔

تم سے مجھے یہ امید نہ تھی۔ عافیہ تو تمہاری اولاد نہ تھی اس کے لیے تمہارا زہر بھی سمجھ آتا ہے۔ لیکن اپنی بیٹی کے ساتھ کوئی ماں یہ نہیں کر سکتی۔ مجھے افسوس ہے میں نے تم جیسی مطلبی عورت سے شادی کی۔ فیاض کے باپ نے مجھے بتا دیا ہے تمہیں پہلے سے ہی فیاض کے دوسرے لڑکیوں سے تعلقات کا پتا تھا۔ شکر ہے میری بیٹی کی حیان سے شادی ہوئی ورنہ تمہاری وجہ سے اس کا مستقبل تباہ ہو جانا تھا۔

حیان کے ایکسیڈینٹ کی خبر سب گھر والوں کو مل گئی تھی۔ عافیہ اور فرزانہ بیگم زار و قطار رو رہی تھی عائشہ بیگم اور عافیہ ان دونوں کو حوصلہ دے رہی تھی۔ وہ لوگ حیان کو کال کرنے کی کوشش کر رہے تھے مگر نمبر نہیں مل رہا تھا۔ نیوز پر بھی کوئی اپڈیٹ نہیں سی جا رہی تھی۔ عمر صاحب، ریحان صاحب اور جزیل اسے کال ملانے پر مصروف تھے۔

انفال کو دوائی دے کر عائشہ بیگم نے سلایا تھا تبھی وہ یہاں موجود نہ تھی۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

ہیلو حیان؟ دوسری طرف کال اٹھانے پر عمر صاحب نے پریشانی سے پوچھا۔

جی ڈیڈ۔

کیسے ہو کہیں چوٹ تو نہیں لگی؟؟

نہیں ڈیڈ میں بالکل ٹھیک ہوں مجھے کچھ بھی نہیں ہوا میرا ڈرائیور اور اسسٹنٹ زخمی ہوئے ہیں۔۔ حیان نے صورت حال سے آگاہ کیا۔

حیان ملک مجھے تم صبح تک یہاں گھر میں ملو ورنہ مجھ سے بات مت کرنا کبھی۔۔ عمر صاحب کی کرخت آواز کے پیچھے چھپی پریشانی پر وہ مسکرا اٹھا تھا۔

جیسا آپ کا حکم ابھی میں ہو اسپتال میں تھوڑا مصروف ہوں آپ سے بعد میں بات کرتا ہوں۔ وہ جواب دیتا عمر صاحب سے چند ایک باتیں کر کے فون بند کر گیا تھا۔

سب عمر صاحب کی طرف متوجہ ان کے بولنے کا انتظار کر رہے تھے۔

بالکل صحیح سلامت ہے کل تک یہاں پہنچ جائے گا۔۔ ان کی بات پر سب نے سکون کا سانس لیا تھا۔

عافیہ اس کی خیریت کا سنتی اپنے روم میں چلی گئی تھی اب وہ اس سے پکا والا خفا ہو گئی تھی۔

صبح گیارہ بجے کے قریب حیان واپس لوٹا تھا۔ اس کے ماتھے پر چوٹ لگی تھی باقی وہ صحیح تھا۔

عافیہ اس سے خفا تھی سووی خاموشی سے اس کے کام کرتی اسے تنگ کر رہی تھی۔

یار عافیہ میری پیاری جانم ایک بار میری بات تو سن لو۔۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

جب تک تم یہ کام نہ چھوڑ دیتے مجھ سے بات مت کرنا۔ وہ سنجیدگی سے گویا ہوئی۔

عافیہ سنگنگ میرا پیشن ہے۔۔۔ حیان نے بے بسی سے اسے دیکھا تھا۔

یہ پیشن تو ہو سکتا ہے مگر پروفیشن نہیں پلیز حیان میری خاطر چھوڑ دو۔۔۔ وہ التجائیہ بول رہی تھی۔

اوکے میں اس بارے میں سوچوں گا۔ تم ٹینشن نہ لو۔۔۔ اسے کھینچ کر اپنے حصار میں لیتے حیان نے پرسوج انداز میں کہا۔

کیا کر رہی ہے میری بیگم؟؟ کیچن میں کھانا بناتی عافیہ کو پیچھے سے اپنے حصار میں لیتے جزیل نے شریر انداز میں پوچھا۔

کام کر رہی ہوں جزیل پیچھے ہٹو۔۔۔ وہ اسے گھور کر بولی تھی۔

یار موم ڈیڈ گھر نہیں ہے کیوں نہ ہم موج مستی کریں۔ اس کے گال پر لب رکھتا وہ اسے سرخ کر گیا تھا۔

نہ کرو جزیل انفال نہ دیکھ لے۔۔۔ وہ گھبراتے کیچن کے دروازے پر نظر ڈالتی بول رہی تھی۔

انفال سو رہی ہے ملازموں کو میں نے گھر بھیج دیا ہے اب صرف ہم دونوں ہی ہیں۔۔۔ اس کے دوسرے گال کو بھی

چھوتے جزیل نے سرگوشی کی تھی۔

عافیہ کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ ہوئی تھی۔

جزیل سالن جل جائے گا۔۔۔ وہ گوشت بھونتی اس کے پیٹ میں ہلکی سی کوہنی مار گئی تھی۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

توبہ اب اپنے شوہر کو مارو گی گناہ ملے گا لڑکی۔۔ اس کے کان کو دانتوں میں لے کر ہلکا سا کاٹتے وہ عانیہ کی سانس روک گیا تھا۔

میں نہ بنا رہی خود ہی بنا لیں۔۔ وہ آگ بند کرتی سرخ چہرے سے نظریں جھکیے بولی تھی۔
بیگم جارہا ہوں بس ناراض نہ ہوا کرو۔ اس کی ناک دبا تا وہ باہر چلا گیا تھا۔ عانیہ اس کے جانے پر شکر کا سانس لیتی دوبارہ مصروف ہو گئی تھی۔

ہیلو سر؟ جزیل ابھی روم میں آیا ہی تھا جب اس کا فون بجا۔
کام ہو گیا؟ جزیل نے پوچھا۔

جی سر آپ کے حکم پر اسے پکڑ لیا ہے ابھی وہ ہماری قید میں ہے۔۔ دوسری طرف سے جواب ملا تھا۔
ٹھیک ہے اس کی اچھے سے خاطر مدارت کرو مگر یاد رہے وہ زندہ رہنا چاہیے۔۔
اوکے سر۔۔ دوسری طرف سے جواب ملنے پر جزیل نے فون بند کر دیا تھا۔

اعظم بھائی۔۔ آپ سے بات کرنی تھی کل کے مطلق رات کا وقت تھا جب اعظم کو باسل کی کال آئی تھی۔ آویزہ کل سے اس کے گھر ہی رہ رہی تھی اس نے بلکہ آویزہ کی ایک ڈاکٹر سے اپائنٹمنٹ بھی لے لی تھی۔
ہاں بولو باسل؟ ایک نظر بیڈ پر لیٹی آویزہ کو دیکھتا اعظم کمرے سے نکل گیا تھا۔
بھائی کل کی ساری تیاریاں آپ نے کر لی ہیں نہ؟؟ اس نے بے چینی سے پوچھا تھا۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

ہاں تم فکر مت کرو کل نکاح سے پہلے ہی کام مکمل ہو جائے گا۔۔ اعظم نے اسے حاصلہ دیا تھا۔
بھائی قسم سے وہ لڑکی انتہائی چپکوتی ہے ہر وقت کال میسج اور پتا نہیں کیا کیا کرتی رہتی ہے۔۔ وہ جھنجھلا کر بولا تھا۔
انفال کا کیاریکشن تھا؟ اعظم اس کے ساتھ ریسٹورنٹ میں ہوئے واقعے کے بارے میں جانتا تھا
میں نے اس پر ہاتھ اٹھایا تھا۔۔ وہ جزیل کے ساتھ واپس چلی گئی ہے میری نیکسٹ ویک میں ایک فائٹ اریٹج
کر دیں بھائی۔ وہ سپاٹ سے لہجے میں بول رہا تھا۔
باسل تمہیں اس پر ہاتھ نہیں اٹھانا چاہیے تھے۔ اعظم نے اسے سزنش کیا تھا۔
غصے میں اٹھ گیا تھا۔ اس نے بھونڈی دلیل دی
جب بھی تمہیں غصہ آئے گا تم ایسے ہی جاہلوں کی طرح اسے مارو گے؟ اپنے غصے کو کنٹرول کرنا سیکھو باسل حمدانی
ورنہ بہت سی چیزوں کو کھودے گے۔
تمہیں اجالا کی حقیقت کے بارے میں بھی بتادینا چاہیے تھا۔ ایسے تم نے صرف اپنا رشتہ خراب کیا ہے۔۔
وہ جزیل کو پسند کرتی ہے میں جب بھی وہ تصویریں دیکھتا ہوں خون کھول اٹھتا ہے میرا نہیں برداشت ہوتا
مجھے۔۔ میں چاہتا ہوں جو مجھے محسوس ہوا تھا وہ بھی محسوس کرے۔۔
باسل لڑکیاں ہم جیسی مضبوط نہیں ہوتی تم اسے توڑ دو گے وہ تمہاری محبت ہے کچھ احساس کرو۔۔ اعظم نے اسے
بیچ میں ٹوکا تھا۔

نہیں میں اس سے محبت نہیں کرتا بھائی۔۔ وہ فوراً بولا تھا

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

بہر حال تم اس پر الزام لگا رہے ہو اس کے کردار پر انگلی اٹھا رہے ہو۔ میں نے تم سے پہلے ہی کہا تھا ایک بار انفال سے بیٹھ کر بات کرو مگر تمہارے اس گرم خون نے سارا کام خراب کر دیا ہے۔ ابھی معاملہ سنبھال لو ورنہ دیر نہ ہو جائے۔ اعظم نے سمجھایا تھا مگر باسل اپنے غصے میں سمجھ نہ پایا تھا۔

گاڑی کی چابی دو۔۔ صبح ساڑھے گیارہ کا وقت تھا جب انفال تیار ہو کر سب کی نظروں سے بچتی باہر نکلی تھی۔ میڈم جی لیکن سرنے جانا ہے؟ گھر پر ابھی ایک ہی گاڑی موجود تھی اسی وجہ سے گارڈ نے انکار کیا تھا۔ چپ چاپ جو کہا ہے وہ کرو چابی دو۔۔ گارڈ کے چابی تھامنے پر وہ اپنا بیگ سیٹ پر پھینکتی گاڑی سٹارٹ کر کے تیزی سے لے گئی تھی۔

گاڑی کون لے کر گیا ہے؟ جزیل نے باہر آتے حیرت سے پوچھا تھا ایک کار ریحان صاحب لے کر گئے تھے جبکہ دوسری سروس کے لیے گئی ہوئی تھی۔ وہ انفال میڈم لے گئی ہے سر۔۔ گارڈ نے جواب دیا۔

کیا؟ تم پاگل ہو کیوں جانے دیا تم نے؟؟ وہ پریشانی سے انفال کی طبیعت خرابی کا سوچتے اسے کال ملانے لگا تھا۔ انفال فل سپیڈ سے گاڑی چلا رہی تھی راستے میں وہ کئی سگنلز بھی توڑ چکی تھی۔ جزیل کی کال دیکھتے اس نے کچھ سوچتے کال اٹھائی تھی۔

انفال کہاں گئی ہو؟

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

جزیل میں اسے کسی سے نکاح نہیں کرنے دوں گی۔۔ وہ میرے ساتھ ایسا کیوں کر رہا ہے؟ مجھ میں کیا کمی ہے جزیل؟ وہ ٹوٹے ہوئے لہجے میں بول رہی تھی۔

انفال تم بالکل پرفیکٹ ہو۔۔ جزیل نے لب بھینچ کر جواب دیا تھا۔

وہ ایسا کیوں نہیں سمجھتا۔۔ اوہ مائی گاڈ آہ۔۔۔

انفال؟؟ ہیلو؟ انفال ڈیم اٹ۔۔ انفال؟؟

ہیلو یہ جو بھی صاحب بات کر رہے ہیں ان خاتون کا ایکسیڈینٹ ہو گیا ہے ہم انہیں قریبی ہوسپتال لے کر جا رہے

ہیں آپ بھی وہاں آجائیں۔۔ دوسری برف سے انجان شخص کی بات نے اس کی روح جھنجھوڑ دی تھی

مجھے اڈریس سینڈ کریں میں پہنچ رہا ہوں۔۔

جزیل کیا ہوا؟ اتنے پریشان کیوں لگ رہے ہو؟ حیان جو اس سے بات کرنے آیا تھا اسے فون پر بات کرتے پریشان

دیکھ کر پوچھا۔۔

انفال جا ایکسیڈینٹ ہو گیا تمہارے پاس گاڑی ہے نہ؟ ہمیں ابھی ہوسپتال کے لیے نکلنا پڑے گا۔۔ وہ حیان سے

تیزی سے بات کرتا گاڑی کی طرف مڑا تھا۔

خبردار جو یہ نیوز کسی کو بھی بتائی ورنہ تمہارے لیے اچھا نہیں ہو گا۔۔ جزیل اسے وارن کرتا حیان کے پیچھے بھاگا

تھا۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

صاحب۔۔ صاحب۔۔

و۔۔ ہ انفال میم صاحب کا بہت برا ایکسیڈینٹ ہوا ہے۔۔۔ فون کی دوسری طرف سے سنائی دیے گئے الفاظ تھے یا سیمہ اسے بے ساختہ اپنا دل رکنا ہوا محسوس ہوا۔

وہ جو اپنے نکاح کے لیے تیار ہو رہا تھا فوراً اپنے ہاتھ میں موجود شیر وانی پھینک کر باہر کی طرف بھاگا تھا وہ تو اس سے محبت نہیں کرتا تھا پھر کیوں بھاگ رہا تھا اس کی حالت کا سن کر؟ کیوں چھوڑ کر چلا گیا تھا وہ اپنا نکاح صرف ایک ایسی لڑکی کی خاطر جس نے ہر جگہ اسے شرمندہ کیا تھا مگر وہ ہی واحد لڑکی تھی جس نے اسے سٹینڈ لینا سکھایا تھا ابھی ایک لڑکی کا ایکسیڈینٹ ہوا ہے کیا آپ بتا سکتے ہیں وہ کس وارڈ میں ہے۔۔۔ اس نے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ریسیپشنسٹ سے پوچھا جس نے فوراً اسے ایمر جنسی کا بتایا تھا۔

کیا ہوا ہے انفال کو؟؟ کیسی حالت ہے اس کی؟؟۔۔۔ باسل نے آئی سی یو کے باہر پہنچ کر وہاں پریشان سے کھڑے جزیل سے پوچھا جس نے غصے سے اسے گھورا تھا۔۔۔

تمھاری وجہ سے یہ ہوا ہے۔۔۔ صرف تمھاری وجہ سے میری بہن اس حال میں۔۔۔ جزیل غصے میں دبا دبا چینا

تھا۔۔۔ جبکہ باسل جزیل کے انفال کو اپنی بہن پر زیادہ دھیان نہ دے پایا تھا

میں نے تم سے پوچھا وہ کیسی ہے؟؟ باسل نے اس کا طنز نظر انداز کر کے پوچھا تھا لیکن غصے میں بھرے جزیل نے اس کے منہ پر مکہ جڑ دیا تھا جس کے بعد باسل کا بھی جزیل پر ہاتھ اٹھ گیا تھا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ دونوں ایک

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

دوسرے کے ساتھ گھتم گھتا ہو گئے تھے حیان تیزی سے ان کے بچ آیا تھا اور ان دونوں کو بمشکل ایک دوسرے سے دور کیا تھا

کیا پاگل ہوئے ہو تم دونوں؟؟ یہ ہو سپٹل ہے انفال یہاں زندگی اور موت کے درمیان جھول رہی ہو اور تم دونوں الگ تماشہ لگا رہے ہو۔۔ حیان نے غصے سے دونوں کو جھاڑ پلا دی تھی کیسے میں پر سکون رہوں؟؟ اس۔۔۔ اس خود غرض انسان کی وجہ سے آج میری بہن کی یہ حالت ہو گئی ہے۔۔ جزیل تکلیف سے بولا تھا

بہن۔۔۔؟؟ باسل نے سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھا تھا

ہاں سگی بہن ہے وہ میری خود غرض انسان۔۔۔۔ جزیل کی بات نے باسل پر سکتہ طاری کر دیا تھا اسے تو لگ رہا تھا کہ انفال جزیل کو پسند کرتی ہے اور اس کے جذبات سے کھیلنا چاہتی ہے مگر یہاں تو حقیقت ہی اور تھی باسل نے بے یقینی سے ان کے چہروں کی طرف دیکھا تھا جہاں کھڑے حیان نے بھی جزیل کی بات کی نفی نہیں کی تھی اسے انفال کے بارے میں اپنی سوچ پر گھن محسوس ہوئی تھی۔

ماضی :

عائشہ بیگم اور زارا بیگم ایک ساتھ امید سے تھیں۔ عائشہ بیگم کے گھر جزیل پیدا ہوا تھا جبکہ ایک ماہ بعد زارا بیگم کے گھر پریشہ نام کی چھوٹی سی پری مگر پریگنسی کے دوران کملیکی شمر کی وجہ سے وہ دوبارہ ماں نہ بننے کی خوشی سے مرحوم رہ گئی تھیں۔

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

دن تیزی سے گزر رہے تھے پانچ ماہ بعد فرزانہ بیگم کے گھر حیان پیدا ہوا تھا۔

ایک سال بعد عائشہ بیگم دوبارہ امید سے ہوئی اور ان کے گھر انفال پیدا ہوئی۔ انفال تین ماہ کی تھی۔ جب زارا بیگم اور عمران صاحب ایک حادثے میں اپنی واحد اولاد کو بھی کھو گئے تھے۔

اپنی بیٹی کے کھونے سے زارا بیگم ڈپریشن کا شکار ہونے لگی تھی۔ تبھی عائشہ بیگم نے ریحان صاحب سے مشورہ کرتے ہوئے ایک کٹھن فیصلہ کیا اور اپنی بیٹی زارا بیگم کی جھولی میں ڈال دی۔
زارا بیگم انفال میں اپنی بیٹی کو دیکھتی ایک بار پھر جی اٹھی تھیں۔

انفال جب سولہ سال کی اور جزیل سترہ سال کا ہوا تھا تبھی دونوں گھر والوں نے مل کر انہیں حقیقت سے آگاہ کر دیا تھا۔ انفال پہلے سے ہی جزیل کو اپنا بھائی ہی مانتی تھی اس لیے وہ یہ خبر سن کر مزید خوش ہو گئی تھی۔
زارا بیگم اور عمران صاحب نے کبھی اسے کسی چیز کی کمی نہیں ہونے دی تھی تبھی عائشہ بیگم اور ریحان صاحب کے بارے میں جان کر بھی انفال نے زارا بیگم اور عمران صاحب کو یہ احساس نہ دلایا کہ وہ واپس جانا چاہتی ہے۔
انفال جزیل کی بہن ہے اس راز کا صرف گھر والوں کو معلوم تھا اس کے علاوہ باہر کے کسی بھی فرد کو اس بارے میں بتانے سے منع کر دیا گیا تھا۔

READERS CHOICE

اجالا جو باسل کا تیار ہو کر انتظار کر رہی تھی اپنی بارات کی جگہ پولیس کو آتے دیکھ کر اس کا رنگ فق ہوا تھا۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

مس اجالا آپ کو غیر قانونی ویڈیوز بنانے اور لوگوں کو بلیک میل کرنے کے جرم میں گرفتار کیا جاتا ہے۔۔ پولیس انسپکٹر کی بات سن کر اجالا نے اپنے پیرنٹس کو دیکھا تھا۔ جو پھٹی پھٹی نگاہوں سے اجالا کو دیکھ رہے تھے۔ یہ جھوٹ بول رہے ہیں ڈیڈ۔۔ اپنے باپ کو دیکھتی اجالا ہڑبڑا کر بولی تھی۔

ہمارے پاس سارے ثبوت موجود ہے اجالا میڈم۔۔ پولیس کے پیچھے آتے اعظم نے مسکاتے لہجے میں اسے بتایا تھا تم۔۔ تم کون ہو؟ اجالا نے اسے دیکھ کر پوچھا۔

میں؟ امم۔۔ میں وہ ہوں جس سے دو کڑوڑ لے کر تم نے اپنے آدمیوں سے پٹوایا تھا۔ اس کے معصوم منہ پر کوئی نہ جائے بڑی شاطر عورت ہے۔ اعظم نے ناپسندیدہ نظروں سے اسے دیکھا تھا۔

اس کے ماں باپ شرمندگی سے سر جھکا گئے تھے انھیں اپنی بیٹی سے یہ امید نہیں تھی۔

ڈیڈ آپ چپ کیوں ہیں؟ بولیں نہ یہ مجھے پھنسا رہے ہیں۔ وہ اپنے باپ پر چیخی۔

انکل اس کی بات پر یقین نہ کریے گا ہمارے پاس سارے ثبوت موجود ہیں۔ انسپکٹر صاحب اسے گرفتار کریں باقی باتیں ہم پولیس اسٹیشن کریں گے۔ اعظم انسپکٹر کی طرف دیکھ کر ہلکا سا مسکرایا تھا اس نے بھی مسکراہٹ پاس کرتی لیڈی حوالدار کو آگے بڑھ کر اسے ہتھکڑیاں لگانے کا اشارہ کیا۔

اب ساری زندگی جیل میں سڑنا۔۔ اعظم استہزایہ بولا۔

تمہیں اور اس باسل کو چھوڑوں گی نہیں۔ میں آج یا کل بہت جلد باہر نکلوں گی اور تم دونوں کو برباد کر دوں گی۔ یاد رکھنا میرے الفاظ۔۔ اجالا پاگلوں کی طرح چیختے ہوئے بول رہی تھی۔

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

اعظم اس کی کھوکھلی دھمکی پر کھل کر مسکرا اٹھا تھا۔ اپنا کام کرتا باسل کو میسج سینڈ کرتا وہ ایک ضروری کام سے چلا گیا تھا۔

اعظم اور آویزہ نے جس ہوٹل میں سٹے کیا تھا۔ اس کی دو نمبری اور گھٹیا کام کا اعظم کو وہاں لگے کیمرے اور نشہ آور چیزوں سے ہوا تھا۔

اس نے صبح اٹھتے پہلے تو میجر کو مار کر سارا سچ اگلوایا تھا اور اپنی اندھیرے میں بنی ویڈیو بھی اس نے ڈیلیٹ کر وادی تھی۔

واپس آکر زندگی معمول پر چلنے لگی تھی جب ایک دن اعظم کو ان ناؤن نمبر سے اپنی اور آویزہ کی ویڈیو ملی۔ اسے اپنے سے زیادہ آویزہ کی فکر تھی۔ ان لوگوں نے اعظم سے دو کڑوڑ مانگے تھے جو اعظم نے مل کر ٹرانسفر کرنے کا کہا۔

اعظم جب ان لوگوں سے ملنے گیا تو ان سے ساری کاپیز لیتے اس نے خاموشی سے پیسے ٹرانسفر کر دیے تھے۔ لیکن ان لوگوں نے اسے دھوکہ دیتے بری طرح مارا تھا اور رقم بھی حاصل کر لی تھی۔

اعظم نے ہوش میں آتے ہی ساری حقیقت باسل کو بتادی تھی۔ باسل نے معاملے کی خود تحقیق کی تو اجالا کا نام سرگرم لیڈر کے طور پر سامنے آیا تھا۔

جس پر وہ خاصا حیران ہوا تھا۔ باسل کے ساتھ مل کر ان لوگوں نے اجالا کو اپنے جال میں پھنسا یا تھا۔

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

باسل نے اسے یہ جھانسا دیا تھا کہ آج کل وہ کسی نئے بزنس میں انوسٹ کرنا چاہتا ہے اجالا چونکہ پہلے سے ہی باسل کو پسند کرتی تھی اس لیے باسل کی کوششوں کے دو ہفتے بعد وہ آہستہ آہستہ اپنے گھناؤنے بزنس کے بارے میں باسل کو بتانے لگی تھی۔

اور بالآخر ان کی کوششیں رنگ لائی تھیں اعظم اسے کامیابی سے انجام تک پہنچا چکا تھا وہ باسل کی مدد سے پہلے ہی اجالا کا لپ ٹاپ لے کر اس میں سے ساری ویڈیوز ڈیلیٹ کر چکے تھے صرف چند ایک ثبوت ہی انھوں نے چھوڑے تھے۔

گھر میں سب کو انفال کے ایکسیڈینٹ کی خبر مل چکی تھی۔ سارے گھر والے پریشانی سے ہو سپٹل پہنچ چکے تھے۔ زارا بیگم تو اس کی حالت دیکھتی رو پڑی تھی۔

باسل سر جھکائے ایک طرف کھڑا تھا۔ کسی نے اسے بلایا تک نہ تھا۔ لیکن انفال کی حالت کا خود کو قصور وار ٹھہراتے اندر ہی۔ اندر اسے گھٹن محسوس ہو رہی تھی۔

ڈاکٹر نے ایک گھنٹے بعد باہر آکر انھیں بتایا تھا کہ انفال امید سے تھی لیکن ایکسیڈینٹ کی وجہ سے اسکا مس کیریج ہو گیا ہے۔ سب نے مڑ کر افسوس سے باسل کو گھورا تھا۔ جو سرخ چہرہ لیے ضبط سے منہ جھکا گیا تھا۔ اعظم کی باتیں یاد کر کے اسے شدید افسوس ہو رہا تھا کاش کاش وہ انفال کو ساری حقیقت بتا دیتا۔

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

تھوڑی دیر انفال کے ہوش میں آنے پر سب اس سے باری باری مل آئے تھے۔ صرف وہ ہی تھا جو بس باہر کھڑا ہی اسے تک رہا تھا۔

بالوں کو ہاتھوں میں پکڑ کر کھینچتا وہ اندر سے انفال کی سسکیاں سن کر تڑپ اٹھا تھا۔
جاؤ اس سے مل آؤ۔۔ ریحان صاحب نے اس کی حالت پر ترس کھاتے کہا تھا باقی کسی نے اسے بلا نا ضروری نہیں سمجھا تھا۔

میں نے بہت بڑی غلطی کر دی ہے۔۔ وہ نادام سا بولا تھا۔
انسان غلطیوں سے ہی سیکھتا ہے۔۔ ریحان صاحب نے اسے حوصلہ دینا چاہتا تھا آخر اس نے بھی تو اپنی اولاد کھوئی تھی۔

یہ انسان کبھی نہیں سمجھے گا بس انفال کو تکلیف میں دیکھنا چاہتا تھا۔ اب سکون مل گیا تمہیں میری بہن کو روتے سکتے دیکھ کر۔۔ جزیل غصے سے بول رہا تھا۔

حیان اسے یہاں سے لے کر جاؤ۔۔ ریحان صاحب کے بولنے پر حیان اسے وہاں سے فوراً لے گیا تھا ورنہ جزیل کا۔ بس نہیں چل رہا تھا باسل کا قتل کر دے۔

تم جاؤ اندر۔۔ ریحان صاحب کے بولنے پر باسل سر ہلاتا اندر چلا گیا تھا۔ مگر جزیل کے الفاظوں نے اس کے زخموں پر نمک کا کام کیا تھا۔

آنکھ لکھو تو نم لکھنا

پیار لفظوں میں کہاں زور رانیٹس

وجہ لکھو تو غم لکھنا

وقت لکھو تو صبر لکھنا

گھڑی لکھو تو درد لکھنا

خدا لکھو تو بے عیب لکھنا

لوگ لکھو تو بے فیض لکھنا

شام لکھو تو منتظر لکھنا

امید لکھو تو سحر لکھنا

محبت لکھو تو ابر لکھنا

عشق لکھو تو ہجر لکھنا

راہ لکھو تو سفر لکھنا

زندگی لکھو تو خفا لکھنا

مجھے تمھاری شکل بھی نہیں دیکھنی۔۔۔ باسل کو دیکھتے ہی وہ منہ پھیر گئی تھی وہ اس سے ملنے کے بعد اپنی پہلی

READERS CHOICE

حاصل ہونے والی خوشی بھی کھو چکی تھی

م۔۔۔ میں تم سے محبت کرتا ہوں انفال۔۔۔ لڑکھڑاتے لہجے میں غلط وقت پر اس کے اظہار نے انفال پر کچھ خاصا

اثر نہ ڈالا تھا

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

اگر تمہاری یہ محبت مجھے میری اولاد واپس کر سکتی ہے تو مجھے یہ قبول ہے ورنہ تمہاری شکل دیکھنا بھی مجھے گوارا نہیں۔۔۔ لہجے میں کھوکھلا پن واضح تھا اگر اس نے باسل کو تکلیف پہنچائی تھی تو اذیت باسل نے بھی اسے اتنی ہی دی تھی مگر شاید وہ بھول گیا تھا وہ نازک کانچ سی لڑکی تھی وہ اتنا سب کیسے برداشت کر سکتی تھی۔ انفال مجھے علم نہیں تھا جزیل تمہارا بھائی ہے مج۔۔۔ مجھے لگا تم ایک بار پھر مجھ سے کھیل رہی ہو۔۔۔ وہ ضبط کی آخری حدوں پر تھا۔

تمہیں جو

لگا وہ سچ نہیں ہو سکتا باسل۔۔۔ تم جیسے مرد کے ساتھ میں ایک لمحہ بھی نہیں گزارنا چاہتی۔ اور تم یہاں کر ہی کیا رہے ہو جاؤ جا کر اپنی دوسری بیوی کے ساتھ جشن مناؤ تم مجھے تباہ کرنے میں کامیاب ہو گئے ہو۔۔۔ وہ تکلیف سے بول رہی تھی۔

میں نے کوئی شادی نہیں کی وہ بس اعظم بھائی کی مدد کے لیے ایک ڈرامہ تھا۔

انفال پلیز مجھے سمجھنے کی کوشش کرو۔۔۔ وہ التجائیہ بول رہا تھا انفال سے قدرے فاصلے پر کھڑا وہ شرمندہ لگ رہا تھا۔

مگر اس کی شرمندگی اب کسی کام کی نہیں تھی وہ وقت گزر گیا تھا جب اسے سچائی انفال کو بتانی تھی۔

میں نے تمہیں اچھے سے سمجھ لیا ہے اب نکلو یہاں سے۔۔۔ تمہارا تھپڑ کبھی نہیں بھولوں گی اور تم جیسے مرد عورتوں کے قابل نہیں ہوتے۔۔۔ وہ اس پر نگاہ غلط ڈالے بغیر رخ موڑ کر لیٹتی آنسو بہانے لگی تھی۔

اس پر ایک آخری نظر ڈالتا باسل اٹھ قدم اٹھاتا ہو سپٹل سے ہی نکل گیا تھا۔

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

عانیہ اور عافیہ فرزانہ بیگم کے ساتھ گھر ہی تھیں۔ جب جزیل اور حیان واپس آئے تھے۔
عافیہ جو اپنی گڈ نیوز سب کو بتانا چاہتی تھی۔ وہ انفال کا دکھ سنتی چپ کر گئی تھی۔
جزیل کوئی کال کرتا دوبارہ نکل گیا تھا۔ عانیہ جو اسے بات کرنا چاہتی تھی اس کے دوبارہ چلے جانے پر اس سے بیٹھ
گئی تھی۔

بہت خوب۔۔ اچھا کام کیا ہے تم نے۔۔ کرسی پر بندھے زخمی بخش کو دیکھتے جزیل زبیر نامی شخص سے بولتا اس کے
قرب آیا تھا۔

کتنی دفعہ مارا ہے تم نے؟ جزیل نے اس کی بری حالت دیکھتے پوچھا تھا۔
پانچ دفعہ سر۔۔ دوبارہ ہوش ہو گیا تھا۔ خون کی کمی سے مرنے لگا تھا اس لیے اس کے زخموں پر کپڑا باندھ دیا
تھا۔ زبیر کی سمجھداری پر وہ مسکرایا تھا۔

ت۔۔ تم کیا چاہتے ہو؟ بخش کے منہ سے بمشکل الفاظ نکلے تھے۔
میں تمہیں تڑپا تڑپا کر مارنا چاہتا ہوں جیسے تم نے عانیہ کو مار چر کیا تھا بلکہ ویسی ہی اذیت تمہیں دینا چاہتا
ہوں۔ تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کر کے کتوں کو کھلانا چاہتا ہوں۔ وہ اپنا غصہ نکالتا چاہتا تھا تبھی بخش کو سبق سکھانے
آیا تھا۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

ہا ہا ہا۔۔ مجھے مار بھی لو گے تو کچھ حاصل نہیں ہو گا ریاض حسین دوبارہ اس کو اٹھالے گا۔۔ ایک مزے کی بات بتاؤں۔۔

اسے زخمی حالت میں بھی سکون نہیں تھا۔ وہ بولتا مزید جزیل کو غصہ دلارہا تھا۔
مجھے اسے کاٹتے ہوئے اور مارتے ہوئے بہت سکون ملا تھا۔

میں بھی اب تم سے یہ ہی سکون حاصل کرنے والا ہوں۔۔ اس کے منہ پر زور دار مکہ مارتے جزیل اس کا جڑا ہلا گیا تھا۔

زبیر سے چاقو پکڑتے اس نے بخش کی تیز چلتی زبان کو لگان ڈال دیا تھا۔ اب وہاں خاموش کمرے میں صرف بخش کی چیخیں اور منتیں سنائی دے رہی تھی۔

لیکن جزیل کا ہاتھ ایک پل کو نہ رکا تھا۔ عانیہ سے وعدہ جو کیا تھا اس کا بدلہ ضرور لے گا۔
بخش کو اچھے سے ٹارچر کرنے کے بعد وہ کمرے سے باہر نکلا تھا۔

اس کو پاگل خانے بھجوا دو اور تمہیں جو میں نے انیلا کی ویڈیو سینڈ کی ہے وہ سب نیوز چینلز کو بھیج دو۔ زبیر کو بولتا جزیل اپنے خون سے بھرے ہاتھوں کو دھو تا باہر نکل گیا تھا۔

READERS CHOICE *****

آویزہ ادھر آؤ میرے پاس بیٹھو۔۔ بیڈ پر لیٹے اعظم نے بال سنواری آویزہ سے کہا تھا۔ جو سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھتی چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اس کے قریب آئی تھی۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

جی؟ میں آج ہو سہل گیا تھا۔ مجھے وہاں سے کچھ پتا چلا ہے جو میرے خیال سے تمہارے علم میں ہونا ضروری ہے۔۔ اعظم اس کے بالوں کو ہلکا ہلکا سہلانے لگا تھا۔

"تمہاری موم نے تمہارا بارش کروایا تھا۔"

گرنے کی وجہ سے معجزاتی طور پر ہماری اولاد بچ گئی تھی۔ مگر تمہاری ماں کے کہنے پر انہوں نے بارش کیا تھا۔ اس کی بات پر آویزہ کی آنکھیں بھیگ گئی تھی۔

بے یقینی سے اعظم کو دیکھتی وہ دھاڑیں مار مار کر رو پڑی تھی۔ انہوں نے ایسا کیوں کیا اعظم؟ میں انہیں کبھی معاف نہیں کروں گی۔۔ اس کے سینے پر سر رکھتے ہوئے بول رہی تھی۔

اس کو روتے دیکھ کر اعظم کی آنکھیں بھی سرخ پڑ گئی تھی مگر وہ جانتا تھا وہ مرد ہے وہ رو کر کمزور نہیں بننا چاہتا تھا۔ وہ آویزہ کے لیے ایک مضبوط سہارا بننا چاہتا تھا۔

اس کے گرد حصار ڈالتے اعظم نے اسے رونے دیا تھا۔ وہ چاہ کر بھی آویزہ کی تکلیف کا اندازہ نہیں لگا سکتا تھا۔ اعظم اس کو باقاعدہ ڈاکٹر کے پاس لے جانے لگا تھا۔ وہ اس کو ڈیپریشن سے مکمل طور پر باہر نکالنا چاہتا تھا جو اتنا آسان نہیں تھا۔ لیکن اس نے پختہ ارادہ کر لیا تھا وہ اسے دوبار خوشگوار زندگی کی طرف لے آئے گا۔

READERS CHOICE

عافیہ رات کو انکل دلاور کا فون آیا تھا۔ بیڈ پر بیٹھی کپڑوں کو فولڈ کرتی عافیہ کے ہاتھ رکے تھے۔

کیا کہہ رہے تھے۔ اس نے مصروف انداز میں پوچھا۔ حیان پاس ہی اس کے لیٹا ہوا تھا۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رانیٹس

تم سے ملنا چاہتے ہیں۔۔

لیکن میں نے صاف بول دیا میری بیوی آپ سے ملنا نہیں چاہتی۔۔

انہوں نے کیا جواب دیا؟ عافیہ اب حیان کی طرف مڑ کر بیٹھ گئی تھی۔

کہنے لگے اپنی بیٹی سے ملنے کے لیے مجھے تمہاری اجازت کی ضرورت نہیں۔۔ حیان اب اس کی گود میں سر رکھ چکا تھا۔

تم نے کیا جواب دیا؟ اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے عافیہ نے پوچھا۔

میں نے کیا کہنا تھا بلکہ وہ کل تم سے ملنا چاہتے ہیں۔ تیار رہنا شام کو چلیں گے۔۔ اس کو کمر سے پکڑتا وہ جھنجھوڑتے

ہوئے ایک دم سے دوبارہ بولا

تم موٹی ہو گئی ہو عافیہ۔۔ اس کی بات پر وہ پل میں سرخ ہوئی تھی۔

دور ہٹو مجھ سے۔۔ اب میں تمھی موٹی ہی لگوں گی۔۔ وہ خفگی سے بولی اس نے ویٹ گین کر لیا تھا مگر وہ حیان کی

بات کی ہامی نہیں بڑھنا چاہتی تھی۔

نہیں میں سچ بول رہا ہوں۔۔ تمہارے گال بھی موٹے ہو گئے ہیں۔ وہ اس کے معمول سے زیادہ پھولے گالوں کو

کھینچتا ہوا بولا۔
READERS CHOICE

تمہارے ہاتھ بھی چھوٹے اور موٹے لگنے لگے ہیں۔۔ وہ اس کے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں کو پکڑتا مبالغہ آرائی سے

بولا۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

حیان نہ کرو پلینز۔۔ وہ منہ بنا کر بولی۔

تم مجھ سے کچھ چھپا رہی ہو موٹی۔۔ اور یہ سرخ کیوں ہو رہی ہو۔ میں نے ابھی تک تمہیں چھوا بھی نہیں ہے۔۔ وہ اس کی ناک کھینچتا شرارت سے بولا۔

وہ۔۔۔ میں کچھ نہیں چھپا رہی۔۔ وہ اسے سر پر اتر دینا چاہتی تھی۔

جھوٹی اب جلدی بتاؤ۔۔ وہ عافیہ کو بھاگنے کی تیاری کر تا دیکھ کر کمر سے پکڑ چکا تھا۔ اچھا بتاتی ہوں۔۔ تم۔۔

ہاں میں؟ حیان اشتیاق سے اسے دیکھ رہا تھا وہ تو اسے صرف چھیڑ رہا تھا مگر اس کی بات پر اب اس نے اپنا گھیرا مزید تنگ کیا تھا اور میں؟

حیان پوری توجہ سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا جب عافیہ اس کے کان کے قریب جھکی تھی۔ ہم دونوں کو ماما بابا کہنے والے بہت جلد آنے والا ہے۔۔ حیان کے چہرے پر حیرت خوشی اور نجانے کون کون سے تاثرات ایک پل میں ابھرے تھے۔

خوشی سے چمکتے اس نے زور سے عافیہ کو خود میں بھیج لیا تھا۔
تھینک یو سوچ میری گول مٹول موٹی۔۔ وہ خوشی میں بھی عافیہ کو چھیڑنے سے باز نہ آیا تھا۔ عافیہ نے ہلکے سے اس کی کمر پر ہاتھ مارا تھا۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

دونوں مسکراتے ہوئے اپنی پہلی خوشی کو محسوس کرنے لگے تھے۔

جزیل انفال کے واپس گھر آنے پر ریحان صاحب کے اسرار پر کچھ دنوں کے لیے بزنس کے سلسلے میں لاہور گیا تھا۔ انیلا کی شہرت پر وہ ایک رات میں اس کی ویڈیو سے ڈبو گیا تھا۔ ریاض حسین کو بھی آہستہ آہستہ وہ ختم کر رہا تھا۔

اس کے خلاف سارے پرانے کیسز وہ کھلوا چکا تھا۔ تھوڑی دیر پہلے ہی وہ عانیہ سے ویڈیو کال پر بات کرنے کے بعد کچھ دیر کے لیے ریٹ کرنے کو لیٹا تھا۔ جب روم پر ناک ہونے سے وہ روم سروسز کا سوچتا اٹھا تھا۔ دروازہ کھولتے ہی اس کے سر پر زور سے کوئی چیز ماری گئی تھی۔ خون اس کے سر سے تیزی سے نکلتا پلکیں بھگاتا اس کا چہرہ سرخ کر گیا تھا۔

چکراتے سر کو تھامتے اس نے خود کو سنبھالنا چاہا تھا جب اپنے پیٹ میں بجتی تیز دھار چیز نے اسے تکلیف سے ادھموا کر دیا تھا۔

ریاض حسین کے ساتھ دشمنی مسل لے کر تم نے اپنی موت کو دعوت دی ہے۔۔ سامنے کھڑے شخص نے جزیل کے پیٹ سے چاقو نکالتے دوبارہ اس کے پیٹ میں مارا تھا۔

اپنے وجود میں بچی کچی قوت سے جزیل نے اسے دھکا دینا چاہا تھا۔ مگر دھندھلائی نگاہوں کی وجہ سے وہ ایسا کرنے سے ناکام رہا تھا

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

بند ہوتی آنکھوں سے اس نے کسی کو چلاتے سنا تھا اس کے بعد وہ ہوش و حواس سے بگانہ ہو گیا تھا۔

باسل ہاتھوں کی انگلیوں پر وائٹ ٹیپ لپیٹ رہا تھا جب اعظم اس کے پاس آیا تھا۔ پچھلے تین دن سے وہ مسلسل ہر رات فائٹ کر رہا تھا۔

اس کی دائیں آنکھ اور ناک مکے اور مار پڑنے پر پرپل اور سیاہ رنگ کے ہو گئے تھے۔

باسل یہ پاگل پن چھوڑا اور جا کر ایک بار بیٹھ کر سکون سے انفال سے بات کرو۔ وہ اس کی حالت کو دیکھتا بول رہا تھا۔

وہ میری شکل نہیں دیکھنا چاہتی۔ جب امی مجھے منحوس کہتی تھی مجھے کبھی اتنا محسوس نہیں ہوا تھا لیکن اپنی اولاد کو کھو کر لگتا ہے میری زندگی میں اب خوشیوں کی گنجائش نہیں رہی۔ وہ شمالہ بیگم کو یاد کرتا مایوسی سے بولا چھ سال ہونے والے تھے اسے اپنی ماں سے ملے ہوئے لیکن ان کی باتیں ابھی بھی اس کے دماغ پر اپنے نقش چھوڑے ہوئے تھی۔

کیا بکو اس کر رہے ہو؟ اگر تم نے اپنی پہلی اولاد کھوئی ہے تو تم بھول گئے ہو میں نے بھی کھوئی ہے۔ مگر میں تمہاری طرح خود کو نقصان پہنچانے نہیں بیٹھ گیا تھا۔ اس وقت میں انفال کو تمہاری ضرورت ہے اس کی تکلیف کا مداوا تمہارے سوا کوئی نہیں کر سکتا۔ اعظم نے اسے سمجھایا۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

آپ کی بات مان کر میں کل اس کے پاس جاؤں گا۔ وہ جھوٹ بول رہا تھا اعظم اسے دیکھتا افسوس سے سر ہلاتا اٹھ گیا تھا۔

تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا باسل۔ اعظم کی بات پر وہ استہزایہ ہنستا اپنے کام میں دوبارہ مصروف ہو گیا تھا۔

تم تین دن سے کمرے میں بند ہو سوئی ایسے تمہاری طبیعت مزید خراب ہو جائے گی۔ زارا بیگم اس کے پاس بیٹھے نرمی سے بولی تھیں۔

اپنی بیٹی کی یہ حالت دیکھتے ان کا دل تڑپ اٹھا تھا۔ ہمیشہ سے انہوں نے انفال کو اپنی بیٹی جتنا پیار دیا تھا۔ موم میرا دل نہیں کر رہا۔ وہ منہ پر کمفرٹر لیے رخ موڑ گئی تھی۔

سوئی ایسے کیسے چلے گا؟ یہ بند کمرے کا ماحول تمہیں مزید ڈپریشن کرے گا۔ میں تمہارا دکھ سمجھ سکتی ہو میں نے بھی جب پریشے کو کھویا تھا مجھے اپنا وجود دکھو کھلا لگنے لگا تھا۔ مگر خدا کا شکر ہے عمران صاحب نے میرا بہت ساتھ دیا تھا۔ میں دوبارہ ماں نہیں بن سکتی تھی مگر انفال تم یہ خوشی دوبارہ حاصل کر سکتی ہو ایک دوسرے سے دور رہنے سے یہ غم کبھی ختم نہیں ہو گا۔ زارا بیگم کی بات نے اس کی آنکھیں بھیگا دی تھیں۔

موم مجھ سے برداشت نہیں ہو رہا۔ مجھے تو اس بارے میں معلوم بھی نہیں تھا۔ وہ سسکنے لگی تھی۔ زارا بیگم اسے گلے سے لگائے آنسو بہانے دے رہی تھیں۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

موم اسے چاہیے تھا نہ میرے پاس آئے؟ لیکن اسے میری فکر نہیں ہے وہ مجھے مرتادیکھ لے گا مگر کبھی واپس نہیں آئے گا۔ وہ باسل کے بارے میں بتا رہی تھیں
زارا بیگم خاموشی سے اسے سنتی باسل سے بات کرنے کے بارے میں سوچنے لگی تھیں۔

میں نے آج موم سے بات کی تھی۔ لنچ کرتے اس نے اعظم کو بتایا۔
میں نے ان سے پوچھا انھوں نے میرے ساتھ ایسا کیوں کیا۔ مگر وہ کچھ نہ بولی۔
میں نے انھیں بول دیا ہے اب میں ان سے دوبارہ کبھی نہیں ملوں گی۔ وہ بچوں کی طرح بولی۔
اعظم خاموشی سے نوالے منہ میں ڈالتا اسے سن رہا تھا۔
وہ کہنے لگی وہ مجھ جیسی بد لحاظ اور بے غیرت اولاد سے کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتی۔ ان کے الفاظ دہراتی وہ کھوئی
کھوئی سی لگ رہی تھی۔ اعظم نے بے ساختہ جبرے بھینچے تھے۔
تم نے کوئی جواب نہیں دیا آگے سے؟

میں نے بھی انھیں کہہ دیا اپنی اولاد کے قاتل سے میں بھی کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہتی۔ وہ نم آنکھوں سے بولی
تھی۔ اعظم نے اپنی جگہ سے اٹھتے اسے کھڑا کرتے اپنے حصار میں لیا تھا۔

دو دن بعد:

Page 319 of 343

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

آنکھیں کھولتے ہی کمرے کی تیز روشنی سے اس کے سر میں درد کی ایک تیز لہر اٹھی تھی۔

ڈیڈ۔۔ آنکھیں بند کر کے کھولتے اس نے بھاری آواز میں کمرے میں موجود صوفے پر بیٹھے آنکھیں موندے
ریحان صاحب کو بلایا۔

جزیل کی آواز پر ان کی فوراً آنکھیں کھل گئی تھیں۔

جزیل کو ہوش میں دیکھتے ریحان صاحب نے ڈاکٹر کو فوراً بلایا تھا۔ اس کا مکمل چیک اپ کے بعد ڈاکٹر نے انہیں
جزیل سے ملنے کی اجازت دی تھی۔

آپ یہاں کیسے آئے؟ جزیل نے ریحان صاحب سے پوچھا۔

پولیس نے کال کی تھی۔۔ اب کیسا محسوس کر رہے ہو؟ ریحان صاحب نے اس کے قریب کھڑے ہوتے بتاتے
پوچھا

بس پوچھیں مت بہت بری حالت ہے۔۔ کیا آپ اکیلے آئے ہیں؟

ہاں گھر میں اب تک کسی کو نہیں پتا۔۔ ریحان صاحب کی عقلمندی پر وہ ہلکا سا مسکایا

مجھے یہاں سے ڈسچارج کروائیں ڈیڈ۔۔ وہ دوائیوں کی بدبو سے چڑتا بولا

ڈاکٹر نے کہا ہے دو دن بعد تم ڈسچارج ہو سکو گے۔۔ ابھی سفر کرنا تمہارے لیے ٹھیک نہیں ہے۔۔ ریحان صاحب
کی بات پر اس کا منہ بگڑا۔

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

ریحان صاحب نے اس سے ریاض حسین کے بارے میں پوچھا تھا جزیل بھی عانیہ والی باتیں آدھی چھپا کر بتانے لگا تھا۔

پاگل انسان تمھاری تین پسلیوں میں کریک پڑ گیا ہے وہ دوبارہ لڑائی سے ٹوٹ سکتی ہے۔ اعظم غصے سے بولا تھا کل کے میچ میں وہ اچھا خاصا زخمی ہو گیا تھا مگر اسے اپنی پرواہ ہی کب تھی۔ اس کے آج دوبارہ میچ کی خبر سننے اعظم فوراً اس کے پاس پہنچا تھا۔

اعظم بھائی مجھے میرے حال پر چھوڑ دیں جائیں جا کر اپنی بیوی کے ساتھ وقت گزاریں۔ وہ تلخی سے بولا تھا۔ ہورا جسم تکلیف سے سن پڑا تھا مگر اسے پرواہ ہی نہ تھا۔

بھائی بھی کہہ رہے ہو اور جانے کا بھی بول رہے ہو؟ اگر تم نے یہ میچ کیا میں دوبارہ کبھی تم سے نہیں ملوں گا۔ اعظم نے اموشنل بلیک میل کرنا چاہا تھا

آپ کیا مجھے کوئی بھی لڑنے سے نہیں روک سکتا۔ وہ بد تمیزی سے بولتا ریٹ روم سے نکلتا گراؤنڈ کی طرف بڑھ گیا تھا۔

اعظم پریشانی سے ماتھا مسلتا اس پاگل کے پیچھے گیا تھا۔

باسل کے مقابلہ میں اس اے دو گئے سائز کا ہاتھی نما شخص تھا۔ جبکہ باسل اس کے آگے کھڑا زخمی بلا لگ رہا تھا۔ اعظم نے غصے سے ارد گرد دیکھتے میجر کو پکڑا تھا

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

یہ کس سے پوچھ کر تم نے باسل کی فائٹ اس سائنڈ کے ساتھ رکھی ہے۔ وہ میچ شروع ہوتا دیکھ کر مزید غصے سے
میخبر پر دھاڑا۔

سر باسل نے ہی کہا تھا۔ میخبر کے منمنانے پر اعظم کا دھیان دوبارہ باسل کی طرف گیا تھا۔ جو بنا دفاع کیے مار کھا رہا
تھا۔

باسل ڈیم اٹ لڑکیوں نہیں رہے۔۔ وہ تیزی سے رنگ کے قریب جاتا زور سے بولا تھا۔
باسل اس کی بات پر ہلکا سا مسکرایا جب پیٹ پر پڑنے والے زور دار مکے سے اس کی پسلیوں کے چٹخنے کی آواز اعظم
تک کو سنائی دی گئی تھی۔ وہ میچ روک نہیں سکتا تھا۔ باسل کو خود کو تکلیف پہنچاتے دیکھ کر وہ ضبط کی انتہا پر تھا۔
باسل ایک بار انفال کے بارے میں سوچوں پاگل انسان است ضرورت ہے تمہاری۔۔ اعظم کی بات پر بنا کان
دھرے وہ تکلیف سے پیٹ پر بازو رکھے ابھی بھی مار کھا رہا تھا۔
پانچ منٹ بعد ہی تکلیف اور زخموں سے چور ہوتے باسل ہوش و حواس سے بگنا ہوا گیا تھا۔ جگہ جگہ سے نکلتا خون
اس کی ابتر حالت کا بتا رہا تھا۔ دھیرے دھیرے سانس لیتا وہ مرنے کے قریب پہنچ چکا تھا۔

عانیہ نے دودن سے جزیل سے بات نہیں کی تھی وہ سخت بے چین تھی ریحان صاحب نے اسے جزیل کے بڑی
ہونے کا بتایا تھا۔ مگر اس کا دل بے چین تھا۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

اسلام علیکم

ہمارے ارد گرد بہت سے کردار ہیں جو کہ ایک لکھاری ہی جان سکتا ہے۔۔ اگر آپ ایک لکھاری ہیں اور ان کرداروں کو لکھ رہے ہیں تو ریڈرز چوائس آپ کو ایک ایسا پلیٹ فارم مہیا کر رہے ہیں جہاں آپ ان کہانیوں نہ صرف اچھے سے بیان کر سکیں گے بلکہ آپ کی صلاحیتوں کا لوہا بھی منوا سکتے ہیں۔ ریڈرز چوائس کا حصہ بنئے اور اپنی صلاحیتوں کو اجاگر کرتے ہوئے ہم کو اپنی تحریر (ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، مضامین، کوکنگ ریسیپی) اردو میں لکھ کر ہم کو بھیجیں۔ ہم آپ کی ان تحریروں کو ایک ہفتے کے اندر اپنے ویب بلاگز (ویب سائٹس)، سوشل میڈیا گروپس، اور پیجز پر پبلش کریں گے انشاء اللہ۔ مزید تفصیلات کے لیے رابطہ کریں۔

Email Address: mobimalik83@gmail.com

Facebook ID: <https://web.facebook.com/mubarra1>

Instagram: <https://www.instagram.com/mobi8741/?hl=en>

Facebook Groups: READERS CHOICE, NOVELS FOR YOU ALL IN

ONE, REQUEST NOVEL ONLY READERS CHOICE

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

جزیل کے بارے میں سوچتی وہ کچھ دیر کے لیے لیٹی تھی جب اس کا فون رنگ ہوا بنادیکھے فون کان سے لگاتے وہ بے ساختہ دوسری طرف موجود شخص کو جزیل سمجھ بیٹھی تھی۔

جزیل؟

چیچ افسوس اب تک تمہارا شوہر اوپر پہنچ گیا ہو گا۔ ریاض حسین کی آواز سنتے اس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے۔

ت۔۔ تم جھوٹ بول رہے ہو۔۔ عانیہ کپکپاتی آواز میں جوابا چیخی

مجھے کبھی کبھی بہت افسوس ہوتا ہے تمہیں بھی تمہارے ماں باپ کے ساتھ مار کر دفن کر دینا چاہیے تھا۔ ریاض حسین کے الفاظ بجلی بن کر اس پر گرے تھے۔

تم نے وہ ایکسیڈینٹ کروایا تھا؟ سات سال سے جس ایکسیڈینٹ کو وہ حادثہ سمجھ رہی تھی جبکہ وہ سوچی سمجھی پلاننگ کے مطابق کیا گیا تھا

ہاں اب اسی طرح تمہارے شوہر کو بھی اوپر پہنچا دوں گا۔ ابھی صبح سلامت ہسپتال میں ہے مگر زیادہ دن وہ زندہ نہیں رہ سکے گا اگر اس کی سلامتی چاہتی ہو تو کل میں ایک اڈریس سینڈ کروں گا وہاں پہنچ جانا ورنہ بھول جانا تمہارا کبھی کوئی شوہر بھی تھا۔

فون بند ہو چکا تھا لیکن وہ کان سے لگائے ساکت بیٹھی رہی تھی۔

ہوش و حواس میں لوٹتے اس نے ریحان صاحب کو فون ملا یا تھا۔

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

اسلام علیکم انکل مجھے جزیل سے ضروری بات کرنی ہے اس سے بات کروادیں۔ جزیل کا نمبر نہیں مل رہا تھا اس لیے سیدھاریحان صاحب سے بات کرتے اس نے اپنے فون کرنے کا مقصد بتایا تھا۔
بیٹا وہ ابھی میٹنگ میں ہے تھوڑی دیر بعد تم سے بات کرواتا ہوں۔ ریحان صاحب سوئے ہوئے جزیل کو دیکھ کر بولے تھے۔

عانہ کو ان کے ٹال مٹول کرنے سے یقین ہو گیا تھا ریاض حسین کی باتوں پر۔۔۔

انفال بے چین سی سونے کی ناکام کوشش کرتی اٹھ بیٹھی تھی کئی دنوں بعد اپنا موبائل اٹھا کر دیکھتی وہ اپنی اور باسل کی پرانی تصویریں تھیں۔

کچھ سویزر لینڈ کی تھیں کچھ جزیل کی شادی پر ان دونوں نے بنوائی تھیں۔

تصویروں کو دیکھتے اس کا باسل سے بات کرنے کو دل چاہا تھا۔ ایک گھنٹے کی خود کے ساتھ جدوجہد کے بعد اس نے باسل کو فون ملا یا تھا

فون نہ اٹھائے جانے پر منہ بگاڑتی وہ کھلی فضا میں سانس لینے کے لیے اپنے کمرے سے باہر نکلتی کچھ دیر کے لیے ٹرس پر چلی گئی تھی۔

عمران صاحب اس کو چھت پر جاتے دیکھ کر ڈر گئے تھے تبھی فوراً اس کے پیچھے بڑھ گئے تھے۔

انفال یہاں کیا کر رہی ہو؟ انھوں نے انفال کو گرل کے قریب کھڑے دیکھ کر پوچھا۔

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

دل گھبرا رہا تھا ڈیڈ۔۔ کھلی فضا میں سانس لینے کو دل کر رہا تھا۔ وہ نیلے آسمان پر چمکتے چاند تاروں کو دیکھتی سادہ لہجے میں بولی۔

مجھے خبر ملی ہے باسل ہو اسپتال میں ہے۔۔ کافی کریٹیکل حالت میں ہے۔۔ عمران صاحب کی خبر نے اس کے حواس سلب کر دیے تھے۔

کس ہو اسپتال میں ہے؟ کیا ہوا ہے اسے؟ پریشانی کے سائے اس کے چہرے پر لہرائے تھے۔
مجھے نہیں پتا اسے کیا ہوا ہے بس اتنا پتا چلا کہ کافی حالت خراب ہے میں شام میں ہی تمہیں بتانا چاہتا تھا مگر تب تم سو رہی تھی۔

مجھے اس سے ابھی ملنا ہے پلیز ڈیڈ مجھے ہو اسپتال لے جائیں۔۔ وہ اس کی حالت پر ٹرپ اٹھی تھی۔ ناجانے اس نے اپنے ساتھ ایسا کیا کیا تھا جو اس حال میں پہنچ گیا تھا یہ سوچتے ہی اس کے ذہن میں مختلف خیالات آنے لگے تھے۔ عمران صاحب اس کی گزارش پر فوراً لے گئے تھے۔

اگلے دن صبح کو عائشہ بیگم سے چھپ کر عانیہ ریاض حسین کے میسج پر گھر سے نکلی تھی مطلوبہ اڈریس پر پہنچتی وہ کانپتی ہوئی ٹانگوں سے باہر نکلی تھی۔

وہ ریاض حسین کا فارم ہاؤس تھا۔ یہاں پہنچ کر اب وہ اپنے فیصلے پر پچھتا رہی تھی۔ شام کے سائے آسمان پر لہرانے لگے تھے۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

سورج تقریباً ڈوب چکا تھا۔ وہ اسی کشمکش میں تھی کہ اندر جانے یا باہر جائے۔ انگلیوں کو مڑوڑتی وہ خوف سے ہلکا ہلکا کانپنے لگی تھی۔

وہ یک دم فیصلہ کرتی پیچھے مڑنے لگی تھی جب فارم ہاؤس کے گیٹ سے نکلتے گاڑنے عانیہ کو بازو سے پکڑا تھا۔ آہ۔۔ وہ بے ساختہ چیخ اٹھی تھی جبکہ گاڑا اسے پکڑتا اندر گھسیٹنے لگا تھا۔

زور سے اپنے ہاتھ میں پکڑے موبائل کو اس نے جلدی سے اپنی سیلیویس کے اندر چھپایا تھا۔ خود کو چھڑواتی وہ ہلکان ہونے لگی تھی جب پیچھے سے گاڑنے مزید اس پر اپنی گرفت مضبوط کی تھی۔ اسے فارم ہاؤس کے اندر لاتے ایک اندھیرے کمرے میں گاڑنے بند کر دیا تھا۔

اندھیرے کمرے کو دیکھتے خوف اس کے رگ رگ میں سرایت کر گیا تھا۔ اپنے ماؤف ہوتے دماغ سے اس نے اپنا موبائل نکالا تھا سائلنٹ ہونے کی وجہ سے وہ اپنا موبائل دیکھ نہ پائی تھی جس پر جزیل کی کئی مس کالز دکھائی دے رہی تھیں۔

عانیہ نے تیزی سے اس کا نمبر ڈائل کرنا چاہا تھا مگر وہاں سگنلز نہیں آرہے تھے۔ اپنی بے وقوفی پر اس کا دل پھوٹ پھوٹ کر رونے کو کیا تھا۔

کمرے میں ایک طرف بیڈ پڑا تھا اس کے ساتھ ہی ایک چھوٹا سا سٹڈی ٹیبل عانیہ سب کچھ چھوڑے زمین پر بیٹھی ہوئی تھی۔

ایک گھنٹہ گزر گیا تھا اسے وہاں بند ہوئے۔۔ وہ بار بار جزیل کو کالز کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

اس نے ایک بار پھر ناامیدی سے کال ملانے کی کوشش کی تھی۔ جب دروازہ کھلنے کی آواز پر اس نے تیزی سے فون بنادیکھے دوسری طرف پھینکا تھا۔

ریاض حسین اور اس کے ساتھ انیلا کو دیکھتے اس کی روح کانپ اٹھی تھی۔ مختلف دعائیں پڑھتی وہ کسی بھی طرح جزیل کے پاس جانا چاہتی تھی۔

تمھاری وجہ سے اس جزیل نے مجھے برباد کر دیا اس کی وجہ سے میرا کیرئیر برباد ہو گیا۔ انیلا چیختی ہوئی عانیہ کے قریب آئی تھی۔ اس کے پاس جاتے انیلا نے ایک زوردار تھپڑ عانیہ کے چہرے پر مارتے اس کے بالوں کو مٹھی میں جکڑتے جھٹکے سے اس کا چہرہ اونچا کیا تھا۔ وہ عانیہ کو مارتی پاگل لگ رہی تھی۔ ریاض حسین ایک نظر عانیہ پر ڈال کر چلا گیا تھا۔

جزیل جو ضد کرنا ڈسچارج ہو کر واپس ریحان صاحب کے ساتھ اسلام آباد آگیا تھا راستے میں نجانے اس نے عانیہ کو کتنی کالز کی تھی مگر اس کی طرف سے کوئی جواب نہ پا کر وہ کچھ دیر کے لیے ریحان صاحب کے بولنے پر سو گیا تھا۔

شام کو وہ لوگ گھر پہنچے تھے جہاں لاونچ میں ہی سب لوگ پریشان سے بیٹھے تھے۔ جزیل نے سب کو دیکھتے فوراً پریشانی کی وجہ پوچھی تھی۔ سب پہلے جزیل کو پیٹوں میں جکڑے دیکھ کر پریشان ہو گئے تھے مگر اس کے تسلی دینے پر حیان نے اسے عانیہ کے غائب ہونے کی خبر دی تھی۔

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

ریاض حسین کا سوچتے ہی اس نے حیان کو پولیس کو خبردار کرنے کا کہا تھا ساتھ ہی بار بار وہ عانیہ کا برملا رہا تھا مگر دوسری طرف سے کوئی جواب موصول نہیں ہو رہا تھا۔
عانیہ کی فکر میں اس کی طبیعت بھی بگڑنے لگی تھی۔ ریحان صاحب نے اسے تسلی دیتے خود معاملہ اپنے ہاتھوں میں لے لیا تھا۔

کافی دیر گزرنے کے بعد بھی انھیں ناکامی کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ جب جزیل کو عانیہ کی کال آئی تھی فوراً کال اٹھاتے اس نے کان سے لگایا تھا دوسری طرف سے انیلا کی آوازیں اور عانیہ کی چیخیں سن کر جزیل بے بسی کی انتہا پر پہنچ گیا تھا۔

عانیہ؟ عانیہ؟
کچھ دیر بعد کمرے میں گولی کی آواز گونجی تھی پورے کمرے میں سناٹا چھا گیا تھا ساتھ ہی جزیل کا دل بھی رک گیا تھا۔

باسل کی حد سے زیادہ بری حالت کی وجہ سے اسے دوائیوں کے زیر اثر بے ہوش رکھا گیا تھا۔ انفال اس کی حالت دیکھ کر بے ساختہ رونے لگی تھی۔ اعظم نے اسے باسل کی اس حالت کی ساری وجہ بتادی تھیں۔
وہ کل رات سے باسل کے قریب سے نہیں ہلی تھی۔ عمران صاحب اس کی ضد پر اسے باسل کے پاس چھوڑ گئے تھے۔

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

اس کا زخمی ہاتھ دیکھتے انفال نے جھک کر اس کی انگلیوں پر اپنا لمس چھوڑا تھا۔

تم نے یہ سب کر کے ثابت کر دیا تمہیں میری بالکل پرواہ نہیں ہے۔۔ وہ شکوہ کن لہجے میں بولی۔

باسل کے ماتھے سے بال ہٹاتے نرمی سے وہاں پر اپنے ہونٹ رکھتے اس کو مشینوں میں جکڑے دیکھ کر اس کی آنکھیں بھیگ رہی تھیں۔

انفال کھانا کھا لیا تو تم نے کل سے کچھ نہیں کھایا۔ روم میں آویزہ کے ساتھ داخل ہوتے اعظم نے اس کی بکھری حالت دیکھ کر نظریں چراتے کہا تھا۔

یہ میری وائف آویزہ ہے اور آویزہ یہ باسل کی وائف ہے۔۔ اعظم نے آویزہ اور انفال کو ایک دوسرے سے متعارف کروایا تھا۔

مجھے بھوک نہیں لگی بھائی۔ وہ آویزہ کو ہلکی سی مسکراہٹ پاس کرتے ہوئے بولی۔

تمہیں بھوک لگنی کب ہے؟ تمہیں ابھی خود ریٹ کی ضرورت ہے جاؤ آویزہ اسے باہر لے جاؤ میں کچھ دیر باسل کے پاس رکتا ہوں۔ اعظم کھانے کا شاپر آویزہ کو پکڑا تا برہمی سے انفال سے بولا۔

انفال منہ بگاڑتے آویزہ کے ساتھ اٹھ کر چلی گئی تھی۔

READERS CHOICE

سات سال بعد:

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

قبرستان کے سامنے گاڑی روکتے وہ کالی پینٹ شرٹ پہنے کالے گلاسز لگائے ہاتھوں میں سرخ گلابوں کا گلہ دستہ پکڑے گاڑی سے نکلتا قبرستان میں داخل ہوا تھا۔

مطلوبہ قبر پر پہنچ کر وہاں گلہ دستہ رکھتے اس مے کچھ دعائیں پڑھنی شروع کی تھیں۔ آخر میں دعائیں گنتے اس نے اداسی سے قبر کو دیکھا تھا۔ نیچے بیٹھتے محبت سے قبر پر ہاتھ پھیرتے اس نے اپنی گلاسز اتاری تھی۔ "بابا" پیچھے سے آواز سنتا وہ اپنی نم آنکھیں صاف کرتا اپنے چار سال کے شیطان بیٹے کی طرف پلٹا تھا جسے ایک پل کا سکون نہ تھا۔

حدید تم کار سے باہر کیسے نکلے؟ اسے اچھے سے یاد تھا وہ کار کو لاک لگا کر باہر نکلا تھا۔ مگر یہ چھوٹا شرارتی شیطان کسی نہ کسی طریقے سے باہر نکل ہی آیا تھا۔

بابا آپ اتنی دیر سے واپس نہیں آئے میں پریشان ہو گیا تھا۔ وہ تو تلی زبان میں چہرے پر معصومیت سجائے بولا۔ آئینہ کے بعد جو مرضی ہو جائے تم نے ایسی حرکت نہیں کرنی ورنہ میں تمہیں اپنے ساتھ نہیں لاؤ گا۔ چلو آؤ اپنی دادو کی قبر پر دعائیں لگو۔ باسل اس کو ڈانٹنا کشتالہ بیگم کی قبر کے پاس لایا تھا۔

اللہ تعالیٰ جی میری دادو کو جنت میں بلا لیجیے گا۔ اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھ اٹھا کر حدید نے معصومیت سے دعائیں گئی تھی باسل نے جھک کر اس کا ہاتھ چومتے اسے اپنی گود میں اٹھایا تھا۔

میرا پیارا شہزادہ۔۔ حدید کے گول مٹول گال کھینچتا باسل محبت سے بولا تھا۔ حدید نے اپنے گال کھینچے جانے پر معصوم منہ بنایا تھا۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

چھ سال بعد وہ کشمالہ سے ملنے گیا تھا جو گزرے وقت کے ساتھ اس کی اہمیت جان گئی۔ وہ مہلک بیماری میں مبتلا تھی دو سال بعد باسل سے ملنے کے وہ وفات پا گئی تھیں۔

حیان۔۔۔ حیان۔۔ کہاں گم ہو گئے ہو؟ ایک سالہ مشعل کو سنبھالتے وہ تھک چکی تھی۔
پاس بیٹھی چھ سالہ انوشے اور چار سالہ درید نے اس کا دماغ چاٹ لیا تھا۔ انوشہ بالکل حیان کی کاپی تھی ہر وقت عافیہ کی ناک میں دم کر کے رکھتی تھی۔
چار سالہ درید بھی اپنی بہن کی ڈپلیٹ کاپی تھا۔ اس کے ساتھ ہر شرارت میں بھرپور ساتھ دیتا تھا۔
حیان نے پچھلے سال عافیہ کو اینورسری پر ایک خوبصورت ڈریس گفٹ کیا تھا۔ عافیہ کو وہ ایک بار ہی پہننا نصیب ہوا تھا چونکہ اگلے دن ہی انوشے میڈم کے ہاتھوں ناجانے کیسے اس کا وہ سوٹ آگیا تھا۔
انوشے نے اسے درید کے ساتھ مل کر پھاڑ دیا تھا۔ وہ نازک نیٹ کافراک انوشے اور درید کی لڑائی میں تباہ ہو گیا تھا۔
عافیہ اپنے سوٹ کی حالت دیکھ کر رونے لگی تھی تب حیان نے اسے بڑی مشکل سے چپ کروایا تھا اور اگلے ہی دن وہ عافیہ کے لیے نیا ڈریس لے آیا تھا جو عافیہ نے سنبھال کر انوشے کی نظروں سے چھپا کر رکھ لیا تھا۔
اس کے بعد سے اس نے اپنا کوئی بھی سوٹ انوشے کی نظروں کے سامنے نہ رکھا تھا اور نہ ہی نکالا تھا۔
اکمل صاحب میں کل آپ سے آفس میں بات کروں گا۔ جی ٹھیک ہے وہ فائل لے آئیے گا۔ اوکے۔ حیان فون بند کرتا عافیہ کی آواز پر کمرے کی جانب آیا تھا۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

چھ سال پہلے ہی اس نے اپنے سنگنگ کے کیریئر کو خیر آباد کہہ دیا تھا۔ عمر صاحب اس کے فیصلہ پر انتہا کے خوش ہو چکے تھے۔ ان کے تعلقات بھی واپس بہال ہو گئے تھے آج کل وہ عمرہ کی ادائیگی کے لیے فرزانہ بیگم، ریحان صاحب اور عائشہ بیگم کے ساتھ سعودیہ عرب گئے ہوئے تھے۔

اب سارا بنس جزیل اور حیان سنبھال چکے تھے اس لیے دونوں بھائی بھی بے فکر ہو گئے تھے۔
جی جانم آپ نے بلایا؟ وہ عافیہ کو چھڑتا ہوا بولا

حیان ان دونوں کو یہاں سے لے جاؤ اتنا بولتے ہیں یہ میرے سر میں درد شروع ہو گئی ہے پٹر پٹر چلتی انوشے کی زبان پر وہ خاصی نالاں دکھ رہی تھی۔

پاپا۔۔ پاپا ہمیں آئس کریم کھلانے لے جائیں۔۔ حیان کو دیکھتی انوشے بھاگ کر آتی اس کی ٹانگوں سے لپٹ گئی تھی۔

اچھا کو میری شرارتی گڑیا زرا اپنی دوسری بیٹی سے مل لوں۔۔ حیان اس کے بال بگاڑتا محبت سے بولا تھا۔ درید بھی لڑکھڑاتا ہوا حیان کے قریب آ رہا تھا جسے جھکتے حیان نے اٹھالیا تھا۔

اس کے گال چومتا وہ دوبارہ زمین پر درید کو چھوڑتا عافیہ کے قریب گیا تھا۔

اس کے سستے ہوئے چہرے کو دیکھتے محبت سے اس کے ماتھے پر بوسہ دیتے اس نے عافیہ کے پہلو میں لیٹی مشعل کے بھی سر کو چوماتھا۔

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

آج ہم سب ڈنر پر جائیں گے جاؤ تیار ہو جاؤ تم جانم انھیں میں سنبھالتا ہوں۔۔ حیان کی بات پر وہ مسکرا اٹھی تھی گزرے سالوں میں حیان کی محبت کو مزید بڑھتے دیکھ کر وہ ایک خوشحال زندگی بسر کر رہی تھی۔ دلاور صاحب سے بھی اس کی دوبارہ صلح ہو چکی تھی اکثر وہ ایک کہینے بعد جا کر ایک یادو دن دلاور صاحب کے ساتھ گزار کر آتی تھی۔

حیان کو دیکھتی وہ انوشے کی نظر سے بچتی اپنا نیا ڈریس لیتی فریش ہونے چلی گئی تھی۔

عانیہ یار اسے چھوڑ بھی دو کبھی اپنے شوہر کی بھی فکر کر لیا کرو۔۔ عانیہ کو چار سالہ حسن کے بال سنوارتے دیکھ کر وہ منہ بنا کر بولا تھا۔

آپ خود بھی اپنی فکر کر سکتے ہیں مگر میرے چھوٹا شے شہزادہ کو میری توجہ اور محبت کی زیادہ ضرورت ہے۔ وہ جزیل کو چڑاتی ہوئی بولی جزیل نے مصنوعی غصے سے اسے گھورا پھر اپنے بگڑے شہزادے کو اس سے پکڑتا ہوا میں اچھالنے لگا تھا۔

حسن کو جزیل کے ساتھ ہنستے کھیلتے دیکھ کر ان کی دائمی خوشیوں کی دعا اس کے دل سے نکلی تھی۔ ان کو دیکھتے اس کی یادداشت کے پنوں پر پانچ سال پہلے کے مناظر لہرائے تھے۔
سات سال پہلے :

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

عانیہ انیلا کے مارنے پر درد سے چیخ رہی تھی جب اچانک انیلا نے اپنی جیکٹ سے گن نکال کر اس کے سر پر تانی تھی۔

عانیہ خود کو سنبھالتی تیزی سے اس کی پہنچ سے دور ہوئی تھی۔۔ اس کے ہاتھ سے گن۔ کھینچنے کی تگ و دو میں وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ کھینچتا تانی کرنے لگے تھے۔ جب اچانک ٹریگر انیلا سے زور پڑنے پر دبا تھا گن کا رخ انیلا کی طرف تھا اسی لیے سیدھی گولی اس کے سینے سے آر پار ہو گئی تھی۔

اس کو گرتے دیکھ کر عانیہ سکتے میں آگئی تھی۔ خود کو اس سے دور کرتی وہ خون دیکھتی کانپنے لگی تھی۔ عانیہ؟؟ عانیہ؟ مدھم سی اپنے نام کی پکار پر اس نے ارد گرد اپنے فون کے لیے نظریں دوڑائی تھی۔ کانپتے ہاتھوں سے موبائل پکڑتے اس نے کان سے لگایا تھا۔

ج۔۔ جزیل آئی ایم سوری۔۔ آئی ایم ریلی سوری پلیز مجھے یہاں سے لے جاؤ۔۔ وہ جزیل کی آواز سنتی رونے لگی تھی۔

آریو آل رائٹ؟ کیا تم ٹھیک ہو؟ جزیل کی پریشانی میں ڈوبی آواز سن کر اس نے جلدی سے جواب دیا تھا۔ م۔۔ میں ٹھیک ہوں ا۔۔ انیلا کو گولی لگی ہے۔

تم کہاں ہو؟ جزیل کے پوچھنے پر اس نے فارم ہاؤس کا ادڑیس بتایا تھا۔ کوئی کمرے کی طرف آ رہا تھا۔۔ وہ سہمی آواز سے قدموں کی دھمک سنتی بولی تھی۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

تم کمرے کا دروازہ لاک کر کے کہیں چھپ جاؤ۔ وہ اسے ہدایت دیتا ریحان صاحب کے ساتھ نکل گیا تھا۔ پول اس کو پہلے ہی وہ خبر کر چکا تھا۔

عانیہ جلدی سے لاک لگاتی بیڈ کے نیچے جگہ دیکھتی سائیڈ ٹیبل پر پڑے لیمپ کو اٹھاتی بیڈ کے نیچے چھپ گئی تھی۔ باہر سے کوئی دروازہ زور سے بج رہا تھا

جزیل نے کال بند نہیں کی تھی وہ اس سے ہلکی پھلکی بات کرتا اس کا خوف کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔
جزیل باہر سے آوازیں آرہی ہیں۔ وہ مختلف آوازیں سنتی گھبراتی ہوئی بولی۔

اٹس اوکے پولیس پہنچ گئی ہوگی۔ جزیل کی بات پر وہ پرسکون ہوئی تھی انیلا کے مردہ وجود کی طرف وہ دیکھ بھی نہیں رہی تھی۔

میں پہنچ گیا ہوں باہر نکلو۔ گاڑی فارم ہاؤس کے آگے رکتے ہی وہ بھاگتا ہوا اندر داخل ہوا تھا جہاں پولیس دروازہ توڑنے کی کوشش کر رہی تھی۔

ان کو پیچھے ہٹاتے اس نے عانیہ کو پکارا تھا۔ جس نے اس کی آواز پہنچانے فوراً دروازہ کھول دیا تھا۔
جزیل کو دیکھتے ہی وہ اس کے گلے سے لگتی زار و قطار رونے لگی تھی۔ جزیل اس کے گرد حصار ڈال کر اسے چپ کروانے لگا تھا۔

انیلا دل پر گولی لگنے سے موقع پر ہی مر گئی تھی عانیہ کی زخمی حالت اور گارڈ کے بیان کے بعد عانیہ سے سٹیٹمنٹ لیتے پولیس اسے چھوڑ چکی تھی۔

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

ریاض حسین کو بھی اگلے دن اس کے ڈیرے سے پکڑ لیا گیا تھا۔ اس کے خلاف بہت سے ثبوت مل گئے تھے جس سے اسے عمر قید کی سزا ہو چکی تھی۔

عانیہ کی ایک بار پھر بے اعتباری پر جزیل اس سے ایک مہینے تک نہیں بولا تھا۔ عانیہ کے بار بار منانے پر وہ آخر کار مان ہی گیا تھا۔

سرخ رنگ کی ساڑھی پہنے وہ انتہا کی خوبصورت لگ رہی تھی۔ کمرے میں جلتی موم بتیاں کمرے کے ماحول مو فسون خیز بنا رہی تھی۔ جزیل آفس سے لوٹا تھا جب کمرے میں داخل ہوتے عانیہ کا روپ دیکھتے ٹھٹھک کر اپنی جگہ رک گیا تھا۔

عانیہ اسے دیکھتی ہلکا سا مسکرائی تھی۔ ساڑھی کو مشکل سے سنبھالتی وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی جزیل کے پاس گئی تھی۔

جزیل خاموشی سے اس کو دیکھ رہا تھا جواب اس کے گلے میں باہیں ڈال چکی تھی۔ حیرت سے جزیل نے اس کی طرف دیکھا جواب ایڑیوں کے بل اٹھتی اس کے کان میں سرگوشی نما آواز میں بولی تھی۔

آئی ایم سوری۔۔ میں بے وقوف ہوں جو تم پر اعتبار نہیں کر سکی لیکن اب میں سبق حاصل کر چکی ہوں اب دوبارہ ایسا کبھی نہیں کروں گی۔ بات کے اختتام پر اس نے جزیل کا گال اپنے لبوں سے ہلکا سا چھوا تھا۔

جزیل اس کی حرکت پر دھیرے سے مسکرا اٹھا تھا۔ عانیہ کو اس کی مسکراہٹ سے حوصلہ ملا تھا۔

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

اب ہمارے رشتے میں غلطی کی گنجائش نہیں رہی عانیہ دوبارہ ایسا کچھ مت کرنا۔ وہ عانیہ کو جزبات سے چور نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

دھیرے سے جھکتے اس نے مسکراتی ہوئی عانیہ کے ہونٹوں کو چھوا تھا۔ عانیہ نے ثر ماتے ہوئے اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپایا تھا جب کہ اس کی حرکت پر جزیل قہقہہ لگا اٹھا تھا۔
حال :

عانیہ خوابوں کی دنیا سے باہر نکل آؤ تمہارے دو شہزادے یہاں موجود ہیں۔۔ جزیل کے چھیڑنے پر وہ کھکھلائی تھی۔ حسن جزیل کے کاندھے سے لگا سوچکا تھا۔
جزیل نے محبت سے جھکتے عانیہ کا گال چوما تھا جو اس کی حرکت پر سرخ پڑ گئی تھی۔
عانیہ، حیان، جزیل اور عافیہ کی دوستی دوبارہ مضبوط ہو گئی تھی مگر اپنی زندگیوں میں مصروفیات کی وجہ سے انھیں کم ہی ایک دوسرے کے ساتھ وقت گزارنے کو ملتا تھا۔

آویزہ یار بول تو رہا ہوں دوبارہ ایسا کبھی نہیں کروں گا۔ اعظم آویزہ کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا جو چار سالہ اشاکو اٹھائے غصے سے پھوں پھاں کرتی ہوئی ادھر ادھر گھوم رہی تھی۔
اعظم کو وہ شام سے کال کر رہی تھی مگر وہ تھا کہ اٹھا ہی نہیں رہا تھا آویزہ پریشانی سے کب سے اس کا انتظار کر رہی تھی جو ناجانے کن دوستوں کے ساتھ موجیں مارتا واپس آیا تھا۔

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

مجھے تم سے بات نہیں کرنی ضیغم سمجھا دو اپنے باپ کو۔۔ وہ غصے سے سرخ چہرے کے ساتھ نرمی سے آٹھ سالہ ضیغم سے بولی جو خاموشی سے انہیں دیکھ رہا تھا ہر بار کی طرح وہ کچھ نہ بولا تھا۔ اشنا کے پیدا ہونے سے ایک سال پہلے اعظم کو ضیغم زخمی حالت میں ملا تھا۔ اس کے بعد سے اعظم اور آویزہ نے مل کر اسے اڈاپٹ کر لیا تھا۔ وہ عام بچوں کے مقابلے میں کافی خاموش مزاج تھا۔ بلکہ یوں کہا جائے وہ کچھ بولتا ہی نہ تھا اعظم اور آویزہ نے صرف اسے ایک یا دو بار بات کرتے سنا تھا وہ بھی اشنا کے ساتھ۔

ضیغم بول دو اپنی ماما سے دوبارہ بابا جانی ایسی غلطی نہیں کریں گے۔۔ اعظم بھی آویزہ کے بیٹھنے پر اس کے ساتھ جڑ کر بیٹھ گیا تھا۔

مما جانی معاف کر دیں بابا جانی کو۔۔ ضیغم دھیمی آواز میں بولتا ان دونوں کو حیران کر گیا تھا۔ میرے بیٹے کی بات پر میں قربان جاؤں۔۔ خوشی سے ضیغم کو دیکھتے ہوئے آویزہ جھٹ سے بول اٹھی تھی۔ اعظم نے بھی نرمی سے اس کا ماتھا چوما تھا جہاں ایک بڑا سا کٹ کا نشانہ واضح دکھائی دے رہا تھا۔

مما جانی گڑیا کو مجھے دے دیں میں اس سے کھیلنا چاہتا ہوں۔۔ ضیغم کی بات سنتے آویزہ نے خوشی خوشی اشنا کو اس کے حوالے کیا تھا۔

بہت جلد سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔ اعظم نے آویزہ کے گرد بازو پھیلا یا تھا۔ آویزہ نے اس کے کندھے پر سر رکھا تھا۔

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

پانچ سال پہلے ٹائی فیڈ سے زبانیہ بیگم انتقال کر چکی تھیں انھوں نے ایک بار بھی آویزہ سے اپنے گناہوں کی معافی نہ مانگی تھی۔ لیکن آویزہ انھیں معاف کر چکی تھی بلکہ ان کی مغفرت کی دعا کرتی تھی بے شک انھوں نے جو کیا مگر ساری زندگی اپنی خواہشوں کو پس پشت ڈالتے انھوں نے آویزہ کی خواہشات پوری کی تھیں۔

وہ بھی بیٹی ہونے کا حق ادا کرتی ہمیشہ ان کی مغفرت کی دعا کرتی ان کے نام سے صدقہ کر دیا کرتی تھی۔ عافیہ سے بھی اب اس کے کافی اچھے تعلقات بن چکے تھے وہ دونوں اکثر ملا کرتی تھیں۔

باسل حدید کو اٹھائے گھر میں داخل ہوا تھا۔ لاؤنچ سے آتی صائمہ اور دائم کے لڑنے کی آواز پر وہ تیزی سے لاؤنچ میں داخل ہوا تھا جہاں چار سالہ جڑواں دائمہ صائمہ ایک دوسرے کے بال کھینچ رہے تھے۔ اپنے بھاری وجود کو سنبھالتی انفال کمر پر ہاتھ رکھے انھیں روکنے کی کوشش کر رہی تھی۔

مگر وہ بھی صرف اپنے باپ سے ڈرتے تھے۔ صائمہ دائمہ چھوڑوا ایک دوسرے کو۔۔ باسل کی گرجدار آواز پر وہ دونوں پل میں سیدھے ہو گئے تھے۔

شرم آنی چاہیے تم دونوں کو اپنی ماں کو ایسے تنگ کرتے ہوئے۔۔ آج تم دونوں کوئی کارٹون نہیں دیکھو گے۔۔ ان کی کلاس لیتے باسل نے ملازمہ کو آواز دیتے ان تینوں کو کمرے میں لے جانے کا کہا تھا وہ دونوں منہ لٹکائے حدید اور ملازمہ کے ساتھ روم میں چلے گئے تھے۔

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

کیا زیادہ تنگ کیا ہے انھوں نے؟ وہ بچوں کے جانے کے بعد انفال کے قریب آیا تھا اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے وہ اسے اپنے ساتھ لگائے کمرے کی طرف لے گیا تھا۔

نہیں۔۔۔ ان بچوں کی وجہ سے ہی گھر میں رونق ہے۔۔۔ باسل نے اسے بیڈ پر احتیاط سے بیٹھایا تھا وہ ایک بار پھر امید سے تھی۔ انفال کو امید تھی اس بار بیٹی ہوگی اس کا ساتواں مہینہ چل رہا تھا باسل بھی اس کا خاص خیال رکھ رہا تھا۔

دودھ پیا؟ اس کے بالوں پر لب رکھتے باسل نے ہو چھا۔ انفال نے دھیرے سے نفی میں سر ہلایا تھا۔ یقیناً اپنی میڈ سن بھی تم نے نہیں لی ہوگی؟ عانیہ کے انکار پر باسل اسے ڈپٹے لگا تھا روم سے نکلتے وہ اس کے لیے نیم گرم دودھ لینے گیا تھا۔

سات سال پہلے باسل کے ہوش میں آنے کے بعد انفال نے اسے اچھا خاصا ڈانٹا تھا اعظم بھی باسل سے بولنا بند کر چکا تھا اپنی غلطی کا احساس ہوتے وہ سخت نادم ہوا تھا۔

باسل نے سب سے معافی مانگتے ایک بار پھر اپنے رشتے کی شروعات کی تھی مگر اس بار نہ ہی کوئی کنٹریکٹ تھا اور نہ ہی ان کے درمیان کوئی غلط فہمی۔

اپنی پہلی اولاد کھونے کے بعد جب دوبارہ اللہ نے انھیں اولاد جیسی خوشی سے نوازا تو وہ وہ دونوں خوشی سے روپڑے تھے۔

باسل نے اسے میڈ سن کھلا کر زبردستی دودھ پلایا تھا۔ اس کی خود سے لا پرواہی باسک ہر گز برداشت نہ کرتا تھا۔

پیار لفظوں میں کہاں ز نور رائیٹس

یہ عورتیں کبھی باز نہیں آئیں گی ہمیں ان شیطانوں کی پلٹوں کے ساتھ چھوڑ کر خود سلفیاں بنا رہی ہیں۔۔ حیان سب لڑکیوں کو تصویریں بناتا دیکھ کر بولا تھا۔ وہ سب لوگ آج جزیل کے گھر اکٹھا ہوئے تھے آج حسن کی پانچویں سالگرہ تھی۔

تم کیوں جل رہے ہو جاؤ جا کر تم بھی ٹیڑھے منہ بنا کر سیلفی لے لو۔۔ باسل اس کو جلتا دیکھ کر ہنسی دبا کر بولا۔ جزیل اور اعظم اس کی بات پر ہنس پڑے تھت جبکہ حیان منہ بگاڑ گیا تھا۔
قسم سے تم تینوں بہت بڑے ڈیش ہو۔۔ وہ مصنوعی غصے سے بھناتا ہوا بولا۔ جب ایک بار پھر محفل زعفران زار بنی۔

اب لڑکیوں کی طرح موڈی مت بنو اپنے بچوں کو سنبھال۔۔ جزیل اسے مشعل کو تھماتا ہنس کر بولا۔
حیان نے مشعل کو گلے سے لگاتے دوسرے ہاتھ سے جزیل کے دھموکہ جڑا تھا۔
کیمینے انسان چپ رہ۔۔ اس کے زچ ہونے پر سب لڑکے لطف اندوز ہو رہے تھے۔ باسل اور جزیل کے تعلقات کافی حد تک خوشگوار ہو چکے تھے۔ اعظم بھی ان سب کے ساتھ گھلنے ملنے لگا تھا۔
باسل سب کو لے کر آؤ ہم ایک فیملی فوٹو لینے لگے ہیں۔۔ انفال کے بلانے پر باسل جلدی سے اپنے بچوں کو پکڑتا فرنر دار شوہر کی طرح ایک منٹ میں اس کے پاس پہنچ گیا تھا سب اس کی حرکت پر ہنسنے لگے تھے۔
ان کے ہنستے مسکراتے چہرے کیمرے کی آنکھ نے ہمیشہ کے لیے قید کر لیے تھے۔

پیار لفظوں میں کہاں زور رائیٹس

دوستی ایک انمول رشتہ ہے اسے سنبھال کر رکھیں ہر دوست مخلص نہیں ہوتا اور ہر دوست حیان اور جزیل جیسا نہیں ہو سکتا۔ اس لیے محتاط رہیں۔ زندگی میں اچھا برا وقت سب پر آتا ہے مگر جو لوگ مایوس ہو جاتے ہیں اور اندھیرے میں ڈوب جاتے ہیں وہ لوگ مشکل سے واپس روشنی کی طرف لوٹ پاتے ہیں۔ میاں بیوی کا ایک دوسرے پر اعتبار ہی عشق محبت یا کسی بھی رشتے کی بنیاد ہوتی ہے۔ زندگی میں چھوٹی موٹی شرارتیں ہی زندگی میں رنگ بکھیرتی ہیں۔ خوش رہیں مسکراتے رہیں اور ہمیشہ اچھے کی امید رکھیں۔

ختم شد۔

READERS CHOICE